میری اُمت کے بعض لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پئیں گے انکے پاس آلاتِ موسیقی بجائے
جائینگے اور عورتیں گانا گائیں گی اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دیگا اور انکو بندر و خنزیر
بنا دے گا (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

# موسیقی و تصویر کا شرعی حکم

از قلم
قاری فدا حسینؒ



فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ - اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# موسیقی وتصویر کا شرعی حکم

از قلم

قاری فدا حسینؒ

marfat.com

میری اُمت کے بعض لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پئیں گے، انکے پاس آلاتِ موسیقی بجائے جائینگے اور عورتیں گانا گائیں گی اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دیگا اور انکو بندر و خنزیر بنا دے گا (فرمانِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم)

# موسیقی و تصویر کا شرعی حکم

نعت عبدہٗ

از قلم


قاری فدا حسینؒ

جامع مسجد بابا یتیم شاہ فتح گڑھ لاہور


ناشر


فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور



marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ❁ موسیقی اور تصویر کا شرعی حکم

تحریر ❁ مولانا قاری فِدا حسین

تصحیح ونظر ثانی ❁ مولینا حافظ محمد ابراہیم فیضی

مطبع ❁ ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

الطبع الاوّل ❁ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ / مارچ ۲۰۰۲ء

ہدیہ ❁ -/52 روپے

ناشر

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

marfat.com

# فہرست
## موسیقی وتصویر کا شرعی حکم


خطبہ ———— 9

حمد باری تعالیٰ جل شانہ ———— 10

نعت رسول مقبول ﷺ ———— 11

معروضہ ———— 12

تقاریظ ———— 14

## حصہ اوّل: موسیقی کا شرعی حکم 19

- حکیم مطلق کا حکمت بھرا فرمان ———— 21
- اسلام دشمن اقوام سے گہرے روابط کے نتائج ———— 22
- اسلام دشمن اقوام اور فحاشیوں کا نیٹ ورک ———— 23
- ابلیسی دعوت اور قوم مسلم ———— 24
- غناء کی تعریف اور اس کا حکم ———— 25
- گانا بجانا قرآن کی روشنی میں ———— 27
- لھو الحدیث کی تفسیر ———— 28
- شیطانی آواز کی تشریح ———— 29
- لفظ "سامدون" کی تفسیر ———— 30
- گانا بجانے کے متعلق ائمہ اربعہ ودیگر علماء کا نظریہ ———— 31
- گانے کے متعلق پیر محمد کرم شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا نظریہ ———— 34
- گانے کے متعلق علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کا نظریہ ———— 34
- گانے کے متعلق مفتی محمد شفیع صاحب کا نظریہ ———— 35

## حرمت آلاتِ غناء احادیث کی روشنی میں 35

- گانے بجانے سے شکلیں مسخ کر دینے کی وعید ———— 35
- شکلیں مسخ کیے جانے کی توجیہ ———— 37
- بندر وخنزیر کا نام کیوں لیا گیا؟ ———— 38
- گانے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی ———— 39
- گانا بجانا متعدد عذاب کا باعث ہے ———— 39
- عبرت ونصیحت ———— 43


marfat.com

شیطان گویوں کا ہمراہی ہے 44
گویوں کے کندھوں پر شیطان کا سوار ہونا 45
گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے 45
گانا گانے اور سننے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے 45
گانا شرم وحیاء کو ختم کر دیتا ہے 46
گانا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے 47
ہمہ قسم کے آلاتِ موسیقی کا بجانا اور سننا حرام ہے 47
گانے بجانے کی آواز فسق و فجور کا باعث ہے 49
بانسری کی آواز کا حکم 49
گانے بجانے سے لطف اندوز ہونا کفرانِ نعمت ہے 50
ملعون آوازیں 50
جو شخص گانا سنتے ہوئے مر جائے اس کی نماز جنازہ کا حکم 51
گانا سننے والا روحانیین کی آواز سننے سے محروم رہے گا 51
گانا سننے والے کو قیامت کے دن سزا 51
گانے والوں کو عالم برزخ میں سزا 52
گانے بجانے والوں کی کمائی حرام ہے 53
مقصد بعثت نبوی 53
واقعہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ 54
گانے بجانے والوں کی گواہی قابلِ قبول نہیں 55
ہر قسم کی لغویات سے دُور رہنے والوں کے لیے اجر 55
قیامت کے دن آلاتِ موسیقی سے دُور رہنے والوں کا مقام 56
جنت اور موسیقی 57
عورت کے پہنے ہوئے زیورات کی آواز کا حکم 59
عورت کی آواز کا حکم 59
تفصیلی گفتگو کا ماحصل 62
مرد کی آواز میں عورت کا گانا سننا 63
گانا بجانے کی آواز اچانک کان میں پڑ جانے کا حکم 65
گھنٹی، گھنگھرو، پازیب اور جھانجھن کی آواز کی نحوست 66
جانوروں کی گردنوں میں گھنٹی، گھنگھرو باندھنے کا حکم 69
عیدین کے مواقع پر دَف بجا کر اچھی نظم گانا 70
شادی کے موقع پر دَف بجا کر اچھی نظم گانا 71
نکاح کے موقع پر دَف بجانا 72
نکاح کے موقع پر دَف بجانے کا مقصد 72

marfat.com

- عیدین، نکاح، ولیمہ اور ختنہ کے علاوہ مواقع پر دف بجانے کا حکم ____ 73
- اچھے مضمون پر مشتمل اشعار کا حکم ____ 75
- اچھے اشعار کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ____ 76
- اچھے اشعار کو حضور ﷺ نے خود سنا ____ 77
- اچھے اشعار کو حضور ﷺ نے پڑھا ____ 77
- جس نظم کا مضمون بُرا ہو اس کا پڑھنا اور سننا حرام ہے ____ 79
- سماع (قوالی) و آلاتِ موسیقیہ ____ 80
- مروجہ قوالی صوفیاء کرام کی نظر میں ____ 81
- آلاتِ موسیقی و سماع فقہاء کرام کی نظر میں ____ 82
- اباحتِ قوالی کے لیے شرائط ____ 84
- قوالی کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ ____ 86
- بحث و نظر ____ 90
- رقص و ناچ و تالی بجانا اور آلاتِ موسیقیہ کا بجانا کفار کا شعار ہے ____ 92
- رقص بے ہودہ اور لغو فعل ہے ____ 93
- رقص و ناچ کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ ____ 94
- آلاتِ موسیقی، قوالی اور رقص کے متعلق مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا فتویٰ ____ 95
- قوالی اور اجنبیہ عورت کا ریڈیو ٹی وی پر حمد و نعت پڑھنے اور سننے کے متعلق جامعہ نظامیہ کا فتویٰ ____ 96
- حمد و ثناء اور قوالی کا آلاتِ موسیقی کے ساتھ پڑھنے کے متعلق جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ ____ 97
- ریڈیو ٹی وی، وی سی آر اور سینما کا حکم ____ 98
- مذموم مضامین پر مشتمل اشعار کی اقسام ____ 99
- مسلم معاشرہ کی بے حسی ____ 100
- کفریہ و شرکیہ اشعار کے چند نمونے ____ 101
- عرس کے نام پر خرافات ____ 102
- دعوتِ فکر ____ 104
- عرس کا اصل مقصد ____ 105
- غیر شرعی حرکات سے صاحبِ قبر کو تکلیف ہوتی ہے ____ 106
- تسکینِ قلب اور روح کی غذا کیا ہے؟ ____ 107
- برائی اور حکمران طبقہ کی ذمہ داری ____ 108
- برائی کے پرچار کرنے والوں کا انجام ____ 110
- مرضِ غناء کا قرآن سے علاج ____ 111
- ایک گلوکار کا واقعہ ____ 114


marfat.com

## حصہ دوم: تصویر کا شرعی حکم 117


- تصویر کی تعریف اور اُس کا حکم 119
- ذی رُوح کی تصویر سازی کی حُرمت پر اُمت کا اجماع 120
- شبہ کا اَزالہ 122
- تصویر کشی اور مجسمہ سازی کی وجہِ حُرمت 123
- تصویر کشی اور مجسمہ سازی کی حُرمت وممانعت کی دوسری وجہ 125
- لمحۂ فکریہ 126
- جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اُس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے 128
- کون سے فرشتے داخل نہیں ہوتے 129
- اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق 130
- قیامت کے دن مصور کو تصویروں میں رُوح پھونکنے کا مکلف کیا جائے گا 131
- قیامت کے دن سخت ترین عذاب کے مستحق لوگ 132
- قیامت کے دن تصویروں کو زندہ کرنے کا مکلف بنایا جائے گا 133
- جن لوگوں پر جہنم کو مسلط کیا جائے گا 134
- ہر تصویر کے بدلے ایک ذات بنائی جائے گی جو مصور کو عذاب دے گی 135
- بغیر سر اور پامال تصاویر کا حکم 136
- غیر ذی رُوح کی تصویر بنانا جائز ہے 137
- تصویروں والی چیزوں کے استعمال کا حکم 138
- تصویروں والے گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے 140
- تصویروں والے گھر میں نماز پڑھنے کا حکم 141
- سر بریدہ وتحت القدم تصویروں کا حکم 142
- بہت چھوٹی تصویریں باعث کراہت نہیں 142
- پوشیدہ تصویروں کا حکم 143
- تصویروں والے لباس کا حکم 144
- تصویروں والے بستر کا حکم 144
- تصویروں والے تکیہ کا حکم 145
- صرف چہرہ کی تصویر کا حکم 146
- گڑیوں اور مجسم کھلونوں کا حکم 150
- جاندار کی تصویر کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ 153
- جاندار کی تصویر کے متعلق شیخ اشرف علی صاحب تھانوی کا فتویٰ 153
- تصویر وفوٹوگرافی کے متعلق علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کا موقف 154
- تصویر کے متعلق مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا نظریہ 155
- ٹی وی اور ویڈیو فلموں کے متعلق مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا نظریہ 156
- غیرتِ مسلم پر ایک ضرب 157
- مسائلِ متفرقہ 158


marfat.com

# خطبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذی شرف نوع الانسان بالاصغرین القلب واللسان وفضله علی سائر الحیوان بنعمتی المنطق والبیان واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له الذی لا یدرک کنه ذاته بالحدود والرسوم ذوالاذهان واشهد ان محمدا عبده ورسوله المخصوص بالآیات البینات کل البیان وصلی الله علیه وسلم وعلی آله وصحبه صلاة وسلاما یدومان ما دام الملوان ویبقیان فی کل زمان واوان۔

اما بعد: فقد قال الله تعالی: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔ (النساء: ۱۴)

marfat.com

# حمد باری تعالیٰ جل شانہ

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں تو نے
دکھائے اپنی قدرت کے ہیں کیا کیا نشاں تو نے
نہیں موقوف خلاقی تیری اس ایک دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے
دلوں کو معرفت کے نُور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے
ہم اب سمجھے کہ شاہنشاہِ ملکِ لامکاں ہے تو
بنایا اک بشر کو سرورِ کون و مکاں تو نے
دیا اپنے کرم سے ریزہ مور ناتواں کو بھی
لگائے گر سلیماں کے لیے نعمت کے خواں تو نے
مئے لا تقنطوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیاتِ جاوداں تو نے

(مولانا ظفر علی خاں)

marfat.com

# نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

کس کا جمالِ ناز ہے جلوہ نما یہ سو بہ سو
گوشہ بہ گوشہ در بہ در قریہ بہ قریہ کو بہ کو

اشک فشاں ہے کس لیے دیدۂ منتظر مرا
دجلہ بہ دجلہ یم بہ یم چشمہ بہ چشمہ جو بہ جو

جلوۂ عارضِ نبی رشکِ جمالِ یوسفی
سینہ بہ سینہ سر بہ سر چہرہ بہ چہرہ ہو بہ ہو

زلف دراز مصطفےٰ گیسوئے لیل حق نما
طرہ بہ طرہ خم بہ خم حلقہ بہ حلقہ مو بہ مو

یہ میرا اضطرابِ شوق رشک جنونِ قیس ہے
جذبہ بہ جذبہ دل بہ دل شیوہ بہ شیوہ خو بہ خو

تیرا تصورِ جمال میرا شریک حال ہے
نالہ بہ نالہ غم بہ غم نعرہ بہ نعرہ ہو بہ ہو

بزمِ جہاں میں آج بھی یاد ہے ہر طرف تری
قصہ بہ قصہ لب بہ لب خطبہ بہ خطبہ رو بہ رو

کاش ہو ان کا سامنا عین حریمِ ناز میں
چہرہ بہ چہرہ رُخ بہ رُخ دیدہ بہ دیدہ دو بہ دو

(کلام: رئیس امروہی، ماخوذ از جمال مصطفےٰ)

marfat.com

# معروضہ

بحمدہٖ تعالیٰ و بعونہٖ میں نے کتاب ہذا "موسیقی و تصویر کا شرعی حکم" میں قرآنی آیات، احادیث و آثار، فقہاء و محدثین و مفسرین اور بزرگانِ دین کی عبارات و اقوال اور قدیم و جدید مفتیان دین متین کے فتاویٰ جات کی روشنی میں گانے بجانے اور تصویر کے حوالہ سے اپنی بساط کے مطابق جامع اور مدلل گفتگو کی ہے اور ان میں موجود دنیوی و اُخروی نقصانات اور بُرے نتائج سے آگاہ کیا ہے تاکہ اس خطرناک و موذی مرض کا بروقت شافی علاج کیا جاسکے۔

اور یہ واضح حقیقت ہے کہ جب تک معاشرہ اس قسم کی موذی بیماریوں سے کلی طور پر شفایاب نہیں ہو جاتا اور ان کے گندے، زہریلے اور گمراہ کن جراثیم سے مکمل طور پر پاک و صاف نہیں ہو جاتا اس وقت تک فرزندانِ اسلام کے دل بغض و عناد، عداوت و بیگانگی، کینہ و حسد اور نفاق وغیرہ جیسی غلیظ و مکدر فضا سے آلودہ رہیں گے، انسانیت اور اقدار انسانیت سے محروم و ناآشنا رہیں گے، نتیجتاً معاشرہ لڑائی جھگڑے، قتل و غارت، فتنہ و فساد، جان و مال اور عزت و آبرو کا عدم تحفظ، ظلم و تشدد، لسانی، نسلی، خاندانی اور علاقائی تعصب وغیرہ جیسی مہلک و خطرناک امراض کا شکار ہوتا رہے گا۔

چنانچہ ان جان و ایمان لیوا امراض کا واحد حل اور ملت کے افراد کے دلوں میں محبت و اُلفت، اتفاق و اتحاد، اخوت و بھائی چارہ اور جذبہ ایثار و ہمدردی وغیرہ جیسی معطر و شفاف اور خوشگوار فضا قائم کرنے کا حقیقی سبب و باعث لہو و لعب اور گانے بجانے جیسی

marfat.com

فضول و مکروہ چیزوں سے کلی اجتناب و پرہیز اور اسلام اور اسلامی تعلیمات سے روشناسی اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔

تضرعانہ و عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب مسلمانوں کو شریعت محمدی کے صحیح سمجھنے، اس پر عمل کرنے، اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جاننے اور انسانیت کے مقام و مرتبہ کو صحیح معنوں میں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری اس تبلیغی و اصلاحی سعی کو شرف قبولیت سے نوازے، صدقہ جاریہ بنائے، مفید خاص و عام بنائے اور میری، میرے والدین، ناشرین و قارئین، مخلص احباب اور جملہ مومنین و مومنات کی خطاؤں کو اپنی شانِ رحیمی و کریمی سے معاف فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قاری فدا حسین

marfat.com

# تقاریظ

## (ا)

فاضل جلیل، عالم نبیل، استاذ العلماء والفضلاء مولانا مفتی **محمد یوسف جمیل** صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ
ناظم اعلیٰ: دار العلوم جامعہ مفتاح القرآن باغبانپورہ، لاہور
(سابق مدرس: جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

برادر کریم ان الابرار لفی نعیم کے تاج والے دار العلوم کے فاضل عظیم علامہ مولانا الحافظ القاری فدا حسین صاحب دامت برکاتہ علوم دینیہ میں مہارت رکھنے والے عالم باعمل اور خوش اخلاق و ملنسار شخصیت کے مالک ہیں، پروردگار عالم نے انہیں اور بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے۔

بہترین پختہ حافظ قرآن، عمدہ قاری، منجھے اور سلجھے ہوئے خوش پوش عالم دین، بیان و کلام کا عمدہ ذوق رکھنے والے اور تالیف و تصنیف کی وافر صلاحیتوں کے حامل افراد

marfat.com

میں سے ہیں۔ ان کی تالیف کردہ کتاب "موسیقی و تصویر کا شرعی حکم" جو موسیقی اور آلات موسیقی اور اس کے فوائد و نقصانات اور تصویر کشی کے حوالہ سے ایک عمدہ تحریر ہے۔ مولانا موصوف نے بڑی عرق ریزی اور محنت سے کتاب و سنت اور فقہاء کرام کے اقوال کی روشنی میں تصویر بنوانے، بنانے اور موسیقی کے متعلق احکام کی خالص اسلامی نکتۂ نظر سے وضاحت فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان خرافات و لغویات میں مبتلا ہو کر مسلمان دین و دنیا کے امور میں بے سکون ہو کر رہ گئے ہیں، اس مرض بے قراری و سکونی کا شافی علاج اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، موسیقی کی خرافات نہیں۔ فاضل جلیل نے تبلیغ اسلام اور اصلاح معاشرہ کے جذبہ سے انتہائی مخلصانہ سعی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اسے مفید عام و خاص بنا کر مقبول فرمائے۔ آمین۔

خویدم العلماء والمسلمین: **محمد یوسف جمیل قادری عفی عنہ**

(دار العلوم جامعہ مفتاح القرآن، شاہ بخاری، باغبانپورہ لاہور)

## (۲)

گرامی قدر محترم المقام جناب پروفیسر حافظ **محمد کمال بٹ** صاحب زید مجدہم
شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعریف اللہ ہی کی اور درود و سلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خالق ارض و سما کے حبیب اور مخلوق کے لیے رحمۃ للعالمین ہیں۔

لوگوں کا خیال ہے کہ شعر، لحن، موسیقی، مصوری، رقص اور حسن میں قدر مشترک موزونیت ہے، موزوں کلام ہو تو شعر، آواز ہو تو لحن، ساز ہو تو موسیقی، تراش

marfat.com

ہو تو مصوری کہلاتی ہے، اعضاء و اجزاء کی موزونیت کو حسن اور طبیعت کی موزونیت کو حال و وجد اور رقص کے محل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

موزونیت مصور کائنات کی عطا ہے۔ پس یہ نہ تو خارج از اسلام ہے اور نہ ہی خارج از قرآن۔ تاہم اسلام کی پسندیدہ موزونیت اور ناپسندیدہ موزونیت میں سمت اور ہیئت کا فرق ہے۔ اسلام ہر اس موزونیت کو ناپسند کرتا ہے جو طبیعت کو حجابات نفس یا حجابات غیر کی طرف ملتفت کر دے، حجابات شہوت و حرص کے ہوں، غفلت و شہرت کے ہوں، عقلی و علمی ہوں اور زعم عمل پر مبنی ہوں بہر حال بندے کو اس کے خالق و مالک سے دور رکھتے اور دور تر لے جاتے ہیں۔ ان حالات میں موزونیت عمل انگیز کا کام دکھاتی ہے اور بندہ "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" کے وظیفہ سے عہدہ برآ نہیں ہو پاتا۔ موسیقی اچھی بھی ہے اور بری بھی، دل کی دھڑکن، بلبل کا ترنم، اللہ ہو کا ورد، آیات قرآنیہ کی نغمگی اہل دل کی نظر میں موسیقی ہی ہیں۔ صناع فطرت کے اس زر خالص میں کہیں بھی تصنع نہیں۔ حسن فطرت کی اس بناوٹ میں کھوٹ کی ملاوٹ گراوٹ کا سامان و سبب ہے۔ کائنات اور اس کا ایک ایک جزو آیت الٰہی ہے۔ سو آیات الٰہی سے توجہ الی اللہ مقصود ہے نہ کہ مخلوقات ہی کو مقصود و مطلوب بنا لیا جائے۔ طبلہ، سارنگی، ستار، سرود، ڈھول، چمٹا، باجا اور دیگر آلات طرب کیا اس لائق ہیں کہ تعلق باللہ جیسے مقصود انسانیت کو ترک کر کے انہیں تضیع اوقات کے لیے اپنا لیا جائے؟

مصوری مطلقاً حرام نہیں لیکن مطلقاً جائز بھی نہیں پھر ضرورت اور شغل و تعظیم و عبادت میں امتیازات ہیں، ضروریات سے تعیشات کے بہانے ڈھونڈنا خود سری ہے۔ سو اصل تو یہی ہے کہ لہو و لعب سے بچا جائے، حیات دنیوی کو دارالعمل جانا جائے اور ضرورت و اضطرار کو اس کے دائرہ اصلیہ تک محدود رکھا جائے۔

محترم قاری فدا حسین صاحب، صاحبِ نظر، صاحبِ علم اور صاحبِ دل شخص ہیں۔ شریعت پر اصرار، دین سے اخلاص اور ایمان پر نثار ہونا آپ کا اسلوب ہے، آپ نے نہایت تحقیقی انداز میں موضوع کو چھیڑا، پھیلایا، سمیٹا اور آشکار کیا ہے۔ ناچیز کی رائے میں "حق تو یہ ہے کہ حق ادا ہو گیا"۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ بوسیلہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے علم، حلم، عمل اور زور بیان میں برکت دے۔ آمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

**حافظ محمد کمال بٹ**

لیکچرار علومِ اسلامیہ

(گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور)

## (۳)

گرامی قدر فاضل جلیل پروفیسر غلام نبی حیدر صاحب زید مجدہم

استاد شعبہ اسلامیات گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ راستے کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ منزل کے حوالے سے ہوتا ہے، بندۂ مومن طالب مولیٰ ہوتا ہے اس کی منزل دنیا کے طالب سے مختلف ہوتی ہے۔

لہٰذا بہت ساری چیزیں جو طالب دنیا کی نظر میں قبیح نہیں ہوتیں طالب مولیٰ کے لیے زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہیں، اسلام میں حلت و حرمت کا سارا فلسفہ اس پس منظر میں سمجھا جا سکتا ہے۔ طالب دنیا کے لیے تو شاید بہت ساری حرمتیں محض پابندیوں سے زیادہ کچھ نہ ہوں، لیکن منزل حق کا راہی سمجھتا ہے کہ یہ چیزیں وصول الی المقصود میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

فقہ میں حلت و حرمت کے ثبوت کے لیے بہر حال دلائل نقلیہ و عقلیہ پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس کی حدود و قیود محض وجدانی ذوق کی مرہون منت نہیں ہو سکتیں۔

marfat.com

فاضل محقق علامہ قاری فدا حسین صاحب نے موسیقی و تصویر کی حلت و حرمت کو موضوع تحقیق بنا کر دلائل کثیرہ سے ان کی حرمت ثابت کی ہے۔ دور حاضر میں ٹیلی ویژن، ڈش، کیبل اور ویڈیو فلموں کی تباہ کاریاں ان کی تحقیق کا عملی مظہر ہیں۔ شاید امت مسلمہ کی یہی پستی ان کا سوز دل بن کر اس تحقیق کے روپ میں جلوہ گر ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش پر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ بِجَاہِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

احقر: غلام نبی حیدر
لیکچرار علوم اسلامیہ
(گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور)

marfat.com

## حصّہ اوّل

# موسیقی کا شرعی حکم

marfat.com

# حکیم مطلق کا حکمت بھرا فرمان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ۔ (الممتحنۃ: ۱)

اے ایمان والو! میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو (جگری) دوست مت بناؤ۔

اللہ تعالیٰ (جو سینوں کی باتوں اور رازوں کو خوب جانتا ہے) نے شیطان اور اس کے پیروکار انسانوں (کافروں) کو اپنا اور مسلمانوں کا کھلا دشمن قرار دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو (اپنی شان رحیمی و کریمی سے) ان سے دور رہنے کی بار بار تنبیہہ فرمائی ہے اور ان سے دوستی لگانے سے مطلق منع فرمادیا، اور آگاہ فرمادیا کہ ان سے یارانہ اور دوستی دینی اور دنیاوی نقصان کا باعث ہے، نیز اس بات سے بھی خبردار فرمادیا کہ اگر تم مخلص ہو کر ان سے دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ گے تو ان کے دلوں میں تمہارے لیے سوائے نفرت، کینہ اور بغض و عداوت کے کچھ نہ ہوگا اور وہ عیار و مکار کافر تمہاری سادگی سے فائدہ اٹھا کر تمہارے دین و دنیا کو تباہ و برباد کرنے اور تمہاری دولت ایمان کو چھیننے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں گے۔ خالق کائنات چونکہ اپنے بندوں پر رحیم و شفیق ہے، اسی لیے وہ اپنے بندوں کو ہر اس کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے جس میں ان کی بھلائی و بہتری ہوتی ہے۔ اور ہر اس فعل سے منع فرماتا ہے جو ان کے لیے نقصان و ضرر کا باعث ہو، وہ ذات پاک چونکہ حکیم مطلق ہے اسی لیے اس کے اوامر و نواہی میں ان گنت حکمتیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی بندہ مخلص ہو کر اس کے سامنے جھک جاتا ہے اور اس کی ذرا بھی نافرمانی نہیں کرتا تو وہ کریم اسے ایسے مقامات رفیعہ و درجات عالیہ سے سرفراز فرماتا ہے جن کا اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اور اگر کوئی شخص اس کے حکمت بھرے احکام و فرامین سے روگردانی، سرکشی اور بغاوت کرتا ہے تو وہ قہار و جبار اس کی سرکشی اور بغاوت کو کچل کر اسے ایسا ذلیل و رسوا کرتا ہے کہ وہ دوسروں کے لیے باعث عبرت بن جاتا ہے۔

marfat.com

# اسلام دشمن اقوام سے گہرے روابط کے نتائج

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین سے اعراض و روگردانی اور سرکشی و بغاوت اور کافرین کے ساتھ اس قدر گہرے روابط و تعلقات کہ زندگی کے تمام شعبوں (کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، لباس پہننے، شکل و صورت، انداز گفتگو اور رنگ ڈھنگ وغیرہ) میں مکمل طور پر انہیں کی تقلید و اتباع اور مشابہت، یہ دینی اور دنیاوی ہر حیثیت سے مسلمانوں کی پستی، تنزلی، بربادی اور ذلت و رسوائی کے اسباب میں سے ہیں۔

ذرا غور کریں کہ قادر و قیوم اور علیم و خبیر نے جن اقوام کو ہم مسلمانوں کا حقیقی دشمن قرار دے کر ان کے خطرناک اور مذموم عزائم سے آگاہ کر کے ہم مسلمانوں کو ان سے محبت کرنے، جگری یار بنانے اور گہرے تعلقات قائم کرنے سے بارہا تاکیداً منع فرمایا ہے ہم کہاں تک اس پر عمل پیرا ہیں؟

چنانچہ دشمن اقوام کے اطوار و عادات اور ان کی پھیلائی ہوئی فحاشیوں کو اپنانے اور ان کے قدم بقدم چلنے کے نتیجہ میں مسلم قوم مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئی، اس کے اتحاد و اتفاق کی مضبوط ترین سیسہ پلائی دیواروں میں نفرت و نفاق کی عمیق و گہری اور طویل و عریض دراڑیں پڑ گئیں، جس سے وہ ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت و آبرو کے دشمن بن گئے، لڑائی جھگڑے، قتل و غارت، فتنہ و فساد اور ظلم و تشدد کو اپنا شعار بنالیا۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلم قوم وہ قوم تھی کہ جس کا شعار غیروں سے بھی عفوو در گذر اور ایثار تھا، آپس میں شیر و شکر تھی، محبت و الفت اور ہمدردی کے جذبہ سے سرشار تھی اور آپس میں جنگ و جدل اور جھگڑوں سے بچنے کے لیے بڑے سے بڑے حقوق چھوڑ دیتی تھی، اس کا مرکز اتحاد ایک کلمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تھا، اس کلمہ کو ماننے والا زمین کے کسی خطے میں ہو، کوئی رنگ ہو، کسی نسل و خاندان

marfat.com

سے متعلق ہو، کسی قبیلہ سے منسلک ہو، کوہ و دریا کی دشوار گذار راہیں اور منازل ان کی وحدت و یکجہتی میں رکاوٹ و حائل نہ تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ استعماری اور اسلام و مسلم دشمن قومیں (اپنی کثرت تعداد کے باوجود) اس مسلم قوم کے اتحاد و اتفاق، انسانی یکجہتی اور ایمانی جذبہ کی بناء پر ہمہ وقت و ہر لمحہ اس سے لرزاں و ہراساں اور خوفزدہ رہتی تھیں۔ اور یہ فکر و سوچ ہر لمحہ اور ہر گھڑی ان کے دامن گیر رہتی کہ کسی نہ کسی طریقہ سے مسلمانوں کا شیرازہ بکھیر دیا جائے، ان کی شان و شوکت کو توڑ دیا جائے اور یہ آپس میں لڑنے جھگڑنے اور عیاشیوں و فحاشیوں میں مصروف و مگن رہیں اور ہمارا غلبہ و تسلط قائم ہو جائے۔ چنانچہ شیطان کے حواری عیار و مکار اسلام و مسلم دشمن اقوام اپنی مسلسل کاوشوں اور دسیسہ کاریوں سے مسلم قوم کو لسانی، نسلی، قبائلی اور وطنی قومیتوں میں تقسیم کرنے میں کامیاب ہو گئیں، اور مسلم قوم تشتت و انتشار کا شکار ہو کر کئی مختلف گروہوں میں بٹ گئی اور فتنہ و فساد کی آگ کی لپیٹ میں آگئی، جو اس کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان کا باعث ہے۔

## اسلام دشمن اقوام اور فحاشیوں کا نیٹ ورک

اس ظالم و خونخوار طاغوتی درندوں اور دولت ایمان کے ڈاکوؤں نے صرف مسلمانوں کو آپس میں لڑانے بھڑانے اور ان کا شیرازہ بکھیرنے پر ہی اکتفاء نہیں کیا، بلکہ انہیں جسمانی، ایمانی اور روحانی (کلی) طور پر مفلوج و بیمار کرنے کے تمام ممکنہ وسائل و ذرائع فراہم کیے۔

چنانچہ ان عیار و سیاہ کار قوموں نے اپنے خطرناک مشن و مقاصد اور مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے پوری دنیا میں ہمہ نوع کی فحاشیوں، عیاشیوں، بے حیائیوں اور برائیوں کا ایک نیٹ ورک (جال) بچھا دیا اور اس کو اس قدر خوبصورت و خوشنما اور جاذب و دلکش بنا دیا کہ (الا ماشاء اللہ) امت مسلمہ کا کوئی فرد اس دام فریب و تزویر میں پھنسے بغیر نہ رہ سکے۔

marfat.com

چنانچہ گانے بجانے اور میوزک و موسیقی اس سلسلہ کی ایک مزین و دلکش کڑی ہے اور اسلام و مسلم دشمن اقوام نے اس شیطانی آواز کو گھر گھر پہنچانے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں، "ریڈیو، آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سے لے کر ڈش انٹینا اور کیبل نیٹ ورک تک" کے جمیع سامان و وسائل بہم پہنچا دیئے، تاکہ فرزندانِ اسلام اسی شیطانی آواز کے خوبصورت جال میں الجھے رہیں اور اسی میوزک و موسیقی کے مریض بن کر نہ دین کے رہیں، نہ دنیا کے--- اور اسی لہو ولعب میں مشغول و منہمک رہ کر حقیقی دشمنوں کے محتاج و ضرورت مند اور انہیں کے بھکاری و دریوزہ گر بنے رہیں۔

## ابلیسی دعوت اور قومِ مسلم

صد حیف و افسوس کہ مسلم قوم نے ہوا و نفس پرستی اور عیش کوشی کو ہی اپنا شعار اور مقصد حیات بنالیا، دعوت الی اللہ والرسول کو برے انجام کی پروا کیے بغیر ٹھکرا کر پس پشت ڈال دیا اور ابلیسی دعوت میوزک و موسیقی کو (دیگر فحاشیوں کی طرح) بطیبِ خاطر قبول کر لیا جو اس کے لیے نہ صرف ایمانی و روحانی مرض کا باعث ہے، بلکہ کئی جسمانی بیماریوں کا بھی موجب ہے۔

اور اگر بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ (سوائے متقین و مخلصین کے) "ان پڑھ آدمی سے لے کر تعلیم یافتہ طبقہ اور عام رعایا سے لے کر حکمران طبقہ تک" کا ہر شخص میوزک و موسیقی کا مریض، اس کے حسین دام فریب میں پھنسا ہوا اور شیطانی آواز کی زہر بھری شیریں دعوت پر بڑی خوشی اور رغبت کے ساتھ لبیک کہہ رہا ہے۔

یاد رہے کہ جب کوئی قوم اپنے خالق و منعم حقیقی کی دعوت ٹھکرا کر ابلیسی دعوت کو قبول کر کے فحاشیوں اور عیاشیوں کو ہی اپنا مقصد حیات بنا لیتی ہے تو قدرت کی جانب سے مکافاتِ عمل کا قانون حرکت میں آجاتا ہے جس سے اس قوم کا نام و نشان مٹا دیا جاتا ہے اور وہ داستانِ پارینہ بن کے رہ جاتی ہے۔

بہر کیف اے مسلمان بھائیو! اپنی عقل سلیمہ سے کام لو، دشمن کی ناپاک چال کو

marfat.com

سمجھو، حقیقی دشمن (ابلیس اور اس کے حواریوں) کی میٹھی و شیریں چیز کو زہر قاتل سمجھو اور اس کی دلکش و خوبصورت اور دل آویز دعوت پر لبیک مت کہو--- وہ مکار و عیار تو تمہاری تباہی و بربادی کے سامان تیار کر رہا ہے اور ایک تم ہو کہ اپنی سادگی کی وجہ سے اس کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر اس کی ہر ادا اپنانے میں مصروف ہو--- تمہارا مقصد حیات فحاشی و عیاشی نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر خواہانہ دعوت پر ہی لبیک کہو، کیونکہ وہی تمہارے حقیقی خیر خواہ ہیں، انہی کی اطاعت و فرماں برداری اور انہی کے دامن سے وابستگی ہی دینی و دنیا کی حقیقی کامیابی و کامرانی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آج ہم شریعت محمدی کے صحیح پاسدار و پابند ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو صحیح معنوں میں اپنا خیر خواہ سمجھ کر شیطان اور اس کے حواریوں کو اپنا حقیقی دشمن جان کر ان سے دور رہیں اور آپس میں محبت و الفت و اخوت اور اتفاق و اتحاد کی خوشگوار فضا قائم کر لیں تو یہ کافرو اسلام دشمن قومیں ہمارے پاؤں تلے ہوں گی اور پوری دنیا میں ہماری حکومت اور ہمارا ہی تسلط و غلبہ ہو گا۔

دونوں عالم میں تمہیں مقصود گر آرام ہے
ان کا دامن تھام لو جن کا محمد نام ہے

## غناء کی تعریف اور اس کا حکم

گانے کو عربی میں "غناء" کہتے ہیں، خواہ اس کا مضمون اچھا ہو یا بُرا--- گانے والے مرد کو "مغنّی" اور گانے والی عورت کو "مغنّیہ" کہتے ہیں--- ہاتھ سے بجائے جانے والے آلاتِ موسیقی (سازوں) کو "معازف" اور منہ سے بجائے جانے والے آلاتِ موسیقی کو "مزامیر" کہتے ہیں--- جب آلاتِ موسیقی کا مطلقاً ذکر ہوتا ہے تو اس سے "معازف و مزامیر" دونوں مراد ہوتے ہیں--- اور جب لفظ "مزامیر" مطلقاً بولا جاتا ہے تو اس سے بھی دونوں قسم کے آلاتِ موسیقی مراد ہوتے ہیں--- شریعت میں غناء

marfat.com

(گانے) کا حکم یہ ہے کہ اگر گانے کا مضمون اچھا ہو، گانے والا مرد، مردوں کی محفل میں ہو اور گایا جانے والا گانا بغیر آلاتِ غنا کے ہو تو اس کا گانا اور سننا جائز ہے--- اگر گانے کا مضمون اچھا نہ ہو مثلاً عورتوں اور امارد (بے ریش لڑکوں) کے حُسن و جمال کا ذکر ہو، شراب یا دیگر محرمات کی تعریف ہو یا ایسے عشقیہ اشعار ہوں جو نفس کو بُرائی پر برانگیختہ کرنے کا باعث ہوں اگرچہ بغیر آلاتِ موسیقی کے ہوں، ان کا گانا اور سننا حرام ہے--- اگر گانے کا مضمون اچھا ہو اور آلاتِ موسیقی کے ساتھ ہو تو بھی حرام ہے--- جو گانا، گانا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے--- گانے والا مرد عورتوں کی محفل میں ہو یا مخلوط محفل میں ہو تو مرد کا گانا حرام ہے اگرچہ گانے کا مضمون اچھا ہو--- گانے والی عورت مردوں کی محفل میں ہو یا مخلوط محفل میں ہو یا حجاب کی اوٹ میں مرد سن رہے ہوں تو اس کا گانا حرام ہے اگرچہ گانا اچھے مضمون پر مشتمل ہو--- گانے والی عورت، عورتوں کی محفل میں ہو، گانے کا مضمون اچھا اور بغیر آلاتِ موسیقی کے ہو تو جائز ہے--- عیدین، شادی و نکاح، ولیمہ، ختنہ، عزیز کی آمد کی خوشی اور جہاد کے مواقع پر دف بجا کر ایسی نظم و گیت گانا جس کا مضمون اچھا ہو جائز ہے، اور ان مواقع کے علاوہ مواقع پر دف کی دُھن پر گانا یا صرف دف بجانا جائز نہیں ہے--- ڈھول بھی آلاتِ موسیقی میں شامل ہونے کی وجہ سے اس کا بجانا اور سننا ناجائز ہے--- مساجد و مزارات کے پاس آلاتِ موسیقی یا ڈھول بجانا اور دیگر محرمات کا اہتمام کرنا سخت حرام ہے--- مذموم مضامین پر مشتمل گانے اور آلاتِ موسیقی کی حرمت پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے--- اجماع امت کی مخالفت گمراہی کا باعث ہے---

موسیقی و آلاتِ موسیقی کے دلدادہ و شوقین اور اس کے ذوق فاسد کے مریض لوگوں نے اس کو مطلقاً جائز کرنے کی بہت کوشش کی ہے اور اس کے جواز میں بہت کچھ تحریر کیا ہے، چنانچہ ان کے جواب میں صرف اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ آلاتِ غناء و طرب کی حرمت و عدم جواز میں قرآنی آیات، احادیث و آثار، فقہاء و محدثین اور بزرگانِ دین کے اقوال کے مقابلہ میں کسی بھی نفس و ہوا پرست کا قول و فعل معتبر اور قابلِ حجت نہیں ہے۔

marfat.com

# گانا بجانا قرآن کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ○ (لقمان: ٦)

اور کچھ لوگ وہ ہیں جو (اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت سے) غافل کر دینے والی چیزوں کا بیوپار کرتے ہیں تاکہ (اس کے بُرے انجام سے) بے خبر ہو کر لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکاتے رہیں اور ان (آیاتِ الٰہی) کا مذاق اڑاتے رہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رُسوا کن عذاب ہے۔

## شانِ نزول

مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ کفار مکہ کی شدید ترین مخالفت کے باوجود جب دینِ اسلام روز بروز پھیلتا چلا گیا اور قرآن کا حسن اعجاز لوگوں کے دلوں کو موہنے لگا تو اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو ختم کرنے کے لیے نضر بن حارث نے ایک چال چلی، یہ تجارت پیشہ آدمی تھا، اپنے کاروبار کے سلسلہ میں مختلف ممالک ایران، عراق، شام وغیرہ میں اس کی بکثرت آمدورفت تھی، وہاں سے وہ رستم و اسفندیار کے قصے، بادشاہوں کی جنگوں کی کہانیاں اور افسانے خرید کر لے آتا اور جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کلام الٰہی پڑھ کر سنانے لگتے تو وہ بالمقابل اپنی مجلس جماتا اور لوگوں کو دلچسپ افسانے اور بے سروپا کہانیاں سناتا جو کم فہم لوگوں کی تفریح طبع کا باعث ہوتیں۔ چنانچہ کئی لوگ قرآن کریم کو سننے کی بجائے اس کی مجلس کو ترجیح دیتے، اس ظالم نے فقط اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اس نے کئی پری پیکر لونڈیاں بھی خرید رکھی تھیں، جو رقص و سرود کے فن میں بھی

marfat.com

ماہر تھیں، جب اسے پتا چلتا کہ فلاں شخص اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے تو وہ ان مہ وشوں (حسیناؤں) کو اس کے اوپر مسلط کر دیتا، جو گانے گاتیں، ناچتیں اور ہر ذلیل حرکت سے اس کے دل کو لبھاتیں، حتیٰ کہ وہ حق کے دلکش حُسن سے بے خبر ہو جاتا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور "فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ" فرما کر ایسے لوگوں کے انجامِ بد سے پردہ اٹھایا۔ (ضیاء القرآن ج ۳ ص ۵۹۹)

## لھوالحدیث کی تفسیر

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوْا لَهْوَ الْحَدِيْثِ الْغِنَآءُ وَالْاٰيَةُ نَزَلَتْ فِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، حسن، عکرمہ اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے اور یہ آیت گانوں (کی حرمت) کے بارے میں نازل ہوئی۔

(مظہری ج ۷ ص ۲۴۷، خازن ج ۵ ص ۲۱۴، بغوی ج ۵ ص ۲۱۴)

وَقَالَ اَبُو الصَّهْبَاءِ الْبَكْرِى سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ هُوَ الْغِنَاءُ وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يَرِدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت ابو صہباء البکری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس آیت سے مراد گانا بجانا ہے اور آپ نے اس بات کو تین بار دُہرایا۔

(رُوح المعانی ج ۲۱ ص ۶۷، مظہری ج ۷ ص ۲۴۷، سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۳، خازن ج ۵ ص ۲۱۴، بغوی ج ۵ ص ۲۱۴)

marfat.com

عن الحسن کل ما شغلک عن عبادۃ اللہ تعالی وذکرہ من السمر والاضاحیک والخرافات والغناء ونحوھا۔
(روح المعانی ج۲۱ ص۶۷)

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ بات جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل کر دے وہ لھو الحدیث ہے، مثلاً رات گئے تک قصہ گوئیاں، ہنسانے والے چٹکلے و لطیفے، ہر طرح کے خرافات و لغویات اور گانا بجانا وغیرہ (یہ سب اس میں شامل ہیں)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ گانا بجانا حرام ہے اور یہ آیت اس کی حرمت کی دلیل ہے کیونکہ گانا بجانا لھو الحدیث ہے اور لھو الحدیث حرام ہے۔

(مظہری ج۷ ص۲۴۸)

# شیطانی آواز کی تشریح

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ۔

(بنی اسرائیل: ۶۴)

اور (اے ابلیس) تو اپنی آواز (کی فسوں کاری) کے ذریعہ جس کو گمراہ کر سکتا ہے، اسے گمراہ کرنے کی بھرپور کوشش کر۔

عن مجاھد انہ الغناء واللھو وھما محظوران وانھما من صوت الشیطان۔
(احکام القرآن للجصاص ج۳ ص۳۵)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس (شیطانی آواز) سے مراد گانا بجانا اور فضول و بیکار قسم کے کام ہیں، اور ان دونوں سے منع کیا گیا ہے اور وہ دونوں (گانا بجانا اور فضول و بیکار قسم کے کام) شیطانی آواز ہیں۔

marfat.com

وقال ابن عباس هو الصوت الذی یدعو به الی معصیة الله وکل صوت دعی به الی الفساد فهو من صوت الشیطان۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اس آواز سے مراد وہ آواز ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کی طرف بلائے اور ہر وہ آواز جو فتنہ و فساد (اور گناہوں) کا باعث بنے وہ شیطانی آواز ہے۔

(احکام القرآن للجصاص ج ۳ ص ۳۵)

حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:
بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس (شیطانی آواز) سے گانے باجے، لہو و لعب کی آوازیں ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے۔ (خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص ۵۱۹)

اور یہ یقینی امر ہے کہ دلوں میں ہیجانی کیفیت پیدا کرنے، فتنہ و فساد پھیلانے اور گناہوں کی طرف بلانے والی چیزوں میں سے سب سے بڑھ کر گانا بجانا ہے، اسی لیے "شیطانی آواز" کی تفسیر گانے بجانے سے کی گئی ہے۔

## لفظ "سَامِدُوْنَ" کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ۝

(النجم: ۶۱-۵۹)

بھلا کیا تم اس بات پر تعجب کر رہے ہو، (بے شرموں کی طرح) ہنس رہے ہو، روتے نہیں ہو اور تم نے کھیل مذاق بنا رکھا ہے۔

علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ لفظ "سامدون" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال ابوعبیدة السمود الغناء بلغة حمیر یقولون

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حمیری زبان میں سمود کا معنی

marfat.com

یاجاریۃ اسمدی لنا ای غنی لنا۔۔۔ عن ابن عباس انہ قال ھو الغناء بالیمانیۃ وکانوا اذا سمعوا القرآن غنوا تشاغلا عنہ۔ (روح المعانی ج ۲۷ ص ۷۳)

"گانا بجانا" ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں: یاجاریۃ اسمدی لنا (یعنی اے لڑکی ہمیں گانا سناؤ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یمنی زبان میں اس کا معنی "گانا بجانا" ہے کیونکہ وہ (کفار و مشرکین) جب قرآن پاک کی (تلاوت کی) آواز سنتے تو وہ گانے بجانے میں مشغول ہو جاتے تاکہ قرآن کی آواز ان کے کانوں میں نہ پڑے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

وقال عکرمۃ السمود الغناء بلغۃ اھل الیمن کانوا اذا سمعوا القرآن تغنوا ولعبوا۔ (مظہری ج ۹ ص ۱۲۳)

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یمنی زبان میں سمود کا معنی "گانا بجانا" ہے، کیونکہ وہ (کفار و مشرکین) جب قرآن پاک کی تلاوت کی آواز سنتے تو وہ گانے بجانے اور کھیل کود میں مشغول ہو جاتے۔

مذکورہ قرآنی آیات کی تفسیر سے یہ بات واضح ہو گئی کہ گانا بجانا حرام ہے اور اس کی حرمت پر امت کا اجماع ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گانا بجانا کفار اور مشرکین کا شعار ہے۔

## گانا بجانے کے متعلق ائمہ اربعہ و دیگر علماء کا نظریہ

علامہ السید محمود آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

وذکر الامام ابوبکر الطرطوسی فی کتابہ فی

حضرت امام ابوبکر طرطوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "تحریم السماع" میں ذکر کیا

marfat.com

تحريم السماع ان اباحنيفه يكره الغناء ويجعله من الذنوب وكذالك مذهب اهل الكوفة سفيان وحماد وابراهيم والشعبى وغيرهم لا اختلاف بينهم فى ذالك ولا نعلم خلافا بين اهل البصرة فى كراهه ذالك والمنع منه انتهى- وكان مراده بالكراهة الحرمه والمتقدمون كثيرا ما يريدون بالمكروه الحرام كما فى قوله تعالى: (كل ذالك كان سيئه عند ربك مكروها) ونقل عليه الرحمة فيه ايضا عن الامام مالك انه نهى عن الغناء وعن استماعه--- فقال انما يفعله عندنا الفساق ونقل التحريم عن جميع من الحنابلة--- وعن عبدالله ابن الامام احمد انه قال سالت ابى عن الغناء فقال ينبت النفاق فى القلب لا يعجبنى--- وقال المحاسبى فى رسالة الانشاء

ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ گانے بجانے کو مکروہ (تحریمی) سمجھتے تھے اور اسے گناہ قرار دیتے تھے۔ اور اہلِ کوفہ میں سے حضرت سفیان، حماد، ابراہیم اور شعبی (رحمہم اللہ تعالیٰ) وغیرہم کا بھی یہی مذہب ہے اور اس میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس (گانے بجانے) کے مکروہ (تحریمی) ہونے اور اس سے منع کرنے میں اہلِ بصرہ کا بھی کوئی اختلاف نہیں ہے اور وہ (اہلِ کوفہ و اہلِ بصرہ) جب کسی چیز کو مکروہ کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ اور متقدمین میں سے اکثر (علماء) بھی اس سے مراد مکروہ تحریمی لیتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ان میں سے ہر بُری بات اللہ تعالیٰ کو (سخت) ناپسند ہے) اور انہوں نے اس کتاب میں نقل کیا ہے کہ امام مالک علیہ الرحمتہ نے گانے بجانے اور اس کے سننے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ (گانا بجانا) فاسق و فاجر لوگوں کا کام ہے اور تمام حنابلہ اس (گانے بجانے) کو حرام سمجھتے ہیں اور حضرت عبداللہ بن امام احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبل) سے گانے بجانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے (جواباً) فرمایا کہ گانا دل میں

marfat.com

الغناء حرام كالميتة ونقل الطرطوسي ايضا عن كتاب ادب القضاء ان الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه قال ان الغناء لهو مكروه يشبه الباطل والمحال من استكثر منه فهو سفيه ترد شهادته وفيه صرح اصحابه العارفون بمذهبه بتحريمه وانكروا على من نسب اليه حله كالقاضي ابى الطيب والطبرى والشيخ ابى اسحاق فى التنبيه وذكربعض تلامذه البغوى فى كتابه الذى سماه التقريب ان الغناء حرام فعله وسماعه وقال ابن صلاح فى فتاواه بعد كلام طويل فاذن هذا السماع حرام باجماع اهل الحل والعقد من المسلمين انتهى۔

(روح المعانی ج۲۱ ص۶۹)

نفاق پیدا کرتا ہے اور وہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا۔ اور حضرت محاسبی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ "انشاء" میں فرماتے ہیں کہ گانا بجانا مُردار کی طرح حرام ہے۔ نیز طرطوسی نے کتاب "ادب القضاء" کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گانا بجانا ایک مکروہ (تحریمی) کھیل ہے جو باطل کے مشابہ ہے اور اس میں مشغول ہونے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور عارفین حضرات کا بھی یہی مذہب ہے کہ گانا بجانا حرام ہے اور جن حضرات کی طرف اس کی حلت منسوب ہے مثلاً قاضی ابوطیب، طبری اور شیخ ابواسحاق، انہوں نے اس نسبت کو غلط قرار دیا ہے اور امام بغوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "تقریب" میں اپنے بعض شاگردوں کو نصیحت فرمائی کہ گانا بجانا اور اس کا سننا حرام ہے۔ اور ابن صلاح نے اپنے فتاویٰ میں طویل گفتگو کے بعد کہا ہے کہ امت مسلمہ کے علماء کرام کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ اس (گانے بجانے) کے سننے کی اجازت دینا بھی حرام ہے۔

مذکورہ عبارت سے یہ بات اچھی طرح واضح اور عیاں ہوگئی کہ ائمہ اربعہ اور دیگر فقہاء وعلماء کرام کے نزدیک گانا بجانا اور اس کا سننا حرام ہے، لغو و باطل فعل ہے اور

marfat.com

یہ فساق و فجار لوگوں کا کام ہے۔ اور عارفین و صوفیائے کرام میں سے کوئی بھی اس کی حلت کا قائل نہیں ہے اور جن بزرگوں کی طرف گانے بجانے کی حلت منسوب ہے وہ غلط ہے اور ان پر تہمت و بہتان ہے۔

## گانے کے متعلق پیر محمد کرم شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا نظریہ

اس غنا (گانے) سے مراد وہ غنا ہے جو نفس کو حرکت دیتا ہے اور اسے ہوا و ہوس اور فسق و فجور پر برانگیختہ کرتا ہے، اس قسم کا غنا جس میں عورتوں کے حسن و جمال کا بیان ہو، جس میں شراب اور دیگر محرمات کی تعریف ہو اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، بالاتفاق یہ لہو مذموم ہے، لیکن وہ غنا جو اس قسم کی قباحتوں سے پاک ہو، اس کا قلیل وقت کے لیے خوشی کے مواقع پر سننا جائز ہے، مثلاً شادی اور عید وغیرہ یا مشقت طلب کاموں پر جوش دلانے کے لیے۔ (ضیاء القرآن ج ۳ ص ۵۹۹)

## گانے کے متعلق علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کا نظریہ

غنا گانے کو کہتے ہیں اور گانے کا شرعی حکم احادیث اور عبارات فقہا کی روشنی میں یہ ہے کہ گانے کا مضمون اگر جائز ہو تو گانا جائز ہے، اور اگر گانے کا مضمون ناجائز ہو تو گانا ناجائز ہے، نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ عورتوں کا مردوں کے سامنے گانا یا مردوں کا عورتوں کے سامنے گانا یا حجاب کی اوٹ سے مردوں کا عورتوں کی آواز میں گانا سننا بہر حال ناجائز ہے خواہ گانے کا مضمون کیسا ہی ہو۔ بکثرت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آلات موسیقی کے بجانے اور آلات موسیقی کی آواز سننے کو حرام کر دیا ہے خواہ وہ آلات موسیقی ہاتھ سے بجانے والے ہوں جن کو معازف کہتے ہیں یا وہ آلات موسیقی منہ سے بجانے والے ہوں جن کو عربی میں مزامیر کہتے ہیں۔ البتہ احادیث میں نکاح، ولیمہ اور عید کے موقع پر صرف دف بجانے کی رخصت اور اجازت

marfat.com

ہے لیکن ان مخصوص مواقع پر اجازت کے ثبوت سے یہ لازم نہیں آتا کہ دف یا دیگر آلات موسیقی کا مطلقاً بجانا جائز ہو۔ (شرح صحیح مسلم ج۲ص۶۷۵)

## گانے کے متعلق مفتی محمد شفیع صاحب کا نظریہ

اس (حرمت غنا کے متعلق احادیث) کے مقابل بعض روایات سے غنا یعنی گانے کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے۔۔۔ تطبیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ جو گانا اجنبی عورت کا ہو یا اس کے ساتھ طبلہ سارنگی وغیرہ مزامیر ہوں وہ حرام ہے جیسا کہ مذکور الصدر آیات قرآن اور احادیثِ رسول ۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا۔ اور اگر محض خوش آوازی کے ساتھ کچھ اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا امرد (بے ریش لڑکا) نہ ہو اور اشعار کے مضامین بھی فحش یا کسی دوسرے گناہ پر مشتمل نہ ہوں تو جائز ہے۔ بعض صوفیائے کرام سے جو سماعِ غنا منقول ہے وہ اسی قسم کے جائز غنا پر محمول ہے، کیونکہ ان کا اتباع شریعت اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب کی طرح یقینی ہے، ان سے ایسے گناہ کے ارتکاب کا گمان نہیں کیا جا سکتا۔ محققین صوفیائے کرام نے خود اس کی تصریح فرمائی ہے۔ (معارف القرآن ج۷ ص۲۷)

## حرمتِ آلاتِ غنا احادیث کی روشنی میں

## گانے بجانے سے شکلیں مسخ کردینے کی وعید

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنَمِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْعَامِرٍ اَوْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِيْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو عامر یا ابو مالک اشعری نے حدیث بیان کی اور اللہ کی قسم! انہوں نے کبھی جھوٹ

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ يَعْنِي الْفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۷، سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۱)

نہیں بولا۔ اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی (باجوں) کو حلال قرار دیں گے اور کچھ ایسے لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے کہ جب شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑ لے کر لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا تو کہیں گے "کل آنا" تو اللہ تعالیٰ پہاڑ گرا کر ان کو ہلاک کر دے گا اور دوسرے لوگوں (شراب اور آلات موسیقی وغیرہ کو حلال کرنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت تک کے لیے بندر و خنزیر بنا دے گا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْسَخُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِيْ اٰخِرَ الزَّمَانِ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَشْهَدُوْنَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ وَيُصَلُّوْنَ وَيَصُوْمُوْنَ وَيَحُجُّوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اتَّخَذُوا الْمَعَازِفَ وَالْقَيْنَاتِ وَالدُّفُوْفَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری امت کے ایک گروہ کو مسخ کر کے بندر و خنزیر بنا دیا جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! خواہ وہ اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، آپ نے فرمایا ہاں، خواہ وہ نمازیں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں اور حج بھی کرتے ہوں،

marfat.com

وَيَشْرَبُوْنَ هٰذِهِ الْاَشْرِبَةَ فَبَاتُوْا عَلٰى لَهْوِهِمْ وَ شَرَابِهِمْ فَاَصْبَحُوْا قِرَدَةً وَّ خَنَازِيْرَ۔ (عمدۃ القاری ج ۲ ص ۱۷۷)

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا کیا گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ آلاتِ موسیقی (سازوں) اور عورتوں سے گانا سنیں گے اور ڈھول بجائیں گے اور شرابیں پئیں گے، اسی لہو ولعب میں وہ رات گزاریں گے اور صبح کو وہ بندر و خنزیر ہوں گے۔

## شکلیں مسخ کیے جانے کی توجیہ

مذکورہ احادیث مبارکہ میں میوزک و موسیقی کو حلال جاننے والوں اور گانے بجانے اور سننے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندر و خنزیر کی شکل میں مسخ کیے جانے کی سخت وعید سنائی ہے۔

بندر و خنزیر کی شکل میں تبدیل کیے جانے کی نوعیت کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ حقیقتاً بندر و خنزیر کی شکل میں متشکل کر دیئے جائیں گے اور یہ کچھ بعید نہیں ہے، اسی لیے کہ جو خالق انسان کو خوبصورت شکل دے سکتا ہے، وہ اس کی شکل بگاڑ کر بندر و خنزیر کی شکل میں تبدیل کرنے پر بھی قادر ہے۔ اور اس سلسلہ میں پچھلی قوموں کے واقعات اور مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں، جو ہمارے لیے باعث عبرت ہیں۔

اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی شکلیں تو ویسی ہی رہیں گی مگر ان کے اخلاق و خصائل اور عادات یا ان کے دل بندر و خنزیر کے اخلاق و عادات اور ان کے دلوں کے ساتھ تبدیل کر دیے جائیں گے اور ان میں وہی خصوصیات ہوں گی جو بندر و خنزیر میں ہوتی ہیں۔ نتیجتاً وہ درجۂ انسانیت سے گر کر درکِ حیوانیت میں جا پہنچیں گے اور "اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ" کے مصداق بن کر غضب الٰہی کا نشانہ بن جائیں گے۔

marfat.com

وَيَشْرَبُوْنَ هٰذِهِ الْاَشْرِبَةَ فَبَاتُوْا عَلٰى لَهْوِهِمْ وَ شَرَابِهِمْ فَاَصْبَحُوْا قِرَدَةً وَّ خَنَازِيْرَ۔

(عمدۃ القاری ج ۲ ص ۱۷۷)

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کا کیا گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ آلاتِ موسیقی (سازوں) اور عورتوں سے گانا سنیں گے اور ڈھول بجائیں گے اور شرابیں پئیں گے، اسی لہو ولعب میں وہ رات گزاریں گے اور صبح کو وہ بندر و خنزیر ہوں گے۔

## شکلیں مسخ کیے جانے کی توجیہ

مذکورہ احادیث مبارکہ میں میوزک و موسیقی کو حلال جاننے والوں اور گانے بجانے اور سننے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندر و خنزیر کی شکل میں مسخ کیے جانے کی سخت وعید سنائی ہے۔

بندر و خنزیر کی شکل میں تبدیل کیے جانے کی نوعیت کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ حقیقتاً بندر و خنزیر کی شکل میں منتقل کر دیئے جائیں گے اور یہ کچھ بعید نہیں ہے، اسی لیے کہ جو خالق انسان کو خوبصورت شکل دے سکتا ہے، وہ اس کی شکل بگاڑ کر بندر و خنزیر کی شکل میں تبدیل کرنے پر بھی قادر ہے۔ اور اس سلسلہ میں پچھلی قوموں کے واقعات اور مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں، جو ہمارے لیے باعث عبرت ہیں۔

اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی شکلیں تو ویسی ہی رہیں گی مگر ان کے اخلاق و خصائل اور عادات یا ان کے دل بندر و خنزیر کے اخلاق و عادات اور ان کے دلوں کے ساتھ تبدیل کر دیے جائیں گے اور ان میں وہی خصوصیات ہوں گی جو بندر و خنزیر میں ہوتی ہیں۔ نتیجتاً وہ درجۂ انسانیت سے گر کر درکِ حیوانیت میں جا پہنچیں گے اور "اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ" کے مصداق بن کر غضب الٰہی کا نشانہ بن جائیں گے۔

marfat.com

# بندر و خنزیر کا نام کیوں لیا گیا؟

سوال یہ ہے کہ میوزک و موسیقی میں مشغول و منہمک اور اسے حلال جاننے والوں کی شکلوں کو مسخ کر کے بندر و خنزیر کی شکلوں میں تبدیل کرنے کی وعید کیوں سنائی گئی ہے، کسی دوسرے جانور کا نام کیوں نہیں لیا گیا؟ (جواب کے طور پر) اول یہ کہ سزا گناہ کے مطابق ہوتی ہے جس نوعیت کا گناہ و جرم ہوتا ہے سزا بھی اسی نوعیت کی ہوتی ہے، پچھلی قوموں میں مختلف قسم کے عذاب آئے مگر شکلیں مسخ ہو کر بندر و خنزیر بن جانے کا عذاب انتہائی ذلیل ترین عذاب تھا، جس کو اللہ تعالیٰ نے لفظ "نَکَالاً" (باعث عبرت) سے تعبیر فرمایا۔

چونکہ گانے بجانے اور سننے میں مشغول و منہمک ہونا (جو ان گنت گناہوں، فتنوں اور ذلیل و رذیل حرکات کا مجموعہ ہے) اور پھر اسے اپنے ناپاک عقیدے سے حلال جاننا قبیح ترین فعل اور ذلیل حرکت و عمل ہے، اسی لیے ان کے لیے ذلیل ترین نوعیت کا عذاب منتخب کیا گیا۔

دوسرے یہ کہ بندر و خنزیر رذالت و بے حیائی اور بے غیرتی جیسے خصائل و صفات میں معروف و مشہور جانور ہیں۔ چونکہ ایسے لوگوں میں حیاء و غیرت نام کی کوئی شئے موجود نہیں ہوتی اسی لیے حرکات و عادات اور صفات و خصائل کی مناسبت سے وعید کے طور پر انہیں جانوروں کا نام لیا گیا۔ (واللہ اعلم)

اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ میوزک و موسیقی ایسا گناہ ہے کہ اس کی نحوست کی وجہ سے نماز، روزہ اور حج وغیرہ جیسی اہم عبادات کی مقبولیت بھی ختم ہو جاتی ہے جیسا کہ مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شکلیں بگڑ جانے کی سخت ترین وعید سنائی تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ کیا توحید و رسالت کی گواہی دینے والوں کو بھی (صورتیں مسخ کر کے) بندر و خنزیر بنایا جائے گا؟ تو آپ نے توحید و رسالت کی گواہی کے ساتھ اہم عبادات نماز، روزہ اور حج وغیرہ کا ذکر کر کے مزید تنبیہ

marfat.com

اور وضاحت فرمادی کہ اگر کوئی شخص ان تمام عبادات کا پابند ہے لیکن میوزک و موسیقی کا شوقین ہے تو وہ بھی اس ذلیل ترین عذاب سے نہ بچ سکے گا۔

## گانے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَتَغَنّٰی مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ۔ (نیل الاوطار ج ۸ ص ۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کسی آدمی کو گانا گاتے ہوئے سنا تو آپ نے (تین مرتبہ) فرمایا: اس (گویے) کی نماز قبول نہیں، اس کی نماز قبول نہیں، اس کی نماز قبول نہیں۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ نبی کا کلام وحی الٰہی ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا اور یقینی ہوتا ہے لہٰذا گانے والوں کے بارے میں آپ کا یہ فرمان کہ ان کی نماز قبول نہیں ہوتی، یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہے۔

## گانا بجانا متعدد عذاب کا باعث ہے

عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَشْرَبُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَہَا بِغَیْرِ اِسْمِہَا یُضْرَبُ عَلٰی رُءُوْسِہِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَیْنَاتِ یَخْسِفُ اللّٰہُ بِہِمُ الْاَرْضَ وَیَجْعَلُ مِنْہُمْ

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بعض لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پییں گے، ان کے پاس آلات موسیقی بجائے جائیں گے اور عورتیں گانے گائیں گی، اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان کو بندر و

marfat.com

الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ۔

خنزیر بنادے گا۔

(سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۱، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۲۷۴)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ قَالُوْا فَمَتٰى ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا ظَهَرُوا الْمَعَازِفَ وَاسْتَحَلُّوا الْخَمْرَ۔

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں زمین میں دھنسنے، پتھر برسنے اور شکلیں تبدیل ہونے کے واقعات ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا جب آلات موسیقی کا عام رواج ہوگا اور لوگ شراب کو حلال کریں گے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلُهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت پندرہ (قسم کے) کام کرنے لگے گی تو ان پر نزول عذاب جائز ہو جائے گا، پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون سے کام ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو (ذاتی) دولت، امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو جرمانہ بنا لیا جائے گا اور جب انسان اپنی بیوی کی فرمانبرداری اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا، جب اپنے دوست سے اچھا سلوک اور اپنے باپ پر ظلم کرے گا، جب مساجد میں شور و غل ہوگا اور جب گھٹیا آدمی قوم کا سربراہ ہوگا اور جب کسی شخص کے شر سے

marfat.com

وَالۡعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلۡيَرۡ تَقِبُوۡا عِنۡدَ ذٰلِكَ رِيۡحًا حَمۡرَاءَ اَوۡ خَسۡفًا اَوۡ مَسۡخًا۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۴، ۴۵)

بچنے کے لیے اس کی عزت کی جائے گی اور شراب کو پیا جائے گا، ریشم پہنا جائے گا اور گانے والی عورتوں اور آلات موسیقی کو مشغلہ بنالیا جائے گا اور جب امت کے بعد والے لوگ پہلے لوگوں کو برا کہیں گے، تو اس وقت سرخ آندھیوں، زمین میں دھنسنے اور شکلیں تبدیل ہونے کے واقعات رونما ہوں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس وقت سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسنے، شکلیں بگاڑ دیئے جانے اور پتھر برسنے کے پے در پے واقع ہونے کا اس طرح انتظار کرنا جیسے ہار کے پرانے دھاگے کے ٹوٹ جانے سے اس کے دانے یکے بعد دیگرے بکھرتے چلے جاتے ہیں۔ (جامع ترمذی ج۲ ص۴۵)

عَنۡ عِمۡرَانَ بۡنِ حُصَيۡنٍ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيۡ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ خَسۡفٌ وَ مَسۡخٌ وَ قَذۡفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذَالِكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الۡقِيَانُ وَالۡمَعَازِفُ وَ شُرِبَتِ الۡخُمُوۡرُ۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں زمین میں دھنسنے، شکلوں کے تبدیل ہونے اور پتھروں کے برسنے کے واقعات رونما ہوں گے، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور آلات موسیقی کا عام رواج ہو جائے گا اور شرابیں پی جائیں گی۔

عَنۡ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُمۡسَخُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ قِرَدَةً وَطَائِفَةٌ خَنَازِیْرَ وَیُخْسَفُ بِطَائِفَةٍ وَیُرْسَلُ عَلٰی طَائِفَةٍ مِنْهُمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ بِاَنَّهُمْ شَرِبُوا الْخُمُوْرَ وَلَبِسُوا الْحَرِیْرَ وَاتَّخَذُوا الْقِیَانَ وَ ضَرَبُوْا بِالدُّفُوْفِ۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۳)

فرمایا: میری امت کے ایک گروہ کو بندر بنادیا جائے گا، ایک گروہ کو خنزیر بنادیا جائے گا، ایک گروہ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور ان میں سے ایک گروہ پر سخت آندھی کو چلایا جائے گا کیونکہ وہ شرابیں پئیں گے، ریشمی کپڑے پہنیں گے، عورتوں سے گانے سنیں گے اور آلات موسیقی بجائیں گے۔

مذکورہ احادیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ دیگر برائیوں کی طرح گانے اور آلات موسیقی کا عام رواج سرخ و سخت آندھیوں، زلزلوں، شکلوں کے بگڑنے، زمین میں دھنسنے اور آسمان سے پتھر برسنے جیسے ہلاکت خیز اور رسوا کن عذاب کا باعث ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ وہی زمانہ ہے جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تو مبالغہ نہ ہوگا، کیونکہ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ اور ایسی جگہ و مقام نہیں جہاں گانے بجانے کی حکمرانی نہیں ہے۔

چنانچہ چھوٹی کھولی و خیمہ سے لے کر بڑے بڑے بنگلوں اور کوٹھیوں تک ہر گھر میں، کھوکھے سے لے کر بڑی بڑی دکانوں، ہوٹلوں اور پلازوں تک ہر دکان میں، بازاروں اور گلیوں میں، رکشاؤں، ویگنوں، بسوں، ٹریکٹروں اور ٹرکوں وغیرہ میں، غرضیکہ کوئی ایسا مقام و گوشہ نہیں جو گانوں اور آلات موسیقی کی شیطانی اور مکروہ آوازوں سے محفوظ ہو۔

نیز کیبل نیٹ ورک اور دیگر ذرائع ابلاغ نے اس قبیح و مکروہ عمل کو مزید کئی فحاشیوں اور بے حیائیوں سے خوب آراستہ کر کے معاشرہ کے ہر فرد (صغیر و کبیر، مرد و زن) تک پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے اور اس کی باد سموم نے معاشرہ کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ چنانچہ یہی وہ گندی مرض ہے جس کے خطرناک جراثیم نے معاشرہ کو مفلوج و اپاہج بنا دیا ہے، یہی وہ موذی بیماری ہے جس نے انسانیت کی پہچان کو ختم کر دیا ہے اور یہی وہ نشہ ہے جس نے آخرت کی یاد کو بھلا دیا ہے۔ نتیجتاً بے شمار

marfat.com

فتنے، برائیاں اور بیماریاں جنم لے رہی ہیں جو دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی کا باعث ہیں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ شریعت جس چیز کو حرام کہہ کر اس سے منع کر دے تو وہ ایک برائی نہیں ہوتی بلکہ وہ ان گنت برائیوں اور فتنوں کا مجموعہ ہوتی ہے اور مشاہدات اس بات کے گواہ ہیں۔ بہرکیف مسلمان میوزک و موسیقی اور اس کے خطرناک نتائج اور برے اثرات کے بارے میں انفرادی اور اجتماعی طور پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں اور اس موذی اور گمراہ کن مرض سے مکمل طور پر پرہیز و اجتناب کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ نہ بنیں۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن خوفناک و لرزہ خیز واقعات کے رونما ہونے کی شدید وعید سنائی ہے ان کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی دیر نہیں لگے گی۔

## عبرت و نصیحت

دوران سفر کاروں، جیپوں، ویگنوں، بسوں اور دیگر گاڑیوں میں ڈرائیور حضرات اپنی مرضی سے اور مسافروں کی فرمائش پر میوزک و موسیقی اور فحش قسم کے گانے لگا دیتے ہیں جن کی شیطانی اور قبیح و مکروہ آواز سے پوری مسافر گاڑی گونج رہی ہوتی ہے، ڈرائیور و مسافرین ان گانوں اور آلات موسیقی کی منحوس آوازوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس کے انجام سے بے خبر ہو کر اپنی منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہوتے ہیں اور اگر کوئی نیک سیرت شخص اس قباحت سے منع کرنے کی کوشش کرے تو اس کی خیر خواہانہ نصیحت کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا جاتا ہے اور اس کی شخصیت کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور یہ وباء اس قدر عام اور مرغوب ہو چکی ہے کہ میوزک و موسیقی کے بغیر سفر ادھورا اور بے مزہ سمجھا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات دوران سفر انتہائی خوفناک و ہولناک قسم کے حادثات پیش آ جاتے ہیں، نتیجتاً کئی مر جاتے ہیں، جو مر جاتے ہیں ان میں سے بعض کی شناخت ناممکن ہو جاتی ہے، اور کئی بری طرح زخمی ہو جاتے ہیں، جو زخمی ہوتے ہیں ان میں سے بعض کی صورتیں زبان حال سے عبرت ناک منظر

marfat.com

بیان کر رہی ہوتی ہیں، اور بعض اوقات تو گاڑی سمیت مسافروں کا نشان تک باقی نہیں رہتا اور اس قسم کے اندوہناک و عبرت ناک واقعات و مناظر کی تشہیر میڈیا کے ذریعہ پوری دنیا میں ہوتی ہے، جنہیں غالباً ہر آنکھ دیکھتی اور ہر کان سنتا ہے۔

چنانچہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں اگر یہ کہا جائے کہ کاروں، ویگنوں، بسوں اور دیگر مسافر بردار گاڑیوں کا المناک و خوفناک حادثات کا شکار ہونا اسی شیطانی اور مکروہ آواز کا نتیجہ ہے اور ان کے پس منظر میں یہی عمل بدکار فرما ہے تو غلط اور بے جا نہ ہوگا۔

اور قابل غور و لائق توجہ بات یہ ہے کہ جب اس نوع کے حادثات کی وجوہات کی تحقیق ہوتی ہے تو محققین حضرات وجہ حادثہ گاڑی وغیرہ کی فنی خرابیوں یا دہشت گردی یا ڈرائیور کی غفلت کو بیان کرتے ہیں، لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ ڈرائیور کی غفلت کے پس منظر میں کیا چیز کار فرما تھی جو حادثہ کا باعث بنی۔ اور اگر کبھی دبے لفظوں میوزک و موسیقی کو وجہ غفلت بیان کیا بھی جاتا ہے تو آئندہ کے لیے مستقل طور پر اس کا تدارک نہیں کیا جاتا جبکہ دیگر خرابیوں کے ازالہ کے لیے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔

## شیطان گویوں کا ہمراہی ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَى السُّوْقِ فَمَرَّ عَلٰى جَارِيَةٍ صَغِيْرَةٍ تُغَنِّيْ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَوْ تَرَكَ اَحَدًا لَتَرَكَ هٰذِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن دینار رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بازار جا رہا تھا کہ آپ ایک بچی کے پاس سے گزرے جو گانا گا رہی تھی تو آپ نے فرمایا: اگر شیطان کسی کو چھوڑتا تو اس لڑکی کو چھوڑ دیتا۔

(الادب المفرد ص ۲۷۴، سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۳)

marfat.com

## گویوں کے کندھوں پر شیطان کا سوار ہونا

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَفَعَ اَحَدٌ صَوْتَهٗ بِغِنَاءٍ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهِ شَیْطَانَیْنِ یَجْلِسَانِ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ یَضْرِبَانِ بِاَعْقَابِهِمَا عَلٰی صَدْرِهٖ حَتّٰی یُمْسِکَ۔

(روح المعانی ج۲۱ ص۶۸، خازن ج۵ ص۲۱۴)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی آدمی گانے کے لیے اپنی آواز بلند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو شیطانوں کو بھیج دیتا ہے، جو اس کے دونوں کندھوں پر بیٹھ کر اپنی ایڑیاں اس کے سینے پر اس وقت تک مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ خاموش نہیں ہو جاتا۔

## گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔

(کنزالعمال ج۱۵ ص۲۱۸، روح المعانی ج۲۱ ص۶۸، سنن کبریٰ ج۱۰ ص۲۲۳)

## گانا گانے اور سننے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ

حضرت قاسم بن محمد علیہ الرحمہ سے

marfat.com

سُئِلَ عَنِ الْغِنَا فَقَالَ لِلسَّائِلِ اَنْهَاكَ عَنْهُ وَاَكْرَهُهُ لَكَ فَقَالَ السَّائِلُ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ اُنْظُرْ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا مَيَّزَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ فِيْ اَيِّهِمَا يَجْعَلُ سُبْحَانَهُ الْغِنَا۔۔۔ وَاَيْضًا اَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُغَنِّيْ وَالْمُغَنّٰى لَهُ۔

(روح المعانی ج۲۱ ص۶۸، سنن کبریٰ ج۱۰ ص۲۲۴)

گانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو فرمایا کہ میں تمہیں اس (گانے) سے منع کرتا ہوں اور اسے تیرے لیے ناپسند کرتا ہوں تو سائل نے پوچھا کیا وہ (گانا) حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: اے بھتیجے! دیکھو جب اللہ تعالیٰ نے حق کو باطل سے الگ کر دیا تو گانے کو ان دونوں (حق و باطل) میں سے کس میں رکھے گا؟ نیز آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ گانے والے اور سننے والے پر لعنت فرماتا ہے۔

## گانا شرم و حیاء کو ختم کر دیتا ہے

عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّاقِصِ يَا بَنِيْٓ اُمَيَّةَ اِيَّاكُمْ وَالْغِنَاءَ فَاِنَّهُ يَنْقُصُ الْحَيَاءَ وَيَزِيْدُ فِي الشَّهْوَةِ وَيَهْدِمُ الْمُرُوْءَةَ وَاِنَّهُ لَيَنُوْبُ عَنِ الْخَمْرِ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ السُّكْرُ فَاِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَجَنِّبُوْهُ النِّسَاءَ فَاِنَّ الْغِنَاءَ دَاعِيَةُ الزِّنَا۔

(روح المعانی ج۲۱ ص۶۸)

حضرت ابو عثمان لیثی کا بیان ہے کہ یزید بن ولید ناقص علیہ الرحمہ نے فرمایا: اے بنو امیہ! تم گانے بجانے سے بچتے رہو، کیونکہ وہ شرم و حیاء کو گھٹاتا ہے، نفسانی خواہش کو بڑھاتا ہے، اچھے اخلاق کو ختم کرتا ہے، شراب کا نائب ہے اور جو حرکات و خرافات نشہ کی وجہ سے ہوتی ہیں وہی اس (گانے) سے ہوتی ہیں، اور اگر تم گانا گانے اور سننے کے گناہ میں پڑنا ہی چاہتے ہو تو اپنی عورتوں کو اس سے دور رکھو، کیونکہ گانا زنا کا محرک ہے۔

marfat.com

## گانا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے

وقال الضحاك الغناء منفدة للمال مسخطة للرب مفسدة للقلب۔
(روح المعانی ج۲۱ ص۶۸)

حضرت ضحاک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ گانا مال کے ضائع ہونے، رب تعالیٰ کی ناراضگی اور دل کے فساد و بگاڑ کا سبب ہے۔

## ہمہ قسم کے آلات موسیقی کا بجانا اور سننا حرام ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰى اُمَّتِي الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْمِزْمَارَ وَالْكُوْبَةَ وَالْقِنِّيْنَ۔
(مسند احمد بن حنبل ج۲ ص۱۶۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جوا، بانسری، طبل اور بربط (آلاتِ موسیقی) کو حرام کر دیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَهُوَ الطَّبْلُ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔
(سنن کبریٰ ج۱۰ ص۲۲۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا اور طبل حرام کر دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

marfat.com

اَلنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْکُوْبَۃَ وَالْغُبَیْرَاءَ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، طبل (آلاتِ موسیقی) اور شراب غیرا کو حرام کردیا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۳، مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۱۵۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الدُّفُّ حَرَامٌ وَالْمَعَازِفُ حَرَامٌ وَالْکُوْبَۃُ حَرَامٌ وَالْمِزْمَارُ حَرَامٌ۔

(سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دف حرام ہے، (ہاتھوں سے بجائے جانے والے) آلات موسیقی حرام ہیں، طبل حرام ہے اور بانسری حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْکُوْبَۃِ وَالْغُبَیْرَاءَ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ (سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوا، طبل (آلات موسیقی) اور غیراء شراب سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرَ وَالْکُوْبَۃَ وَالْغُبَیْرَاءَ۔

(سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۱، ۲۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنے آپ کو جہنم کے لیے تیار کرلے، پھر آپ نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، جوا، طبل (آلاتِ موسیقی) اور غیراء شراب کو حرام کردیا ہے۔

marfat.com

## گانے بجانے کی آواز فسق و فجور کا باعث ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نُهِيْتُ عَنِ النَّوْحِ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٌ عِنْدَ نَغْمَةٍ لَهْوٍ وَّ لَعِبٍ وَ مَزَامِيْرَ شَيْطَانٍ وَصَوْتٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسی دو آوازوں (کے سننے) سے منع کیا گیا ہے جن میں فسق و فجور ہے، ایک وہ آواز جو گانے بجانے اور مزامیر شیطان سے متعلق ہے، دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت منہ نوچنے، گریبان پھاڑنے اور شیطان کی چیخ و پکار سے متعلق ہے۔

(سنن کبریٰ ج ۴ ص ۶۹، مصنف عبد الرزاق ج ۱۱ ص ۶)

## بانسری کی آواز کا حکم

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِىْ طَرِيْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِىْ اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِىْ بَعْدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستہ میں جا رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزمار (بانسری) کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور راستہ سے دوسری ہٹ گئے، پھر کچھ دور جانے کے بعد مجھ سے کہا اے نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا نہیں، پھر آپ نے کانوں سے اپنی انگلیاں نکال لیں

marfat.com

نَافِعٌ وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا۔
(مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۸، سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۲)

اور فرمایا کہ ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو آپ نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو آپ نے اسی طرح کیا تھا جیسے میں نے کیا ہے، نافع کہتے ہیں کہ اس وقت میں چھوٹا تھا۔

## گانے بجانے سے لطف اندوز ہونا کفرانِ نعمت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِیْ مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ۔
(نیل الاوطار ج ۸ ص ۱۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانے کی طرف کان لگانا گناہ ہے، وہاں بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفر ہے، یعنی کفرانِ نعمت ہے۔

## ملعون آوازیں

عَنْ اَنَسٍ وَّعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۲)

حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آوازیں ایسی ہیں جو دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، ایک آواز نعمت کے وقت آلاتِ موسیقی کی ہے اور دوسری آواز مصیبت کے وقت آہ و بکا اور نوحہ کی ہے۔

marfat.com

## جو شخص گانا سنتے ہوئے مرجائے اس کی نماز جنازہ کا حکم

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَهٗ قَيْنَةٌ فَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِ۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس کے پاس گانے والی عورت تھی (یعنی وہ شخص گانا سنتے ہوئے مر گیا) تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔

## گانا سننے والا روحانیین کی آواز سننے سے محروم رہے گا

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى صَوْتِ غِنَاءٍ لَمْ يُؤْذَنْ اَنْ يَسْتَمِعَ اِلٰى صَوْتِ الرُّوْحَانِيِّيْنَ فِي الْجَنَّةِ۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۰) فَقِيْلَ وَمَنِ الرُّوْحَانِيُّوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُرَّاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(الجامع لاحکام القرآن ج ۱۴ ص ۵۳، مظہری ج ۷ ص ۲۲۶)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قصداً گانا سنا اسے جنت میں روحانیین کی (خوبصورت) آواز سننے کی اجازت نہیں ملے گی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! روحانیین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ "جنت کے قاری" ہیں۔

## گانا سننے والے کو قیامت کے دن سزا

عَنْ اَنَسٍ مَنْ قَعَدَ اِلٰى قَيْنَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

marfat.com

يَسْتَمِعُ مِنْهَا صَبَّ اللّٰهُ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
(کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۱)

کہ جو شخص کسی گانے والی عورت کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالے گا۔

## گانے والوں کو عالم برزخ میں سزا

ملا معین الدین کاشفی الہروی علیہ الرحمۃ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

فرمود کہ طائفہ دیگر دیدم کہ طبق ہائے آتشیں برسینہائی ایشاں نہادہ بودند و رویہائی ایشاں سیاہ و چشمہائی ازرق و جامہائی قطران سیاہ پوشیدہ و فرشتگان عذاب بہ عمود ہائی آتشین میزدند جبریل گفت ایں ہا مطربانند۔
(معارج النبوت رکن سوم ص ۱۱۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سفر معراج میں) میں نے ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کے سینوں پر آگ کے طبق رکھے ہوئے تھے، ان کے چہرے سیاہ تھے، ان کی آنکھیں نیلی تھیں، سیاہ تارکول کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور عذاب کے فرشتے انہیں آگ کے گرزوں سے مار رہے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا (اے اللہ کے رسول) یہ لوگ گلوکار (گانے بجانے والے) ہیں۔

**ف:** حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر معراج میں یہ معذب گروہ عالم برزخ میں ملاحظہ فرمایا جس کی آپ نے خبر دی۔

**نوٹ:** موت سے لے کر قیامت تک کے عرصہ کو عالم برزخ کہا جاتا ہے اور عالم برزخ کا زمانہ کس قدر طویل ہے، اس کی مقدار کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ بہر حال حدیث طیبہ کے مطابق گانے بجانے والوں کو موت کے فوراً بعد عذاب شروع ہو جاتا ہے جو

marfat.com

قیامت تک رہے گا اور اس کے بعد جو عذاب ہو گا وہ اس کے علاوہ ہو گا۔ گانے والوں کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

## گانے بجانے والوں کی کمائی حرام ہے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِكَسْرِ الْمَزَامِيْرِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبُ الْمُغَنِّيْ وَالْمُغَنِّيَةِ حَرَامٌ وَكَسْبُ الزَّانِيَةِ سُحْتٌ وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ بَدَنًا نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۶)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: مجھے آلاتِ موسیقی کے توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گانے والے مرد اور گانے والی عورت کی کمائی حرام ہے اور زانیہ کی کمائی حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ حرام مال سے پلنے والے بدن کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

## مقصد بعثت محمدی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَ بَعَثَنِيْ لِاَمْحَقَ الْمَزَامِيْرَ وَالْمَعَازِفَ وَاَمْرَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے باعث ہدایت و رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے اس لیے بھیجا ہے تاکہ

marfat.com

الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاَوْثَانِ۔

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۴۵)

میں منہ سے بجائے جانے والے اور ہاتھ سے بجائے جانے والے (ہر قسم کے) آلاتِ موسیقی، امور جاہلیت اور بتوں کو مٹادوں۔

## واقعہ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ

امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ کسی باغ میں چہل قدمی کے لیے تشریف لے گئے اور جب وہاں سے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ واپس آئے تو راستہ میں امام ابن ابی لیلیٰ جو مشہور قاضی بھی ہیں، مل گئے۔ یہ دونوں بزرگ ساتھ ساتھ چلتے رہے، آگے ان دونوں کا گزر ایسی عورتوں کے پاس سے ہوا جو گانا گا رہی تھیں، اور انہیں دیکھتے ہی خاموش ہوگئیں، امام ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ نے ان عورتوں سے ارشاد فرمایا "احسنتن" (تم نے اچھا کیا) تھوڑی دور چل کر یہ دونوں بزرگ الگ الگ ہوگئے۔ کچھ دنوں بعد قاضی ابن ابی لیلیٰ علیہ الرحمتہ کے پاس ایک ایسا مقدمہ آیا جس میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ کی شہادت کی ضرورت تھی، چنانچہ امام صاحب علیہ الرحمتہ کو بلوایا گیا۔ امام صاحب علیہ الرحمتہ آئے اور گواہی دی۔ قاضی ابن ابی لیلیٰ علیہ الرحمتہ نے ان کی گواہی رد کر دی اور کہا کہ آپ نے گانے والیوں سے کہا تھا: "احسنتن" (تم نے اچھا کیا) اس طرح آپ نے گانے والیوں کی حوصلہ افزائی اور گانے بجانے کی حمایت کی تھی جو سراسر فاسقانہ فعل ہے اور فاسق کی شہادت قابلِ قبول نہیں۔

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ نے فرمایا: میں نے ان سے یہ کب کہا تھا؟ اس وقت جب وہ گا رہی تھیں یا اس وقت جب وہ خاموش ہوگئی تھیں؟ قاضی صاحب نے کہا اس وقت جب وہ خاموش ہوچکی تھیں۔ امام صاحب نے فرمایا: میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ "احسنتن بالسکوت" (تم نے خاموش ہو کر اور گانا باجا چھوڑ کر اچھا کیا)

(اسلام اور موسیقی ص ۷۰ بحوالہ حموی شرح الاشباہ والنظائر)

marfat.com

مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ گانے بجانے کو ناجائز سمجھتے تھے، (جس کی تصریح علامہ آلوسی علیہ الرحمتہ نے بھی ائمہ اربعہ کے حوالے سے کر دی ہے) نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ابن ابی لیلیٰ علیہ الرحمتہ بھی گانے بجانے کو حرام اور گناہ سمجھتے تھے اور قاضی ہونے کے ناتے کسی ایسے شخص کی شہادت قبول نہیں کرتے تھے جو گانا، گانا تو کجا اس کی حمایت ہی کرتا ہو۔

## گانے بجانے والوں کی گواہی قابلِ قبول نہیں

ولا من یغنی للناس لانہ یجمع الناس علی ارتکاب کبیرۃ۔ (ہدایہ اخیرین ص ۱۶۱)

اور گانے بجانے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ لوگوں کو گناہ کبیرہ کے ارتکاب کے لیے اکٹھا کرتا ہے۔

ولا شھادۃ صاحب الغنا الذی یخازن علیھم ویجمعھم۔ (المبسوط ج ۱۶ ص ۱۳۲)

اور اس گانے والے کی گواہی قبول نہیں ہے جس کے پاس لوگ اکٹھے ہوتے ہوں اور وہ لوگوں کو اکٹھا کرتا ہو۔

## ہر قسم کی لغویات سے دُور رہنے والوں کے لیے اجر

عَنْ کَعْبٍ قَالَ اِنَّ فِیْمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی مُوْسٰی اِنَّا اَنْزَلْنَا الْحَقَّ لِنُبْطِلَ بِہِ الْبَاطِلَ وَنُبْطِلَ بِہِ اللَّعْبَ وَالْمَزَامِیْرَ وَالْکَنَارَاتِ وَالشِّعْرَ وَالْخَمْرَ فَاُقْسِمُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ لَا یَتْرُکُھَا عِنْدَ خَشْیَۃٍ مِّنِّیْ اِلَّا سَقَیْتُہٗ مِنْ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو کچھ نازل فرمایا اس میں یہ بھی تھا، (اے موسیٰ) ہم نے (آپ پر) حق کو نازل کیا تاکہ ہم اس (حق) کے ذریعہ باطل کو مٹا دیں اور اس کے ذریعہ فضول کھیل، آلاتِ موسیقی، طنبور، (بُرے) شعر اور شراب کو

marfat.com

حِیَاضِ الْقُدُسِ۔

(سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۳)

مٹا دیں۔ سو میرے پروردگار نے قسم کھا کر کہا کہ جس شخص نے میرے خوف کی وجہ سے ان چیزوں کو چھوڑ دیا تو میں اس کو پاکیزہ حوضوں سے پانی پلاؤں گا۔

## قیامت کے دن آلاتِ موسیقی سے دُور رہنے والوں کا مقام

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُنَزِّھُوْنَ اَسْمَاعَھُمْ وَاَبْصَارَھُمْ عَنْ مَزَامِیْرِ الشَّیْطَانِ مَیِّزُوْھُمْ فَیُمَیِّزُوْنَھُمْ کُثُبَ الْمِسْکِ وَالْعَنْبَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلَائِکَۃِ اَسْمِعُوْھُمْ مِنْ تَسْبِیْحِیْ وَ تَمْجِیْدِیْ فَیُسْمِعُوْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ یَسْمَعِ السَّامِعُوْنَ بِمِثْلِھَا قَطُّ۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو مزامیر شیطان (آلاتِ موسیقی) سے دور رکھتے تھے، سو انہیں ساری جماعتوں سے الگ کر دو، تو (فرشتے) انہیں الگ مشک و عنبر کے ٹیلوں پر بٹھادیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائے گا کہ ان کو میری تسبیح و تحمید کے (پاک نغمے) سناؤ، پھر فرشتے انہیں ایسی (خُوبصورت) آواز میں سنائیں گے کہ سننے والوں نے ایسی خُوبصورت آوازیں کبھی نہ سنی ہوں گی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُوْصِیْ اِلٰی شَجَرَۃِ الْجَنَّۃِ اَنْ اَسْمِعِیْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ شَغَلُوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت کے درخت کو فرمائے گا کہ میرے وہ بندے، جنھوں

marfat.com

اَنْفُسَهُمْ عَنِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ بِذِكْرِيْ فَتَسْمَعُهُمْ بِاَصْوَاتٍ مَّا سَمِعَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا قَطُّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ۔ (مظہری ج ۷ ص ۲۲۶)

نے گانوں کو چھوڑ کر اپنے آپ کو میرے ذکر میں مشغول رکھا ان کو ایسی آوازوں اور ترنم میں تسبیح و تقدیس سناؤ کہ مخلوقات میں سے کسی نے بھی ایسی آواز نہ سنی ہو۔

## جنّت اور موسیقی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ○ (الروم: ۱۵)

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے تو وہ باغ (جنّت) میں مسرور (اور محترم) ہوں گے۔

لفظ "یحبرون" حبور سے مشتق ہے اور حبور ایسی مسرت و فرحت اور خوشی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ عزت و اکرام بھی ہو اور اس لفظ کے عموم میں ہر قسم کی خوشی و راحت اور انعام و اکرام داخل ہے جو جنت میں حاصل ہو گا۔ چونکہ جنت میں مومن کے لیئے موسیقی بھی خوشی و مسرت کا باعث ہوگی، اسی بنا پر لفظ "یحبرون" کے عموم سے وہ بھی اس میں داخل ہے۔

علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

عن الاخير انه قال قيل يارسول ما الحبر؟ فقال عليه الصلوة والسلام اللذة والسماع۔ (روح المعانی ج ۲۱ ص ۲۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ حبر سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی خوشی و مسرت سے لطف اندوز ہونا اور گانے سننا۔

وقال الاوزاعی ووکیع و یحیی بن ابی کثیر یسمعون

حضرت اوزاعی، وکیع اور یحییٰ بن ابی کثیر رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ (لفظ

marfat.com

الاغانی۔ (روح المعانی ج۲۱ ص۲۶)

یحبرون سے مراد یہ ہے کہ) جنتی لوگ جنت میں گانے سنیں گے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من عبد یدخل الا ان تجلس عند راسہ وعند رجلیلہ ثنتان من الحور العین تغنیان باحسن صوت ما سمعہ الانس والجن ولیس بمزمار الشیطان ولکن بتحمید اللہ وتقدیسہ۔

(مظہری ج۷ ص۲۲۶)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بندہ (مومن) جب جنت میں داخل ہوگا تو دو حوریں اس کے سر اور پاؤں کے پاس بیٹھ کر ایسی خُوبصورت آواز میں گنگنائیں گی جس کو نہ کسی انسان نے سنا ہوگا اور نہ کسی جن نے اور وہ شیطانی موسیقی نہ ہوگی، بلکہ اس نغمہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تقدیس ہوگی۔

حضرت سعید بن جبیر علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ہم سے سوال کرو کیونکہ تم ہم سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کرو گے مگر ہم نے اس کے بارے میں پوچھ رکھا ہے۔ تو ایک شخص نے عرض کیا: کیا جنت میں نغمہ سرائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: کستوری کے کوزے ہوں گے جن کے پاس لڑکیاں ہوں گی جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی ایسی آواز میں بزرگی بیان کریں گی کہ ان کی مثل کانوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی۔ (جنت کے حسین مناظر ص۳۲۰)

معلوم ہوا کہ جنت میں موسیقی ہوگی مگر اس میں واہیات قسم کے گانے اور نغمے نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرشتوں، حوروں، درختوں اور لڑکیوں وغیرہ کی خوبصورت ترین آوازوں میں سنائی جائے گی جو جنتیوں کی مزید خوشی و مسرت اور انعام و اکرام کا باعث ہوگی۔

مگر جو لوگ دنیا میں گانے بجانے سے محظوظ ہوتے رہے اور جن کا اوڑھنا بچھونا

marfat.com

گانا بجانا ہی رہا وہ جنت کے پاکیزہ نغموں کی خوبصورت آوازوں کے سننے سے محروم رہیں گے۔

## عورت کے پہنے ہوئے زیورات کی آواز کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ (النور: ۳۱)

اور عورتیں اپنے پاؤں (زمین پر) زور سے نہ ماریں کہ جو زیور انہوں نے چھپا رکھا ہے وہ ظاہر ہو جائے۔

آیت کی ابتداء میں عورتوں کو اپنی زیب و زینت غیر محرموں پر ظاہر کرنے سے منع فرمایا گیا تھا اور آخر میں اس کی مزید تاکید کی گئی ہے کہ مواضع زینت سر اور سینہ وغیرہ کا چھپانا تو واجب ہی ہے مگر اپنی پوشیدہ زینت کا اظہار بھی خواہ کسی ذریعہ سے ہو جائز نہیں۔ یاد رہے کہ زیور کے اندر کوئی چیز ایسی ڈالی جائے جس سے وہ بجنے لگے یا زیورات آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا کر آوازدیں یا زیورات سے آراستہ (پازیب وغیرہ پہن کر) پاؤں زمین پر اس طرح زور سے مارے جائیں جس سے ان کی آواز غیر محرم سنیں، یہ سب چیزیں اس آیت کی رو سے جائز نہیں ہیں۔

چنانچہ اسی بنا پر فقہاء و مفسرین کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ جب زیور کی آواز اس آیت کی رو سے غیر محرموں کو سنانا جائز نہیں تو خود عورت کی آواز کا سنانا بدرجۂ اولیٰ ناجائز ہے، (اسی لیے عورت کی آواز کو ان حضرات نے ستر قرار دیا ہے)

## عورت کی آواز کا حکم

علامہ ابو بکر جصاص علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

وفيه دلالة على ان المراة

اور (عورت کو غیر محرم کے لیے)

marfat.com

منهية عن رفع صوتها بالكلام بحيث يسمع ذالك الاجانب اذ كان صوتها اقرب الى الفتنة من صوت خلخالها ولذلك كره اصحابنا اذان النساء لانه يحتاج فيه الى رفع الصوت والمراة منهية عن ذلك۔

(احکام القرآن للجصاص ج ۳ ص ۳۱۹)

زیورات کی آواز کے اظہار سے منع کیا جانا) اس امر کی دلیل ہے کہ دورانِ گفتگو عورت کا اس قدر آواز بلند کرنا منع ہے جس کو غیر محرم مرد سن لیں، کیونکہ عورت کی اپنی آواز، اس کے زیورات کی آواز کی نسبت فتنہ میں زیادہ مبتلا کرنے والی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اصحاب نے عورت کے اذان دینے کو مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ اس میں بلند آواز کی ضرورت ہوتی ہے اور عورت کو آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

قال البيضاوى وهو ابلغ من النهى عن ابداء الزينة وادل على المنع من رفع الصوت لها ولذا صرح فى النوازل بان نغمة المراة عورة وبنى عليها ان تعلمها القران من المراة احب الى لان نغمتها عورة ولذا قال عليه السلام التسبيح للرجال والتصفيق للنساء متفق عليه من حديث سهل بن سعد فلا يحسن ان يسمعها الرجل قال ابن همام وعلى

بیضاوی نے کہا کہ عورت کو زینت کے اظہار سے تاکیداً منع کیا گیا ہے اور یہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ عورت کو اپنی آواز بلند کرنا سخت منع ہے، اسی لیے نوازل میں تصریح کی گئی ہے کہ عورت کی آواز پردہ ہے اسی بناء پر عورت کا عورت سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (سوائے مجبوری کے) کیونکہ اس کی آواز پردہ ہے۔ اسی لیے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ (دورانِ نماز آگے گزرنے والے کو) مرد سبحان اللہ کہہ کر اور عورت ہاتھ کی پشت پر ہاتھ مار کر آگاہ کرے۔ اور سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ

marfat.com

هذا لو قيل اذا جهرت المراة بالقراة فى الصلوة فسدت كان متجها ولذا منعها عليه السلام من التسبيح بالصوت لاعلام الامام بسهوه الى التصفيق-

(مظہری ج٦ ص٥٠٢)

مرد کے لیے عورت کی آواز سننا اچھا نہیں ہے۔ اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر یہ کہا جائے کہ عورت جب بلند آواز سے قرأت کرے گی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی تو بالکل درست ہے اور اسی لیے کہ امام کے بھول جانے پر اس کو آگاہ کرنے کے لیے عورت کے سبحان اللہ کہنے سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا بلکہ وہ ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مار کر امام کو متنبہ کرے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نماز میں امام کے بھول جانے پر اس کو متنبہ کرنے کے لیے یا دوران نماز آگے گزرنے والے کو آگاہ کرنے کے لیے یا دوران نماز کسی اور معاملہ کے پیش آنے پر خبردار کرنے کے لیے) عورتیں ہاتھ کی پشت پر ہاتھ ماریں اور مرد سبحان اللہ کہیں۔

(صحیح بخاری ج۱ ص۱٦۰، صحیح مسلم ج۱ ص۱۸۰، سنن ابو داؤد ج۱ ص۱۳٦)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمتہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لان صوتهن عورة-

(مرقات ج۳ ص۷۳)

یعنی عورت کو ہاتھ کی پشت پر ہاتھ مارنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ اس کی آواز پردہ ہے۔

حضرت علامہ عینی حنفی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

marfat.com

شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے عورت کے سبحان اللہ کہنے کو اسی لیے ناپسند فرمایا کہ اس کی آواز (باعث) فتنہ ہے' اس لیے اس کو اذان دینے' امامت اور نماز میں بلند آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۷۹)

## تفصیلی گفتگو کا ماحصل

مذکور مدلل و مفصل گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ عورت اپنے پاؤں زمین پر اس قدر زور سے نہ مارے جس سے اس کے پہنے ہوئے زیورات کی آواز غیر محرم مرد سن لیں۔
عورت کی آواز پردہ اور فتنہ ہونے کے باعث اس کو اس قدر بلند کرنا جائز نہیں جس سے وہ آواز غیر محرم مرد کے کان میں پہنچے۔ اسی بنا پر عورت کے لیے اذان دینا' نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا جائز نہیں۔ دوران نماز کسی بھی حادثہ کے پیش آنے کی صورت میں خبردار کرنے کے لیے سبحان اللہ کہنا جائز نہیں بلکہ ہاتھ کی پشت پر ہاتھ مار کر آگاہ کرے۔
قرآن پاک کی تلاوت کرتے وقت آواز اتنی بلند نہ کرے کہ غیر محرم مرد سن لیں۔ گھر کی چار دیواری میں بھی عورت اپنی آواز اس قدر بلند نہ کرے جو اجنبی مرد کے کان میں پڑے۔ اگر غیر محرم مرد سے گفتگو کرنا پڑے تو آواز میں نرمی اور لچک بالکل نہ ہو (تاکہ بیمار دل اس کی طرف راغب و مائل نہ ہو) بلکہ آواز میں وقار اور لہجہ میں کرختگی ہو۔
قرآن کریم اور دیگر علوم و فنون کی تعلیم بھی غیر محرم مرد سے حاصل نہ کی جائے۔ (چنانچہ مشاہدات اس بات کے گواہ ہیں کہ جو لڑکیاں غیر محرم مرد سے تعلیم حاصل کرتی ہیں (الا ماشاء اللہ) اس کے نتائج بھیانک ہوتے ہیں) البتہ مجبوری کی حالت مستثنیٰ ہے۔
چنانچہ اس سے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ مردوں کی محفل میں یا مخلوط محفل میں یا ریڈیو' ٹی وی میں عورت کا قرآن پاک کی تلاوت کرنا' حمد و نعت پڑھنا اور وعظ و تقریر کرنا جائز نہیں ہے' آڈیو اور ویڈیو کیسٹس میں ان کا ریکارڈ کرنا اور کرانا بھی جائز نہیں ہے' کیونکہ آواز خواہ ریکارڈ شدہ ہو یا براہ راست سنی جائے بحیثیت آواز کے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور اگر خالصتاً عورتوں کی محفل ہو تو اس میں عورت کا تلاوت کرنا'

marfat.com

حمد و نعت پڑھنا اور وعظ و تقریر کرنا جائز ہے بلکہ مستحسن ہے۔

ذرا غور کریں کہ شریعت نے عورت کی عزت و ناموس کے تحفظ اور اس کے تقدس و وقار کے قیام و بقا کی خاطر اس کے پردہ کا اس قدر اہتمام کیا ہے کہ اس کے پہنے ہوئے زیورات کی آواز اور قرآن پاک، حمد و نعت اور وعظ و تقریر (جو مستحسن امور ہیں) کی آواز بھی غیر محرم مرد کے کان میں نہ پڑے، تو جو خواتین زرق برق بھڑکیلے، چست و نیم عریاں لباس میں ملبوس، زیورات سے خوب آراستہ، چہار طرف پھیلی ہوئی خوشبو سے معطر اور گھنگھروؤں کی جھنکار میں دلکش اداؤں کے ساتھ رقص و سرود کی محفل میں اپنی سریلی و دل آویز آواز میں اپنے فن کا مظاہرہ کر کے سامعین و ناظرین کی ہوسناک نگاہوں کا مرکز بن کر داد عیش وصول کرتی ہیں ان کا انجام کیا ہو گا؟

## مرد کی آواز میں عورت کا گانا سننا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهٗ غُلَامٌ لَّهٗ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ يَحْدُوْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۱۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ ایک سیاہ فام غلام تھا جس کا نام انجشہ تھا اور وہ حدی خوانی کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ تمہارا بھلا ہو، کچی شیشیوں کو چھوڑ دو۔

**نوٹ:** اونٹ کو تیز چلانے کے لیے جو گانا گایا جاتا ہے اسے حدی کہا جاتا ہے اور اونٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ خوش الحانی سے مست ہو جاتا ہے اور خوب چلتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک

marfat.com

يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضُعْفَةُ النِّسَاءِ۔

حدی خواں تھا جسے انجشہ کہا جاتا تھا اور وہ خوش آواز تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا اے انجشہ چھوڑ دو کچی شیشیاں نہ توڑو۔ قتادہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد کمزور دل عورتیں ہیں۔

(سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۷)

یعنی اے انجشہ! جس طرح شیشیاں معمولی چوٹ سے ٹوٹ جاتی ہیں اسی طرح عورتوں کے دل بہت نازک ہوتے ہیں اور ان کے دل کسی بھی چیز کا بہت جلد اثر قبول کرتے ہیں، تم چونکہ خوش الحان ہو اسی لیے گانا چھوڑ دو، ایسا نہ ہو کہ یہ عورتیں تمہاری آواز سن کر فتنہ میں مبتلا ہو جائیں۔

**نوٹ:** حدی پڑھنا اگرچہ شرعاً جائز ہے مگر اس میں محرمات و منکرات سے پرہیز لازمی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو حدی پڑھتے ہوئے سنتے تو اس سے فرماتے کہ حدی میں عورتوں کا ذکر کنایتاً بھی نہ کرنا۔

مذکورہ احادیث کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ جس طرح عورت کی آواز میں مرد کا گانا سننا جائز نہیں، اسی طرح مرد کی آواز میں عورت کا گانا سننا بھی جائز نہیں اگرچہ گانے کا مضمون اچھا ہو، اگرچہ عورت پردہ کی اوٹ میں ہو، جیسا کہ صحابیات اونٹوں کے ہودج میں ہونے کی وجہ سے پردہ کی اوٹ میں تھیں اور حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ حدی خوانی کر رہے تھے۔ مگر چونکہ حضرت انجشہ کی حدی خوانی کی آواز صحابیات تک پہنچ رہی تھی اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدی خوانی سے منع فرما دیا۔

یاد رہے کہ ریڈیو، ٹی وی، آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کے ذریعہ بھی گانا سننا جائز نہیں ہے۔

اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جس طرح عورت کی آواز مرد کے لیے کشش اور نفس کو برانگیختہ کرنے کا باعث ہوتی ہے، اسی طرح مرد کی خوش الحانی بھی عورت کے لیے

marfat.com

جاذبیت اور غیر معمولی سرعت سے عشق و محبت کا سبب ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عشق و محبت کی جو داستانیں منظرعام پر آتی ہیں ان میں زیادہ تر دخل آواز کا ہوتا ہے۔

اسی لیے شریعت نے وہ راستہ ہی بند کر دیا جس سے معاشقانہ فتنوں اور برائیوں کے رونما ہونے کا اندیشہ اور خطرہ تھا۔

البتہ پردہ کی اوٹ میں مرد کی آواز میں عورتیں قرآن پاک کی تلاوت، حمد باری تعالیٰ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وعظ و تقریر سن سکتی ہیں کیونکہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت و لگاؤ، نیکیوں میں ذوق و شوق، بُرائیوں سے نفرت اور موت و آخرت کی یاد کا سبب بنتی ہیں اور مزید اچھے نتائج و ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔

## گانے بجانے کی آواز اچانک کان میں پڑ جانے کا حکم

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمتہ فتاویٰ قاضی خان کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

اما استماع صوت الملاهی کالضرب بالقصیب وغیر ذلک حرام و معصیة لقوله علیه الصلوة والسلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسوق والتلذذ بها من الکفر انما قال ذالک علی وجه التشدید وان سمع بغتة فلا اثم علیه ویجب علیه ان یجتهد کل الجهد حتی لا یسمع لما روی

شاخ کی طرح گانے بجانے کے آلات کی آواز کو سننا حرام اور گناہ ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: گانے بجانے کے آلات کو سننا گناہ ہے، وہاں بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفر (کی علامات) میں سے ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ قول بطور تشدید فرمایا ہے، اگر کسی شخص نے اچانک یہ آواز سن لی تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے، کیونکہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل اصبعیہ فی اذنیہ۔ (مرقات ج ۳ ص ۵۳۸)

علیہ وسلم نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لی تھیں۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

وان سمع بغتۃ یکون معذورا ویجب ان یجتھد ان لا یسمع۔ (ردالمحتار ج ۵ ص ۲۷۹)

اور اگر (گانے بجانے اور آلاتِ موسیقی کی آواز کو) اچانک سن لیا تو معذور ہے، اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔

## گھنٹی، گھنگھرو، پازیب اور جھانجھن کی آواز کی نحوست

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی شیطان کی بانسریاں ہیں۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۲، ابوداؤد ج ۱ ص ۳۴۶، کنزالعمال ج ۶ ص ۷۲۱)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا کَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۵۷۵، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۲، ابوداؤد ج ۱ ص ۳۴۹، کنزالعمال ج ۶ ص ۷۲۲)

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس

marfat.com

تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ۔

جماعت (اور مسافروں) کے ساتھ گھنٹی ہو اس میں فرشتے نہیں ہوتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۵۷۵، مصنف عبدالرزاق ج ۱۰ ص ۴۵۹، موطا امام محمد ص ۳۸۰، کنزالعمال ج ۶ ص ۷۲۰)

عَنْ اَنَسٍ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ وَلَا بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ۔

(کنزالعمال ج ۶ ص ۷۲۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جن مسافروں کے ساتھ گھنٹی ہو اور جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۹، کنزالعمال ج ۶ ص ۷۲۰)

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک آزاد شدہ لونڈی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کو لے گئی اور اس (بچی) کے پاؤں میں جھانجھن تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (بچی کے جھانجھن) کو کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر جھانجھ کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلُنَّهَا عَلَيَّ اِلَّا

حضرت بنانہ جو حضرت عبدالرحمٰن بن حیان انصاری رضی اللہ عنہ کی لونڈی ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ آپ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس ایک بچی لائی گئی جس پر جھانجھن تھے جن سے (چھن

marfat.com

تُقَطَّعَنَّ جَلَاجِلُهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۰)

چھن کی) آواز آرہی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس (بچی) کو میرے پاس نہ لاؤ، سوائے اس صورت کے کہ اس کے جھانجھن کاٹ دیئے جائیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس گھر میں جھانجھن ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى عَائِشَةَ وَفِيْ رِجْلِهَا جَلَاجِلُ فِي الْخَلْخَالِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَخْرِجُوْا عَنِّيْ مُفَرِّقَةَ الْمَلَائِكَةِ۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۱۰ ص ۴۵۹)

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی اور اس کے پاؤں میں پازیب کی (جھنکار کی) آواز آرہی تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فرشتوں کو ہٹانے والی (اس لڑکی) کو مجھ سے دُور کرو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جُلْجُلٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قافلہ (اور جماعت) کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے جس کے ساتھ گھنگھرو ہوں۔

(سنن نسائی باب الجلاجل، کنزالعمال ج ۶ ص ۲۰، ۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۵۷۵)

مذکورہ احادیث طیبہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ جہاں گھنٹیاں بج رہی ہوں، گھنگھرو، پازیب وپائل اور جھانجھن وغیرہ کی جھنکار ہو وہاں (ان کی آواز کی نحوست کی وجہ سے) رحمت واستغفار والے فرشتے نہیں آتے اور جہاں اس طبقہ کے فرشتے نہیں آتے وہاں خیر و بھلائی نہیں ہوتی۔

marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ آلاتِ موسیقی میں گھنٹیوں، گھنگھروؤں، پائل اور جھانجھن وغیرہ کی جھنکار اور چھن چھن بدرجۂ اتم موجود ہے۔

آلاتِ موسیقی کی حرمت پر احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہیں اور اس پر شدید وعیدیں مذکور ہیں سو جب گھنٹیوں، گھنگھروؤں وغیرہ کی جھنکار و چھن چھن فرشتوں کی آمد سے مانع ہے تو آلاتِ موسیقی بدرجہ اولیٰ فرشتوں کی آمد سے مانع ہیں۔ اور کوئی مقام و جگہ ایسی نہیں جو آلاتِ موسیقی کے منحوس وجود سے خالی ہو، اور چونکہ گانا اور آلاتِ موسیقی لازم و ملزوم ہیں لہٰذا نتیجتاً ثابت ہوا کہ جہاں گانا بجانا ہو گا وہ مقام و جگہ رحمت اور استغفار کرنے والے فرشتوں سے محروم ہو گی۔

**مسئلہ:** عورت کو ہر وہ زیور نہیں پہننا چاہیے جس سے چھن چھن کی آواز پیدا ہو اور بعض لوگ معصوم بچوں کے ہاتھوں، پاؤں اور گردنوں میں ایسے زیورات پہناتے ہیں جن سے چھن چھن کی آواز پیدا ہوتی ہے، جائز نہیں ہے اور پہنانے والے گناہ گار ہوں گے۔

## جانوروں کی گردنوں میں گھنٹی، گھنگھرو باندھنے کا حکم

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ مَرُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ فِيْ عُنُقِهَا جَرَسٌ فَقَالَ هٰذِهٖ مَطِيَّةُ شَيْطَانٍ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۵۷۶)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک اونٹنی لے کر گزرے جس کی گردن میں گھنٹی تھی تو آپ نے فرمایا: یہ شیطان کی سواری ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ

حضرت عبداللہ بن عامر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ

marfat.com

تَمْسَحُ دَوَابَّ الْغُزَاةِ اِلَّا دَابَّةً عَلَيْهَا جَرَسٌ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۵۷۶)

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جہاد کے جانوروں کو فرشتے چھوتے ہیں، لیکن (جہاد کے) جس جانور پر گھنٹی ہو اُس کو نہیں چھوتے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْاَجْرَاسِ اَنْ تُقْطَعَ مِنْ اَعْنَاقِ الْاِبِلِ يَوْمَ بَدْرٍ۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۱۵۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ) بدر کے موقع پر اونٹوں کی گردنوں سے گھنٹیاں کاٹنے کا حکم دیا۔

عام طور پر لوگ اونٹوں، گھوڑوں، گدھوں، بھیڑوں اور بکریوں وغیرہ جانوروں کی گردنوں اور پاؤں میں گھنٹیاں اور گھنگرو وغیرہ باندھتے ہیں۔

چنانچہ مذکورہ احادیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ جانوروں کی گردنوں اور پاؤں میں گھنٹیاں اور گھنگرو وغیرہ باندھنا جائز نہیں۔

## عیدین کے مواقع پر دف بجا کر اچھی نظم گانا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِىْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِىْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس منیٰ کے ایام میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس وقت ان کے پاس دو بچیاں دف بجا کر وہ نظم گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث کے موقع پر کہی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان بچیوں کو ڈانٹا تو نبی کریم

marfat.com

دَعْهُمَا يَا اَبَابَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَ هٰذَا عِيْدُنَا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۳۰)

صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی چادر سے) اپنا چہرۂ انور باہر نکال کر فرمایا: اے ابوبکر انہیں کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

## شادی کے موقع پر دَف بجا کر اچھی نظم گانا

عَنِ الرَّبِيْعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَّنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۷۳، جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۰۷)

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی کی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو ویسے ہی آپ میرے بستر پر بیٹھ گئے تو ہماری بچیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ دادا جو بدر کے موقع پر شہید ہوئے تھے ان کے بارے میں نظم کہنے لگیں، جب ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم میں وہ نبی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا: یہ بات چھوڑو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔

معلوم ہوا کہ شادی و عیدین کے مواقع پر دَف بجا کر ایسا گیت یا نظم پڑھنا جائز ہے جو مباح قسم کے اشعار پر مشتمل ہو، اس میں فواحش و محرمات کا قطعاً ذکر نہ ہو۔

marfat.com

## نکاح کے موقع پر دَف بجانا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلِنُوا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۰۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح کا انعقاد مساجد میں کیا کرو اور (انعقاد نکاح کے وقت) دَف بجایا کرو۔

## نکاح کے موقع پر دَف بجانے کا مقصد

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الْجُمَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَابَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْت والدّف فِي النِّكَاحِ۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۰۷)

حضرت محمد بن حاتم جمحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال اور حرام کے درمیان فرق نکاح کے موقع پر (مبارکباد کی) آواز اور دَف بجانا ہے۔

علامہ عینی حنفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

الضرب بالدف فی العرس بحضرة شارع الملة و مبین الحل من الحرمة واعلان النکاح بالدف والغناء المباح فرقا بینه وبین ما یستتر من السفاح۔

(عمدة القاری ج ۲۰ ص ۱۳۶)

شادی کے موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دَف بجایا گیا جس سے معلوم ہوا کہ دَف اور گانے (جس کا مضمون اچھا ہو) کے ساتھ نکاح کا اعلان کرنا جائز ہے تاکہ اعلانیہ نکاح اور خفیہ زنا میں فرق ہو۔

marfat.com

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

فالسنة اعلان النكاح بضرب الدف واصوات الحاضرين بالتهنئة اوالنغمة في انشاد الشعر المباح۔
(مرقات ج ٦ ص ٣١٤)

سُنّت یہ ہے کہ نکاح کا اعلان دف بجا کر اور حاضرین کی مبارک باد کی آوازوں یا جائز قسم کے اشعار کے نغموں کے گانے سے کیا جائے۔

## عیدین، نکاح، ولیمہ اور ختنہ کے علاوہ مواقع پر دَف بجانے کا حکم

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الدَّفِّ وَلَعْبِ الصَّنْجِ وَصَوْتِ الزَّمَارَةِ۔
(کنز العمال ج ١٥ ص ٢٢٧)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دَف بجانے، جھانجھن سے کھیلنے اور بانسری (بجا کر اس) کی آواز (نکالنے) سے منع فرمایا۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ عَمْرَوبْنَ قُرَّةَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُتِبَتْ عَلَيَّ الشَّقْوَةُ فَلَا اَرَانِي اُرْزَقُ اِلَّا مِنْ دُفِّيْ بِكَفِّيْ فَتَاْذَنُ لِيْ فِي الْغِنَاءِ مِنْ غَيْرِ فَاحِشَةٍ؟ قَالَ لَا اٰذَنُ لَكَ وَلَا كَرَامَةَ وَلَا نِعْمَةَ عَيْنٍ كَذَبْتَ اَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ لَقَدْ رَزَقَ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن قرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں بڑا بد بخت ہوں، کیونکہ میں اپنے ہاتھ سے دف بجا کر روزی حاصل کرتا ہوں، تو کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ (دَف) بجا کر ایسا گانا گا لیا کروں جو فحش و بیہودہ نہ ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں

marfat.com

فَاخْتَرْتَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِنْ رِّزْقِهٖ مَكَانَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ مِنْ حَلَالِهٖ (الی قوله) قُمْ عَنِّيْ وَتُبْ اِلَى اللّٰهِ۔

(کنزالعمال ج ۱۵ ص۲۲۱)

ایسے کام کی ہرگز اجازت نہیں دیتا جو ذلیل و بدترین ہو۔ اے اللہ کے دشمن تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حلال و طیب رزق کمانے کی صلاحیت بخشی ہے مگر تم نے حلال روزی کی بجائے حرام کو اختیار کرلیا ہے، سو اٹھو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الدَّفُّ حَرَامٌ۔ (سنن کبریٰ ج۱۰ ص ۲۲۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں دَف (بجانا) حرام ہے۔

عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ صَوْتَ دَفٍّ فَقَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا يَدْخُلُوْنَ بَيْتًا فِيْهِ دَفٌّ۔

حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے دف کی آواز سنی تو فرمایا: جس گھر میں دَف ہو اس میں (رحمت و استغفار کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(المصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۲۲)

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتًا اَوْ دَفًّا فَقَالَ مَا هُوَ فَاِذَا قَالُوْا عُرْسٌ اَوْ خِتَانٌ صَمَتَ۔ (مصنف عبدالرزاق ج۱۱ ص ۵، المصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۲۱) (وفی روایة) وان كان فی غیره عمده بالدرة۔

(البحرالرائق ج ۷ ص ۸۸)

حضرت ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب (گانے کی) آواز یا دَف (کی آواز) سنتے تو پوچھتے کہ یہ گانا بجانا کیوں ہو رہا ہے؟ جب آپ کو بتایا جاتا کہ یہ شادی یا ختنہ کی تقریب کی وجہ سے ہے تو آپ خاموش ہو جاتے۔ اور اگر کوئی اور موقع ہوتا تو اس کو درہ سے سزا دینے کا قصد فرماتے۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

واستماع ضرب الدف

اور دَف بجنے کی آواز سننا، بانسری اور

marfat.com

والمزمار و غیر ذالک حرام۔ دیگر سازوں کا سننا حرام ہے۔

(ردالمحتار ج ۵ ص ۲۷۹)

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں یہ امر واضح ہوگیا کہ دف بجانے کی اجازت و رخصت عیدین، نکاح، ولیمہ اور ختنہ کے مواقع کے ساتھ خاص ہے اور ان کے علاوہ مواقع پر دف دیگر آلات موسیقی میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔ چنانچہ جب یہ امر عیاں ہوگیا کہ دف بھی آلات موسیقی میں داخل ہے اور مذکور مخصوص مواقع کے علاوہ اس کا بجانا جائز نہیں ہے تو اس سے وہ ماڈرن قسم کے نعت خواں عبرت حاصل کریں جو دف یا دیگر آلات موسیقی پر حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ جب حضور علیہ السلام کے صحابی نے دف کی دھن پر محمود کلام کے گانے کی اجازت مانگی تو آپ نے اسے نہ صرف اجازت نہیں دی بلکہ اس فعل کو بدترین و ذلیل قرار دے کر اسے توبہ کرنے کا حکم دیا۔ بہرکیف یہ عمل باعث اجر و ثواب نہیں ہے بلکہ معصیت اور غضب الٰہی کا موجب ہے۔

## اچھے مضمون پر مشتمل اشعار کا حکم

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱)

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اشعار دانائی کی باتوں سے پر ہوتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ کی بارگاہ میں شعر کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک کلام ہے، اچھا شعر اچھا ہے اور برا شعر برا ہے۔

marfat.com

حَسَنٌ وَ قَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱)

معلوم ہوا کہ شعر کی اچھائی یا برائی اس کے مضمون پر منحصر ہے اگر اس کا مضمون وعظ و نصیحت، نیکی و تقویٰ، توحید باری تعالیٰ، اطاعت خدا اور رسول کی رغبت، کفرو شرک سے نفرت، حمد باری تعالیٰ، نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب، اسلام سے محبت، آپس میں اخوت و بھائی چارہ، برائیوں سے روکنے اور حکمت و دانائی وغیرہ پر مشتمل ہو تو وہ شعر حسن ہے اور اس کا پڑھنا، سننا جائز بلکہ باعث اجر و ثواب ہے۔ نیز ایسے اشعار گمراہ لوگوں کو سیدھے راستے پر لانے کا بھی سبب ہوتے ہیں اور صحابہ کرام و بزرگانِ دین سے جن اشعار کا پڑھنا اور سننا منقول ہے وہ اسی نوع کے اشعار ہیں۔

اور جو اشعار فحش و منکرات، عورتوں اور امارد کے حسن و جمال کے ذکر، عبادت خدا و اطاعت رسول کی تحقیر، لوگوں پر طعن و تشنیع اور شراب و دیگر محرمات کی تعریف وغیرہ جیسے مضامین پر مشتمل ہوں تو وہ قبیح و مذموم ہیں۔

چنانچہ اس قسم کے اشعار پڑھنا، سننا ناجائز و حرام ہے اور ان کے ناجائز و حرام ہونے پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے۔

## اچھے اشعار کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ: اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۰۸، ترمذی ج ۲ ص ۱۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ شاعر جو بات اپنے اشعار میں کہتا ہے ان میں سے سب سے اچھی وہ ہے جو لبید شاعر نے کہی ہے: آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

marfat.com

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون اچھا ہوتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند فرماتے۔

## اچھے اشعار کو حضور ﷺ نے خود سنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ بَيْتٍ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۰۹، سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۲۷)

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: سناؤ، تو میں نے آپ کو ایک شعر سنایا، آپ نے فرمایا: اور سناؤ، یہاں تک کہ میں نے آپ کو ایک سو اشعار سنائے۔

## اچھے اشعار کو حضور ﷺ نے پڑھا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اِغْمَرَّ بَطْنُهٗ اَوْ اِغْبَرَّ بَطْنُهٗ يَقُوْلُ: ۔

وَاللّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

marfat.com

اِنَّ الْاُولٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا
وَرَفَعَ بِھَا صَوْتَہٗ اَبَیْنَا اَبَیْنَا

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۸۹، صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۱۳)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا شکم مبارک غبار آلود ہو گیا اور آپ (یہ رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے) کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ کی مدد نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ و خیرات کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے۔ (اے اللہ) تو ہم پر سکینہ (سکون و اطمینان) نازل فرما اور (کفار سے) لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھنا۔ یقیناً دشمن ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں، جب وہ کوئی فتنہ برپا کرنا چاہتے ہیں تو ہم انکار کر دیتے ہیں (یعنی ان سے دبتے نہیں ہیں) اور آپ "اَبَیْنَا اَبَیْنَا" پر اپنی آواز بلند فرماتے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ: ؎

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَی الْاِسْلَامِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ؎

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْخَیْرَ خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۸۸، صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۱۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جنگ خندق کے دن یہ کہہ رہے تھے: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اس بات پر بیعت کی ہے کہ تاحیات اسلام کی سربلندی اور اس کی بقا کی خاطر لڑتے رہیں گے اور

marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (شمع توحید کے پروانوں اور جانبازوں کی جانثاری کے جذبہ کو دیکھ کر) کہہ رہے تھے: اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، پس اے اللہ تُو انصار و مہاجرین کو بخش دے۔

معلوم ہوا کہ حکمت و دانائی اور وعظ و نصیحت پر مشتمل اشعار کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف پسند فرماتے اور سنتے تھے بلکہ کبھی کبھار پڑھ بھی لیا کرتے تھے۔

## جس نظم کا مضمون بُرا ہو اس کا پڑھنا اور سننا حرام ہے

حضرت مخدوم سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مشائخ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: شعر ایک ایسا کلام ہے کہ جس کا اچھا (حصہ) اچھا ہے اور بُرا (حصہ) بُرا ہے، جس بات کا سننا نثر میں حلال ہے مثلاً حکمت، نصائح، آیاتِ الٰہی میں استدلال اور حق کے دلائل میں غور و فکر کرنا وغیرہ وغیرہ تو اس کا نظم میں سننا بھی حلال اور جائز ہے۔ مختصر یہ کہ جس طرح فتنہ پھیلانے والے حُسن پر نظر ڈالنا حرام ہے اسی طرح کی نظم و نثر کو بھی سننا حرام ہے۔ اگر کوئی شخص سماع شعر کو مطلق حلال و جائز سمجھتا ہے تو وہ کفر و بے دینی میں مبتلا ہے اور جو شخص یہ کہے کہ میں حسن صورت میں حسن خدا کا جلوہ دیکھتا ہوں اور طلب حق کرتا ہوں کیونکہ آنکھ اور کان محل عبرت ہیں اور علم کا ذریعہ ہیں تو دوسرا شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں چھوتا (ہاتھ لگاتا) ہوں اور چھونے سے عبرت و نصیحت حاصل ہوتی ہے، ایسی صورت میں تو شریعت کا ظاہر بالکل باطل ہو جائے گا، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں آنکھیں (غیر محرم کے دیکھنے سے) زنا کرتی ہیں، چنانچہ دیکھنے و چھونے سے شرعی حکم ساقط ہو جائے گا اور یہ ظاہر گمراہی ہے۔

(کشف المحجوب اردو ص ۵۶۲)

marfat.com

مذکورہ عبارت کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ جو نظم و گیت اور اشعار مذموم و فحش قسم کے مضمون پر مشتمل ہوں، ان کا گانا اور پڑھنا حرام ہے اسی طرح ان کا سننا بھی حرام ہے۔

## سماع (قوالی) و آلاتِ موسیقیہ

سماع کے لغوی معنی مطلقاً "سننے" کے ہیں، سنا جانے والا کلام خواہ نثر کی صورت میں ہو یا نظم کی صورت میں ہو، خواہ اچھے مضمون پر مشتمل ہو یا قبیح و مذموم مضمون پر مشتمل ہو۔

تصوف کی اصطلاح میں وعظ و نصیحت، حکمت و دانائی پر مشتمل اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت سے متعلق پاکیزہ منظوم کلام کے سننے کو سماع کہا جاتا ہے، جسے عرف عام میں قوالی کہا جاتا ہے، کلام سنانے والے کو قوال کہا جاتا ہے اور اس مقصد کے لیے جو محفل منعقد ہوتی ہے اسے محفل سماع کہا جاتا ہے۔

حکمت و دانائی، وعظ و نصیحت اور حقیقت و معرفت پر مبنی منظوم کلام اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت پر ابھارنے والے حمدیہ و نعتیہ اشعار پڑھنا، سننا اور اس مقصد کے لیے خصوصی محفل کا (پاکیزہ ماحول میں) اہتمام کرنا حضرات صوفیاء کرام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذوق و مشرب اور معمول رہا ہے، اور بعض ارباب ذوق و وجد کی غذا ہی سماع (قوالی) رہی ہے، اور وہ حضرات اسی سماع کے ذریعہ قرب و وصال کی منزلیں طے کرتے رہے، اور ان کی محفل سماع ہر قسم کی خرافات و لغویات، غیر شرعی حرکات اور آلات موسیقی جیسی قباحتوں سے پاک و صاف ہوتی تھی، پابندئ شریعت کا خاص لحاظ تھا، اور صوفیاء کرام نے سماع (قوالی) کو بعض شرائط کے ساتھ مشروط کردیا تھا۔ (جن کی تفصیل آگے آرہی ہے)

مگر جعلی پیروں، بناوٹی صوفیوں، خالص ہواء و نفس پرست، ناخلف و ناعاقبت اندیش اور شریعت و طریقت سے کوسوں دور افراد نے شیطان کی پیروی میں اپنی نفسانی

marfat.com

خواہشات کو پورا کرنے اور سادہ لوح مسلمانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکانے کے لیے قوالی میں رقص و ناچ، تالیوں، مزامیر (آلاتِ موسیقی) اور دیگر ایسی خرافات و محرمات کو شامل کرلیا جن کا صوفیاء کرام کی سماع اور محفل سماع سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے، مزید ظلم یہ کہ ان ظالموں نے قوالی میں شامل قبیح امور کو حضرات ارباب صدق و صفا کی طرف منسوب کردیا جو ان پاک ہستیوں پر بہت بڑا بہتان ہے۔

## مروجہ قوالی صوفیاء کرام کی نظر میں

حضرت مخدوم سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اہلِ علم محقق بھی بہت نے دعوے کرتے ہیں اور انہوں نے سریلی آوازوں کو باہم ملانے کے لیے کتابیں بھی تصنیف کی ہیں اور الحان و ترنم کو بڑی اہمیت دی ہے، ان کے نظریات کی ترجمانی آج مزامیر (آلات موسیقی) سے ہوتی ہے جو خواہش نفس اور بیہودگی کے لیے تیار کیے گئے ہیں، جن سے شیطان کی پیروی ہوتی ہے۔

(کشف المحجوب (اردو) ص ۵۶۳)

نیز فرماتے ہیں:

جبکہ آج گمراہوں کا ایک گروہ بدکاروں کے سماع (قوالی) میں حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم حق کی وجہ سے سماع کرتے ہیں، فاسق لوگ ان کے ہم خیال ہو جاتے ہیں اور سماع کے سلسلہ میں فسق و فجور میں زیادہ تر حریص بن جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ خود بھی ہلاک ہو جاتے ہیں اور اپنے متعلقین کو بھی تباہ کردیتے ہیں۔ (کشف المحجوب (اردو) ص ۵۷۴)

شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

لیکن چونکہ اس دور میں اس (قوالی) کی وجہ سے بہت سے فتنے رونما ہو گئے ہیں، اور سماع (قوالی) کی پاکیزگی ان فتنوں کے باعث زائل ہو گئی ہے اور ابنائے زمانہ میں اس کا ذوق و شوق اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اعمالِ حسنہ میں انہوں نے کمی کردی ہے اور

marfat.com

لوگوں کی حالتیں اس قدر بگڑ گئی ہیں کہ سماع کی محفلیں بڑی کثرت سے قائم ہونے لگی ہیں، نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ بعض لوگ تو ان اجتماعات میں کھانا کھلاتے ہیں، اب دلی رغبت کے حصول کے لیے یہ اجتماع منعقد نہیں ہوتا جیسا کہ مخلص درویشوں کا طریقہ تھا، بلکہ اب تو محض نفسانی خواہشات کی تحریک اور سیر تماشے کے لیے ایسے اجتماعات ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں مریدوں کی روحانی ترقی منقطع ہو گئی ہے اور اب اس طریقے سے سوائے تضیع اوقات کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور مزید برآں یہ کہ اس سے لطف عبادت بھی گھٹ گیا ہے، اب ایسے اجتماعات کا مقصد نفسانی خواہشات سے محظوظ اور عیش و عشرت سے لطف اندوز ہونے کے سوا اور کچھ نہیں ہے، پس ایسا اجتماع اور ایسی محفل سماع ارباب صدق و صفا کی نظر میں ناجائز و مردود ہے۔

(عوارف المعارف (اردو) ص ۳۳۶)

## آلاتِ موسیقی و سماع فقہاء کرام کی نظر میں

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

فاما ابتدعه الصوفية اليوم من الادمان على سماع المغانى بالالات المطربة من الشبابات والطار والمعازف والاوتار فحرام۔

لیکن آج کل صوفیوں نے آلاتِ موسیقی (سازوں) کے ساتھ قوالی سننے کی جو بدعت اختیار کر لی ہے اور اس کو دائمی معمول بنایا ہوا ہے، یہ حرام ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن ج ۱۴ ص ۵۶)

علامہ عینی حنفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

ولا اعتبار كما ابدعته الجهلة من الصوفية فى ذالك فانك اذا تحققت

اور جاہل صوفیوں نے موسیقی میں جو بدعات اختیار کر لی ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے، کیونکہ جب تم موسیقی میں ان

marfat.com

اقوالھم فی ذالک ورایت افعالھم وقفت علی آثارھم الزندقة منھم۔

کے اقوال پر غور کرو گے اور ان کے افعال کو دیکھو گے تو ان میں زندیقی (بے دینی) کے آثار پاؤ گے۔

(عمدۃ القاری ج٦ ص٢٧١)

حضرت ملانظام الدین علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

السماع والقول والرقص الذی یفعلہ المتصوفہ فی زماننا حرام لا یجوز القصد الیہ والجلوس علیہ۔

قوالی سننا اور گانا، اور ہمارے زمانہ کے بناوٹی صوفیوں کا ناچنا حرام ہے وہاں جانا اور وہاں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج٥ ص٣٥٢))

حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

متصوفۂ زمانہ (بناوٹی صوفی) کہ مزامیر (آلاتِ موسیقی) کے ساتھ قوالی سنتے ہیں، اور کبھی اچھلتے کودتے اور ناچنے لگتے ہیں، اس قسم کا گانا بجانا ناجائز ہے، ایسی محفل میں جانا اور وہاں بیٹھنا ناجائز ہے، مشائخ سے اس قسم کے گانے کا کوئی ثبوت نہیں، جو چیز مشائخ سے ثابت ہے وہ فقط یہ ہے کہ اگر کسی نے ان کے سامنے کوئی ایسا شعر پڑھ دیا جو ان کے حال و کیف کے موافق ہے تو ان پر کیفیت و رقت طاری ہوگئی اور بے خود ہو کر کھڑے ہوگئے اور اس حالِ وارفتگی میں ان سے حرکات غیر اختیاریہ صادر ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں، مشائخ و بزرگانِ دین کے احوال اور ان متصوفہ کے حال و قال میں زمین و آسمان کا فرق ہے، یہاں مزامیر (آلاتِ موسیقی) کے ساتھ محفلیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں فساق و فجار کا اجتماع ہوتا ہے، نااہلوں کا مجمع ہوتا ہے، گانے والوں (قوالوں) میں اکثر بے شرع ہوتے ہیں، تالیاں بجاتے ہیں اور مزامیر کے ساتھ گاتے ہیں اور خوب اچھلتے کودتے ہیں، ناچتے تھرکتے ہیں اور اس کا نام حال رکھتے ہیں، ان حرکات کا صوفیائے کرام کے احوال سے کیا نسبت، یہاں سب چیزیں اختیاری ہیں، وہاں بے اختیاری تھیں۔

(بہار شریعت ج١٦ ص١١١)

marfat.com

فقہاء کرام کی عبارات سے معلوم ہوا کہ قوالی فی نفسہٖ حرام نہیں ہے، بلکہ جائز و مستحب ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر وعظ و حکمت پر مشتمل کلام پڑھا جاتا ہے اور اس کلام کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ محبت کا جو جذبہ خفتہ اور پوشیدہ ہوتا ہے وہ اس محبت کی آگ کو بھڑکا دیتا ہے، لیکن اس میں شامل آلاتِ موسیقیہ اور دیگر خرافات و غیر شرعی حرکات اس کے ناجائز و حرام ہونے کا سبب بنتے ہیں۔

## اباحتِ قوالی کے لیے شرائط

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

وما يفعله متصوفه زماننا حرام لا يجوز القصد والجلوس اليه ومن قبلهم لم يفعل كذالك وما نقل انه عليه السلام سمع الشعر لم يدل على اباحة الغناء ويجوز حمله على الشعر المباح المشتمل على الحكمة والوعظ (الى قوله) ان كان السماع سماع القرآن والموعظة يجوز وان كان سماع غناء فهو حرام باجماع العلماء ومن اباحه من الصوفية فلمن تخلى عن

اور ہمارے زمانہ کے بناوٹی صوفی (محفل سماع میں) جو حرکتیں کرتے ہیں وہ حرام ہے، اسی لیے ان کے پاس جانا اور ان کے پاس بیٹھنا جائز نہیں ہے، اور ان سے پہلے لوگ ایسا نہیں کرتے تھے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شعر سننا منقول ہے وہ غناء کے مباح ہونے کی دلیل نہیں ہے اور آپ ایسے مباح شعر سنتے جو وعظ و حکمت (جیسے مضامین) پر مشتمل ہوتے تھے۔ اور اگر سماع سے مراد قرآن اور وعظ و نصیحت پر مشتمل کلام سننا ہو تو جائز ہے، اور اگر اس سے مراد غناء (گانا) سننا ہو تو باتفاق علماء حرام ہے، اور صوفیائے کرام میں سے جس نے اس (سماع) کو مباح قرار

marfat.com

اللهو و تحلى بالتقوى واحتاج الى ذالك احتياج المريض الى الدواء وله شرائط ستة ان لا يكون فيهم امرد وان تكون جماعتهم من جنسهم وان تكون نية القوال الاخلاص لا اخذ الاجر والطعام وان لا تجتمعوا لاجل طعام او فتوح وان لا يقوموا الا مغلوبين وان لا يظهروا وجدا الا صادقين والحاصل انه لا رخصة فى زماننا لان الجنيد رحمه الله تعالى تاب عن السماع فى زمانه۔

(ردالمحتار ج ۵ ص ۲۴۶)

دیا ہے تو اس شخص کے لیے ہے جو لہو و لعب اور خرافات و نفس پرستی سے خالی ہو اور تقویٰ و پرہیزگاری سے اس کا دل مزین ہو اور سماع کی اس کو اس طرح ضرورت ہو جس طرح بیمار کو دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس (سماع کے جواز) کے لیے چھ شرائط ہیں: (۱) محفل سماع (قوالی) میں بے ریش لڑکے نہ ہوں۔ (۲) تمام حاضرین کا تعلق ایک ہی جنس سے ہو (ان میں کوئی فاسق و فاجر اور طالب دنیا نہ ہو اور نہ ہی کوئی عورت ہو)۔ (۳) قوال کی نیت خالص ہو، اس کی غرض حصول اُجرت و نذرانہ نہ ہو۔ (۴) محفل سماع میں شریک لوگ کھانے پینے (اور لنگر وغیرہ) کی غرض سے نہ آئے ہوں۔ (بلکہ ثواب کی نیت سے شریک ہوئے ہوں) (۵) جب تک مغلوب الحال نہ ہوں (واقعی وجد طاری ہو جائے) اس وقت تک کھڑے نہ ہوں (اور اس میں رقص و ناچ اور غیر شرعی حرکات نہ ہوں) (۶) اور وجد کی کیفیت طاری ہو تو حقیقتاً ہو، ریاکاری اور بناوٹ نہ ہو۔ اور حاصل بحث یہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں سماع (قوالی) کی رخصت و اجازت نہیں ہے، کیونکہ حضرت جنید رحمہ اللہ تعالیٰ سے اپنے زمانہ

marfat.com

میں (مذکور شرائط کے مفقود ہونے کی بناء پر)
قوالی سے توبہ کرلی تھی۔

شیخ علی بن محمد جاندار علیہ الرحمہ نے، جو حضرت نظام الاولیاء کے خلفاء میں سے ہیں "دردنظامیہ" میں لکھا ہے:

شیخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کہتے ہیں کہ سماع کی چار قسمیں ہیں: حلال، حرام، مکروہ اور مباح۔ ان میں سے مباح کے لیے کچھ شرطیں ہیں:

(۱) مغنی مرد کامل ہو، نہ امرد (بے ریش لڑکا) ہو، نہ عورت۔
(۲) سامع (قوالی سننے والا) اللہ والا ہو، نفس پرست نہ ہو۔
(۳) (گائی جانے والی قوالی کا) مضمون فحش اور ناجائز نہ ہو۔
(۴) سماع (قوالی) کے ساتھ آلات موسیقی اور باجے نہ ہوں۔

(اسلام اور موسیقی بحوالہ السنۃ الجلیہ ص ۳۳۵)

فقہاء کرام و بزرگانِ دین نے قوالی کے سننے کو جن شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے، حقیقت یہ ہے مروجہ قوالی میں ان میں سے ایک بھی شرط نہیں پائی جاتی، بلکہ مزید کئی برائیاں اس میں شامل ہو کر اس کا حصہ بن گئی ہیں۔ لہٰذا نتیجتاً یہ ثابت ہوا کہ موجودہ زمانہ کی قوالی سننا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر اس وقت بھی مذکور شرائط پائی جائیں تو اس کے جواز و استحباب میں کوئی شبہ نہ ہو گا۔

## قوالی کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ

ایسی قوالی (جو آلاتِ موسیقیہ کے ساتھ گائی جائے) حرام ہے، اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف

ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔۔۔ کاش آدمی گناہ کرے اور

marfat.com

گناہ جانے، اقرار لائے اصرار سے باز آئے، لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے، اپنے لیے حرام کو حلال بنا لے، پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبانِ خدا، اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں، نہ خدا سے خوف نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں، حالانکہ خود حضور محبوب الٰہی سیدی و مولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم و عنابہم فوائد الفوائد شریف میں فرماتے ہیں: ''مزامیر حرام است۔'' (یعنی آلاتِ موسیقی حرام ہے)

مولانا فخرالدین زرادی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکمِ احکم سے مسئلہ سماع (قوالی) میں رسالہ ''کشف القناع عن اصول السماع'' تحریر فرمایا: اس میں صاف ارشاد ہے کہ:

اما سماع مشائخنا رضی الله تعالى عنهم فبرئ عن هذه التهمة وهو مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرة من كمال صنعة الله تعالى۔

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ عنہم کا سماع (قوالی) اس مزامیر (سازوں) کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا یا آجکل کے مدعیان خامکار کی تہمت بے بنیاد ظاہرۃ الفساد۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سیدی مولانا محمد بن مبارک بن محمد علوی کرمانی مرید حضور پر نور شیخ العالم فرید الحق و الدین گنج شکر و خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کتاب مستطاب سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں:

حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز می فرمود کہ چندیں چیزی باید تا سماع مباح می شود مسمع و مستمع و مسموع و آلۂ سماع مسمع یعنی گویند مرد تمام باشد

یعنی حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے تھے کہ چند شرائط ہوں تو سماع مباح ہوگا۔ کچھ شرطیں سنانے والے میں، کچھ سننے والے میں، کچھ اس

marfat.com

کودک نباشد و عورت نباشد و مستمع آنکہ نی شنود از یاد حق خالی نباشد و مسموع آنچہ بگویند فحش و مسخرگی نباشد و آلۂ سماع مزامیر است چوں چنگ و رباب و مثل آں می باید کہ درمیان نباشد ایں چنیں سماع حلال است۔

کلام میں جو سنائی جائے، کچھ آلہ سماع میں یعنی سنانے والا کامل مرد ہو چھوٹا لڑکا نہ ہو اور عورت نہ ہو۔ سننے والا یاد خدا سے غافل نہ ہو۔ اور جو کلام پڑھی جائے فحش اور تمسخرانہ انداز کی نہ ہو۔ اور آلاتِ سماع یعنی مزامیر جیسے سارنگی اور رباب وغیرہ چاہیے کہ ان چیزوں میں سے کوئی موجود نہ ہو۔ اس طرح کا سماع (قوالی) حلال ہے۔

مسلمانو! یہ فتویٰ ہے سرور و سردار سلسلہ عالیہ چشت حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ کا۔ کیا اس کے بعد بھی مفتریوں کو منہ دکھانے کی گنجائش ہے؟ نیز سیرالاولیاء شریف میں ہے:

یکے بخدمت حضرت سلطان المشائخ عرضداشت کہ دریں روز ہا بعضے از درویشاں آستانہ دار در مجمعے کہ چنگ و رباب و مزامیر بود رقص کردند، فرمود نیکو نہ کردہ اند آنچہ نہ مشروع است ناپسندیدہ است بعد ازاں یکے گفت چوں ایں طائفہ ازاں مقام بیروں آمدند باایشاں گفتند کہ شما چہ کردید دراں جمع مزامیر بود سماع چگونہ شنیدید و رقص کردید ایشاں جواب دادند کہ ما چناں مستغرق سماع بودیم کہ ندانستیم کہ ایں جا مزامیر است یانہ۔ حضرت سلطان المشائخ فرمود ایں جواب ہم چیزے

ایک آدمی نے حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں عرض کی کہ ان ایام میں بعض آستانہ دار درویشوں نے ایسے مجمع میں جہاں چنگ و رباب اور دیگر مزامیر تھے رقص کیا۔ فرمایا انہوں نے اچھا کام نہیں کیا جو چیز شرع میں ناجائز ہے ناپسندیدہ ہے۔ اس کے بعد ایک نے کہا جب یہ جماعت اس مقام سے باہر آئی، لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ وہاں تو مزامیر تھے تم نے سماع کس طرح سنا اور رقص کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس طرح سماع میں مستغرق تھے کہ ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہوا کہ یہاں مزامیر (آلاتِ موسیقی) ہیں

marfat.com

نیست ایں سخن در ہمہ معصیت ہا بیابد۔

یا نہیں، سلطان المشائخ نے فرمایا: یہ جواب کچھ نہیں، اس طرح تو تمام گناہوں کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔

مسلمانو! کیسا صاف ارشاد ہے کہ مزامیر ناجائز ہے اور اس عذر کا کہ ہمیں استغراق کے باعث مزامیر کی خبر نہ ہوئی۔ کیا مسکت جواب عطا فرمایا کہ ایسا حیلہ ہر گناہ میں چل سکتا ہے۔ شراب پئے اور کہہ دے شدت استغراق کے باعث ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی۔ زنا کرے اور کہہ دے غلبہ حال کے سبب ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جورو ہے یا بیگانی۔ اسی میں ہے:

حضرت سلطان المشائخ فرمود من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات درمیان نباشد، الخ۔

حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا میں نے منع کر رکھا ہے کہ مزامیر اور دیگر محرمات درمیان نہ ہوں۔

(الی قولہ) باختصار مسلمانو! جوائمہ طریقت اس درجہ احتیاط فرمائیں کہ تالی کی صورت کو ممنوع بتائیں، وہ اور معاذ اللہ مزامیر کی تہمت، للہ انصاف کیسا ضبط بے ربط ہے۔

اللہ تعالیٰ اتباع شیطان سے بچائے اور ان سچے محبوبانِ خدا کا سچا اتباع عطا فرمائے۔ آمین الہ الحق آمین بجاھھم عندک آمین۔ والحمدللہ رب العالمین۔ کلام یہاں طویل ہے اور انصاف دوست کو اسی قدر کافی۔ واللہ الھادی۔ واللہ تعالی اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۹۹، ۲۰۰، احکامِ شریعت حصہ اوّل ص ۷۵ تا ۸۰)

نیز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

خالی قوالی جائز ہے اور مزامیر (آلات موسیقیہ) حرام زیادہ غلو اب متسبان سلسلہ عالیہ چشتیہ کو ہے اور حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوائد الفوائد شریف میں فرماتے ہیں: "مزامیر حرام است۔" (آلات موسیقی حرام ہے)۔ حضرت مخدوم شرف الملت والدین یحییٰ منیری قدس سرہ نے مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار کیا ہے۔

(احکامِ شریعت حصہ دوم ص ۱۶۸)

marfat.com

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے مذکور تفصیلی و مدلل اور محقق فتویٰ کا ماحصل یہ ہے کہ مروجہ قوالی جو آلات موسیقیہ کے ساتھ گائی جاتی ہے حرام ہے۔ ایسی قوالی گانے والے، سننے والے اور اس محفل کا اہتمام کرنے والے سب گنہگار ہوتے ہیں۔ قوالی کے جواز کے لیے چند شرائط ضروری ہیں، اگر ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہوگی تو قوالی ناجائز ہوگی۔

(۱) قوالی سنانے والا کامل مرد ہو بایں صورت کہ مرد ہو، شریعت مطہرہ کا مکمل پابند ہو، گائے جانے والے کلام کو اچھی طرح سمجھتا ہو اور حلال و حرام کی تمیز رکھتا ہو۔

(۲) قوالی سنانے ولا (بے ریش) لڑکا نہ ہو اور نہ ہی عورت ہو، کیونکہ ان کی طرف دیکھنا اور ان کی آواز سننا باعث فتنہ ہے۔

(۳) قوالی میں جو کلام پڑھا جا رہا ہو اس میں بیہودگی و مسخرہ پن نہ ہو اور نہ ہی محرمات کا ذکر ہو بلکہ محمود مضامین پر مشتمل ہو۔

(۴) قوالی سننے والے بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہوں بلکہ وہ شریعت کے پابند ہوں اور کلام کے مفہوم کو خوب جانتے ہوں۔

(۵) قوالی میں جو کلام پڑھا جا رہا ہو وہ بغیر آلات موسیقی کے ہو۔

چنانچہ قوالی میں اگر مذکور شرائط پوری پائی جائیں تو قوالی پڑھنا اور سننا جائز ورنہ ناجائز۔ اور بزرگانِ دین سے جو قوالی سننا منقول ہے وہ انہیں شرائط کے ساتھ ہے اور جن بزرگوں کی طرف مروجہ قوالی کو منسوب کیا جاتا ہے یہ غلط و بے بنیاد اور ان پر بہت بڑا بہتان ہے، کیونکہ ان کا واضح قول ہے کہ "مزامیر حرام است۔" یعنی آلاتِ موسیقی حرام ہے، جبکہ مروجہ قوالی میں دیگر خرافات و محرمات کے علاوہ آلاتِ موسیقی بھی شامل ہے، بلکہ اس کا لازمی جز ہے اور اس کے بغیر قوالی میں رنگینی پیدا نہیں ہوتی۔

## بحث و نظر

محدثین و فقہاء کرام اور بزرگان دین نے اپنے اپنے زمانہ میں سماع (قوالی) میں جو

marfat.com

قباحتیں اور خرافات ملاحظہ فرمائیں ان کے پیش نظر قوالی گانے اور سننے سے منع کر دیا، اور اس کی حرمت کا فتویٰ دے دیا، حالانکہ ان کا زمانہ موجودہ دور سے کہیں بہتر تھا۔ اور قوالی میں جس قدر عصر حاضر میں بدعات و لغویات اور فسق و فجور کا جم غفیر ہے اس وقت نہ تھا اور قوالی میں دیگر قباحتوں کے علاوہ آلاتِ موسیقیہ کی قباحت سرفہرست ہے، جس کو فقہاء و بزرگان نے قوالی کی حرمت کی سب سے بڑی علت قرار دیا ہے، کیونکہ آلاتِ موسیقیہ کی حرمت پر بکثرت احادیث صحیحہ و آثار صحابہ وارد ہیں اور اس کی حرمت پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے، اور اس میں (سوائے ہوا پرست کے) کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (جس کی مدلل تفصیل گزر چکی ہے)

چنانچہ فقہاء کرام نے صراحت و وضاحت فرمائی ہے کہ آلات موسیقی کے ساتھ پڑھی جانے والی نظم (جو وعظ و نصیحت پر مشتمل ہو) کی وجہ حرمت و ممانعت ان سازوں کی وجہ سے ہے، نہ کہ کلام محمود کی وجہ سے۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمتہ فتح القدیر کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

نعم اذا قیل ذالک علی الملاھی امتنع وان کان مواعظ وحکما للالات نفسھا لا لذالک التغنی۔ (ردالمحتار ج ۵ ص ۲۴۶)

ہاں جب گانے بجانے کے آلات کے ساتھ نظم پڑھی جائے تو منع ہے، خواہ اس میں وعظ و حکمت کی باتیں ہوں، اور یہ ممانعت ان آلات کی وجہ سے ہے، اس نظم کی وجہ سے نہیں ہے۔

مرقومہ عبارت کی روشنی میں یہ بات بالکل عیاں ہو گئی کہ پڑھا جانے والا کلام محمود (مثلاً وعظ و حکمت اور حمد و نعت پر مبنی منظوم کلام) اگر آلاتِ موسیقی کی دھن کے ساتھ ہو گا تو اس کا پڑھنا اور سننا ان آلات کی وجہ سے ناجائز ہو گا نہ کہ نفس کلام کی وجہ سے۔

یاد رہے کہ مروجہ قوالی میں قوالوں اور سامعین و حاضرین کی کھینچی جانے والی تصویروں اور بنائی جانے والی ویڈیو فلموں کی قباحت نے اس کی حرمت کو مزید بڑھا دیا ہے۔

marfat.com

اور فقہاء کرام و بزرگانِ دین نے قوالی کے سننے کو جن شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے اور ان کے بغیر اس کو ناجائز و حرام کہا ہے، دورِ جدید کی قوالی میں وہ تمام شرائط تو کجا ایک شرط بھی نہیں پائی جاتی، بلکہ مزید کئی قبیح امور اس کا لازمی جز بن چکے ہیں۔

نیز جن بزرگانِ چشت کی طرف قوالی کو منسوب کیا جاتا ہے انہیں حضرات کا مشہور قول ہے کہ "مزامیر حرام است۔" (آلاتِ موسیقی حرام ہے) جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی نفیس تحقیق سے ثابت ہے۔ (جس کی تفصیل فتاویٰ رضویہ کے حوالہ سے گزر چکی ہے)

الغرض ہادیانِ شریعت و طریقت (دونوں) کے نزدیک دورِ حاضر کی قوالی سننا ناجائز و حرام ہے۔

اور سماع و موسیقی کے دلدادہ و شوقین اربابِ علم و دانش اور روحانی پیشواؤں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

بہرکیف فرزندانِ اسلام اور خصوصاً علماء و مشائخ کو دورِ حاضر کی قوالی کے معاملہ میں سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہیے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح اور روشن احکامات و فرامین کو مقدم و قابلِ عمل بنانا چاہیے، اور ان روشن چراغوں (سلف صالحین) کی اقتداء و پیروی کو باعثِ فخر و موجبِ فلاحِ دارین سمجھنا چاہیے جن کے پاکیزہ اقوال و اعمال کی درخشانیوں اور تابانیوں کے باعث صراطِ مستقیم منور ہے۔

## رقص وناچ و تالی بجانا اور آلاتِ موسیقیہ کا بجانا کفار کا شعار ہے

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

الرقص والسخریۃ ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، ستار کے تار

| | |
|---|---|
| والتصفیق وضرب الاوتار من الطنبور والبربط والرباب و القانون والمزمار والصنج والبوق فانها کلها مکروهة لانها زی الکفار۔ | بجانا، بربط سارنگی، رباب، قانون، بانسری جھانجھن اور بگل بجانا مکروہ (تحریمی) ہے، کیونکہ یہ کفار کا شعار ہے۔ |

(ردالمحتار ج۵ ص۲۷۹)

مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

ناچنا، تالی بجانا، ستار، ایک تارہ، دو تارہ، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا... اسی طرح دوسری قسم کے باجے سب ناجائز ہیں۔ (بہار شریعت ج۱۶ ص۱۱۱)

## رقص بے ہودہ اور لغو فعل ہے

حضرت سید علی ہجویری (المعروف داتا گنج بخش) علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

واضح ہو کہ شریعت و طریقت دونوں میں رقص کی کوئی اصل نہیں ہے اور عقلاء کا اتفاق ہے کہ رقص لہو اور کھیل ہے خواہ بکوشش ہو خواہ بے ہودگی سے ہو، لغو و باطل ہے۔ کوئی ایک بزرگ بھی اسے پسند نہیں کرتا، نہ اس میں کسی نے غلو کیا ہے۔ الغرض رقص شرعاً اور عقلاً تمام لوگوں کے لیے برا ہے اور یہ محال ہے کہ بزرگ لوگ ایسا کریں۔ (کشف المحجوب (اُردو) ص ۵۸۳)

معلوم ہوا کہ رقص و ناچ وغیرہ جیسی لغو و بیہودہ حرکات میں مشغول رہنا اور آلات موسیقی سے لطف اندوز ہونا، مسلمان کی شان و وقار کے خلاف ہے، اور یہ کافروں کا شعار ہے، اور ان خرافات کو مذہب و تصوف کی طرف منسوب کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔

marfat.com

# رقص و ناچ کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ

رہا رقص، اگر اس سے یہ متعارف ناچ مراد ہو تو مطلقاً ناجائز ہے، زنان فواحش کا ناچ ہے (اور متصوفہ زمانہ سے بھی بعید نہیں بلکہ معہود و معلوم و مشہور ہے) جب تو بہ نصوص قطعیہ قرآنیہ حرام ہے، وقد مونا ھا فی فتاونا، اب اسے مستحب و قربت جاننا درکنار مباح ہی سمجھنے پر صرافہ کفر کا الزام ہے، اور اگر گھنگھوں کا ناچ تثنی و تکسر یعنی لچکے توڑے کے ساتھ ہے جب بھی حرام ہے و موجب لعن ہے۔ اگر ایسا نہیں بلکہ صرف حرکاتِ مضطربہ ہیں کہ خود موزوں نہ منکرات پر مشتمل نہ حالاً یا مآلاً فتنے کی طرف منجر، نہ اس کے فاعلین اہلِ ہیئات و وقار بلکہ بازاری خفیف الحرکات بیوقر تو بایں ہمہ قیود بھی اس کا اقل مرتبہ یہ ہے کہ ایک قسم لہو و لغو، رد و باطل ہے۔ اور ہر باطل کا ادنیٰ درجہ مکروہ و ناجائز۔ (الی قولہ) طریقہ و حدیقہ میں ہے:

ویدخل فیهما الی فی الرقص والاضطراب (ما یفعله بعض الصوفیة) الذین ینسبون انفسهم الی مذهب التصوف وهم مصرون علی انواع الفسوق والفجور (بل اشد لانهم یفعلنه علی اعتقاد العبادة فیخاف علیهم امر عظیم) وهو الکفر باستحلال الحرام۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۲۱۳)

یعنی رقص و حرکاتِ مضطربہ میں وہ خرافات شامل ہیں جن کا ارتکاب (بناوٹی) صوفی کرتے ہیں، اور یہ لوگ ان خرافات کو مذہب تصوف کی طرف منسوب کرتے ہیں، اور (مزید یہ کہ) وہ اس قسم کے گناہوں پر اڑے ہوئے ہیں، بلکہ وہ اس میں شدت اختیار کرتے ہیں کہ ان گناہوں کو بھی عبادت جانتے ہیں، چنانچہ ان کے حرام (گناہ) کو حلال (عبادت) جاننے کی وجہ سے ان کے کافر ہونے کا اندیشہ ہے۔

(ترجمہ از مولف)

marfat.com

# آلاتِ موسیقی، قوالی اور رقص کے متعلق
# مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا فتویٰ

ساز اور آلات کے ساتھ گانا حرام ہے، خواہ گانے والا مرد ہو یا عورت، اور تنہا گائے یا مجلس میں، اسی طرح جو اشعار کفر و شرک یا کسی گناہ پر مشتمل ہوں، ان کا گانا بھی (گو آلات کے بغیر ہو) حرام ہے۔ البتہ مباح اشعار ایسے اشعار جو حمد و نعت یا حکمت و دانائی کی باتوں پر مشتمل ہوں ان کو ترنم کے ساتھ پڑھنا جائز ہے اور اگر عورتوں اور مردوں کا (مخلوط) مجمع نہ ہو تو دوسروں کو بھی سنانا جائز ہے، اگر عورت بھی تنہائی میں یا عورتوں میں ایسے اشعار ترنم سے پڑھے (جب کوئی مرد نہ ہو) جائز ہے۔ آج کل کے عشقیہ گیت کسی حکمت و دانائی پر مشتمل نہیں، بلکہ ان سے نفسانی خواہشات ابھرتی ہیں اور گناہ کی رغبت پیدا ہوتی ہے، اس لیے یہ قطعی حرام ہیں، عورتوں کے لیے بھی اور مردوں کے لیے بھی۔ حدیث میں ایسے ہی راگ گانے کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ نعتیہ اشعار کا پڑھنا، سننا تو بہت اچھی بات ہے بشرطیکہ مضامین خلاف شریعت نہ ہوں، لیکن قوالی میں ڈھول، باجا اور آلات موسیقی کا استعمال ہوتا ہے یہ جائز نہیں۔ راگ کا سننا شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے، شریعت کا مسئلہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ ہمارے لیے دین ہے۔ اور قوالی کی موجودہ صورت قطعاً خلاف شریعت اور حرام ہے، اور بزرگوں کی طرف اس کی نسبت کرنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ رقص حرام ہے۔ یہ لوگ خود بھی جانتے ہیں کہ رقص اور ڈانس کو "ورزش" کہہ کر اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کوئی شراب کا نام شربت رکھ کر اپنے آپ کو فریب دینے کی کوشش کرے۔ طوائف (وغیرہ) کے ناچ اور گانے کے حرام ہونے میں کیا شبہ ہے؟ جو لوگ اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو لوگ قدرت کے باوجود منع نہیں کرتے وہ سب گنہگار ہیں، اہل علم کا کام زبان سے منع کرنا ہے، اور اہلِ حکومت کا کام زور اور طاقت سے منع کرنا ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل جلد ے عنوان موسیقی و ڈانس)

marfat.com

# قوالی اور اجنبیہ عورت کا ریڈیو، ٹی-وی پر حمد و نعت پڑھنے اور سننے کے متعلق جامعہ نظامیہ کا فتویٰ

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مروجہ قوالی مزامیر اور آلات موسیقی کے ساتھ گانا، اس کا سننا اور ایسی مجالس میں شریک ہونا، نیز یہ کہ اجنبی عورت کی آواز میں حمد و نعت آلاتِ موسیقیہ کے بغیر جیسا کہ ریڈیو، ٹیلی وژن پر نشر ہوتی ہے ان کا سننا کیسا ہے۔

ویڈیو فلم بنانا اور بنوانا شرعاً کیسا ہے۔

## الجواب بالصواب بتوفیق اللہ تعالی

(۱) ایسی قوالی حرام ہے، حاضرین سب گنہگار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں پر ہے اور قوالوں پر ہے۔ اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر گناہ کی کچھ کمی آئے یا قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو، نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ --- الخ۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ذی رُوح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد فرمائیں۔ جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے، دستی ہو یا عکسی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر۱۰)

marfat.com

(۳) آلاتِ موسیقیہ کے بغیر اجنبی عورت کی آواز میں حمد و نعت مردوں اور عورتوں کی مجلس میں اور اسی طرح ٹی۔وی پر سننا ناجائز ہے، درمختار میں ہے مردوں کے سامنے جوان عورت کو چہرہ کھولنے سے منع کیا جائے گا کہ اس میں فتنہ کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰) اسی طرح اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ کھولے بغیر فقط آواز ظاہر کرنا بھی جائز نہیں۔

ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے: اور عورتیں زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ معلوم ہو جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔ اس آیت کے تحت مفسرین فرماتے ہیں کہ عورت کی آواز بھی اجنبی مردوں پر ظاہر کرنا جائز نہیں جیسا کہ تفسیر مظہری، روح المعانی وغیرہ میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مفتی عبدالقیوم ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

(۴-۷-۲۰۰۰)

## حمد و ثناء اور قوالی کا آلاتِ موسیقی کے ساتھ پڑھنے کے متعلق جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ

باسمہ تعالیٰ

اہلِ شرع کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ کہ موسیقی کا شرعی حکم کیا ہے؟ نیز کیا حمد یا ثناء یا قوالی کے ساتھ موسیقی جائز ہے؟ نیز قوالی کا شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا وتوجروا۔ والسلام۔

marfat.com

الجواب حامدا ومصلیا ومسلما

موسیقی شرعاً حرام ہے اور مطلقاً حرام ہے۔

حمد باری تعالیٰ یا ثناء یا قوالی کے ساتھ اس کا استعمال حرمت کو بڑھا دیتا ہے' اور توہین باری تعالیٰ کے مترادف ہے۔ بلکہ ایمان سلب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور اس کی حرمت حدیث مبارکہ میں واضح ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔

فتاویٰ بزازیہ میں ہے:

استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام۔

ایک حدیث میں ہے: باجوں کا سننا گناہ ہے اور ایسی جگہ بیٹھنا فسق ہے' اور اس سے لذت لینا خدا کی ناشکری ہے۔

قوالی کے بارہ میں فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

السماع والقول والرقص الذی یفعله المتصوفة فی زماننا حرام لا یجوز القصد الیه۔ (کفایہ المفتی ج۹ ص۱۹۶)

(یعنی قوالی گانا' سننا اور رقص کرنا جیسا کہ ہمارے زمانہ کے بناوٹی صوفی کرتے ہیں حرام ہے اور وہاں جانا بھی جائز نہیں ہے) مذکورہ بالا عبارت سے قوالی کی حرمت بھی ظاہر ہو گئی۔ فقط: واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبداللہ یاسر عفی عنہ
دارالافتاء' جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور
(یکم ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ)

# ریڈیو' ٹی وی' وی سی آر اور سینما کا حکم

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

آلاتِ موسیقی کا شرعی حکم معلوم ہونے کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ جن جن امور

marfat.com

میں آلاتِ موسیقی کا دخل ہے وہ سب شرعاً حرام ہیں، مثلاً ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، سنیما، ٹیپ ریکارڈر اور گراموفون کے وہ ریکارڈز جن میں آلاتِ موسیقی کی آواز ہو وہ سب شرعاً حرام ہیں، آلاتِ موسیقی کے پروگراموں کو عملی شکل دینا، ریکارڈ کرانا، ان ریکارڈز کا کاروبار کرنا، خرید و فروخت اور ان کا سننا سب شرعاً حرام ہیں۔ خاص طور پر وہ نظمیں جن میں اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہو ان کو مزامیر کے ساتھ دھنوں پر گانا زیادہ مذموم ہے، کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ان سازوں پر کیا جاتا ہے جن کو نہ صرف اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے بلکہ آپ نے ان کو مزامیر شیطان سے تعبیر فرمایا ہے۔ (العیاذ باللہ) اور جو لوگ اس کام کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں ان کا حال زیادہ افسوس ناک ہے۔ ہمیں ہر حال میں آلاتِ موسیقی کی آواز سننے سے منع کیا گیا ہے اور آواز خواہ ریکارڈ شدہ ہو یا براہ راست سنی جائے، بحیثیت آواز کے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن تجربہ اور مشاہدہ اس بات پر گواہ ہے کہ جس گھر میں ریڈیو، ٹی وی اور روڈیو ہو گا وہاں صرف ان جائز پروگراموں کو دیکھنے اور سننے تک معاملہ محدود نہیں رہے گا بلکہ گھر کے تمام یا بعض افراد ان پروگراموں کو بھی یقیناً دیکھیں گے اور سنیں گے جن کا دیکھنا اور سننا شرعاً جائز نہیں ہے، اور یہ بات عادتاً محال ہے کہ جس گھر میں ریڈیو یا ٹی وی یا وی سی آر ہو اور اس گھر کا کوئی فرد موسیقی پر مشتمل کوئی پروگرام دیکھے نہ سنے، اسی طرح دیگر مخرب اخلاق پروگراموں سے اجتناب بھی عادتاً محال ہے۔ الا ماشاء اللہ! (شرح صحیح مسلم ج۲ ص ۷۰۴، ۷۰۵)

## مذموم مضامین پر مشتمل اشعار کی اقسام

مذموم گانوں اور اشعار کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایسے گانے اور اشعار جو موجب فسق و فجور ہوں۔

(۲) ایسے گانے اور اشعار جو باعث کفر و شرک ہوں۔

پہلی قسم کے گانے اور اشعار، گانے اور سننے والا فاسق و فاجر اور گناہ کبیرہ کا

marfat.com

مرتکب ہو گا۔ اور دوسری قسم کے گانے اور اشعار، گانے اور سننے والا مرتد و مشرک ہو جائے گا۔

اور یہ واضح رہے کہ کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں ہے، اور خصوصاً اسلام کے بعد کفر میں لوٹنا (جسے ارتداد کہا جاتا ہے) باعتبار احکام سخت ترین ہے۔۔

**نوٹ:** مرتد اس شخص کو کہتے ہیں جو ضروریاتِ دین میں سے کسی کا انکار کرے، زبانی یا عملی طور پر اس کا استہزاء، تمسخر اور مذاق کرے یا حقیر جانے۔ (جس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے)

اور مسلم قوم کے پاس سب سے بڑی دولت اور قیمتی سرمایہ "ایمان" ہے، چنانچہ اسلام و مسلم قوم کے سخت و بدترین دشمن ہندو بنیے نے جس طرح مسلم قوم کو نیست و نابود کرنے اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے جدید قسم کا اسلحہ اور ایٹم بم ایجاد کیا ہے، اسی طرح اس عیار و چالاک قوم نے اپنی انتہائی عیارانہ دسیسہ کاریوں سے مسلم قوم کے "سرمایۂ ایمان" کو تباہ کرنے کے لیے کفریہ و شرکیہ گانوں کی صورت میں "ایٹم بم" تیار کیا ہے، جسے "نور ایمان" پر مسلسل برسایا جا رہا ہے۔

## مسلم معاشرہ کی بے حسی

ہمارے مسلم معاشرہ میں اس حد تک بگاڑ پیدا ہو چکا ہے کہ اپنے قیمتی سرمایۂ ایمان کی پرواہ کیے بغیر دشمن قوم (ہنود و یہود وغیرہ) کی تقلید و اتباع کو قابلِ فخر سمجھا جاتا ہے، اور ایمان کی تباہی کے لیے انہوں نے کفریہ و شرکیہ گانوں کی صورت میں جو خطرناک ترین اسلحہ تیار کر رکھا ہے، اسے بڑی رغبت اور ذوق شوق سے سینے سے لگایا (گایا اور سنا) جاتا ہے۔

چنانچہ اس ظالم قوم کے کفریہ و شرکیہ گانوں کے اشعار میں سے چند اشعار کو درج کیا جاتا ہے، تاکہ ہمارے مسلمان بھائی اپنے ایمان کی فکر کریں، عیار قوم کے خطرناک عزائم سے باخبر رہیں، غضب الٰہی کا نشانہ نہ بنیں اور ضلالت و گمراہی اور کفر و شرک کے

marfat.com

عمیق و تاریک اور تباہ کن گڑھوں میں گرنے سے محفوظ رہیں۔
نقل کفر، کفر نباشد۔

## کفریہ و شرکیہ اشعار کے چند نمونے

تجھ کو دی صورت پری کی دل نہیں تجھ کو دیا
ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تُو نے کیوں کیا

خدا ظلم سے پاک ہے، اسے ظالم کہنا کھلا اور واضح کفر ہے۔

کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے
پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی چیز کی پوجا اور عبادت کرنے والا کافر و مشرک ہوتا ہے۔

حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے
خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں

خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا
میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

پھولوں سا چہرہ تیرا کلیوں سی مسکان ہے
رنگ، روپ تیرا دیکھ کر قدرت بھی حیران ہے

ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کی نفی، صفت بصر (دیکھنے) کو محدود، صفت تخلیق میں غیر کی شرکت و نقص اور حیرانگی جیسی خامی کا ذکر کیا گیا ہے جو واضح کفر و شرک ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ ان نقائص و عیوب سے منزہ اور پاک ہے۔

او میرے ربا ربا رے ربا یہ کیا غضب کیا
جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

بھولنا اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ کے بھولنے کا عقیدہ

marfat.com

رکھے وہ کافر ہے۔

میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں
قسم خدا کی خدا بن کے آپ رہتے ہیں

اس شعر میں غیر اللہ کو واضح طور پر خدا کہا گیا ہے جس کے کفر و شرک میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

اور اس قسم کے جو بھی گانے یا اشعار ہوں ان کو دلچسپی کے طور پر گانا، سننا اور ریکارڈ کرنا، کرانا سخت حرام اور باعث کفر و شرک ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر اس گانے یا اشعار سے مکمل پرہیز کریں جو تضلیل و تفسیق کا باعث ہوں، خصوصاً جن میں کفریہ اور شرکیہ الفاظ ہوں۔ کیونکہ کفر و شرک ایسا بدترین گناہ ہے جس کی بخشش و مغفرت ناممکن و محال ہے، الّایہ کہ زندگی میں تائب ہو جائے۔

**نوٹ:** کفریہ اور شرکیہ گانوں کے اشعار نقل کرنے اور اس پر شرعی حکم مرتب کرنے سے کسی کو کافر و مشرک بنانا مقصود نہیں ہے بلکہ مقصد، مسلمان بھائیوں کو قرآن و سُنّت کی روشنی میں مسائل شرعیہ سے آگاہ کرنا، حق و باطل کی وضاحت کرنا، اور قوم و ملک و ملت کے ازلی اور حقیقی دشمن کی منافقانہ چال اور زہر بھرے میٹھے شہد جیسے قال سے باخبر کرنا ہے، تاکہ کوئی بھی مسلمان بھائی کفر و شرک کی تاریکیوں اور ظلمتوں میں بھٹک کر شیطانی بھیڑیوں اور درندوں کا لقمہ و نوالۂ تر نہ بن جائے اور اپنے نور ایمان کی حتی الامکان حفاظت کرے۔

## عرس کے نام پر خرافات

بد قسمتی سے اکثر مزارات پر ایسے غیر متشرع افراد قابض ہوتے ہیں جو میوزک و موسیقی اور نئی تہذیب و نئے رنگ کے خوب دلدادہ ہوتے ہیں، جن کا مقصد سوائے مزار کے نذرانے کی دولت سمیٹنے اور عیاشی کرنے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

marfat.com

چنانچہ عرس کے موقع پر انتظامیہ (دربار کمیٹی) کی طرف سے اگرچہ ذکر واذکار کا اہتمام کیاجاتا ہے جو (متشرع لوگوں پر حجت قائم کرنے کے لیے) برائے نام ہوتا ہے۔ مگر خرافات و لغویات اور لچریات اور ہمہ نوع کے قبیح افعال کا بڑے ذوق و رغبت کے ساتھ خصوصی طور پر انتظام و اہتمام کیاجاتا ہے۔ مزار کے پاس ڈھول کی دھن پر رقص و ناچ اور بھنگڑا وغیرہ۔ مردوں اور عورتوں کا عام میل جول۔ واہیات و فحش اور بے حیا قسم کے نغمات و گانوں کی دھن پر بے ہنگم شور۔ بھنگی، چرسی اور فساق و فجار کی غیراخلاقی حرکات کا ہجوم۔ مزید طرہ یہ کہ رنگ برنگے پروگراموں کا خصوصی طور پر اہتمام و انصرام۔ جس میں اداکار و اداکارائیں اپنے فن کا خوب مظاہرہ کرتی ہیں۔ رقاصائیں آلاتِ موسیقی کی دھنوں پر خوب ناچتی اور نغمہ سرائی کرتی ہیں اور اوباش قسم کے لوگ ان ہیروئنوں کے ساتھ انتہائی فحش اور حیاسوز مذاق و حرکات کرتے ہیں۔ چراغاں کے نام پر آگ کے پچنے تیار کیے جاتے ہیں، جن کی آگ کے شعلے آسمانوں سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں، جو فارس کے آتش کدوں کے مناظر (زبانِ حال سے) بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ مزید کچھ کیا ہوتا ہے۔ (الامان والحفیظ)

اور چونکہ اکثر مزارات مساجد کے قرب و جوار میں ہوتے ہیں اسی لیے ایسے مواقع پر ان خرافات کے بے ہودہ شوروغل کی وجہ سے نمازیوں کو پنجگانہ نماز کے لیے بہت پریشانی ہوتی ہے، اس اعتبار سے یہ خرافات اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر کے لیے بہت بڑی رُکاوٹ کا باعث بنتے ہیں اور مساجد کا تقدس و احترام جس قدر پامال ہوتا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ مزید ظلم یہ ہے کہ ان جملہ خرافات کو عبادت کا درجہ دیا جاتا ہے اور ان اعمالِ شنیعہ و افعالِ قبیحہ اور بدعاتِ سیئہ و ضلالہ کو بزرگوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، جو بہت بڑا بہتان اور افتراء ہے، حالانکہ ان کا ان بُرائیوں سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے (بلکہ بزرگوں کا مشن بُرائیوں کا خاتمہ اور دین اسلام کی سربلندی رہا ہے اور رہے گا)

اور چونکہ عام طور پر ایسی قباحتوں کا اہتمام انتظامیہ (دربار کمیٹی) کی طرف سے ہوتا ہے اسی لیے جب علماء کرام انہیں خیرخواہانہ نصیحت کرتے ہیں، اور انہیں اس بات

marfat.com

سے باور کراتے ہیں کہ اس قسم کے خرافات کا دینِ اسلام کے ساتھ کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہیں، خصوصاً مساجد اور مزارات کے پاس ایسے پروگراموں کا ہونا ان کے شعائر اللہ ہونے کے باعث غضبِ الٰہی کو دعوت دینے اور عذابِ خداوندی کے نزول کا سبب ہیں تو وہ اپنی اصلاح کی بجائے یہ کہتے ہیں کہ ایسے پروگرام بھی عرس کا حصہ ہیں اور جائز ہیں، اور اس کے جواز کے لیے من گھڑت و بے ہودہ اور بے بنیاد دلائل پیش کرتے ہیں، گویا کہ وہ اس چیز کو حلال جانتے ہیں جس کو شریعت نے حرام کیا ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ جس چیز کو شریعت نے حرام کیا اس کو حلال جاننا اور جس کو حلال کیا ہے اسے حرام جاننا کفر ہے۔

## دعوتِ فکر

حقیقت یہ ہے کہ مساجد و مزارات کے پاس اس قسم کے بے ہودہ، حیا سوز اور خلافِ شرع پروگراموں کا اہتمام کرنے والے، کروانے والے، اور ان میں برضا و رغبت شرکت کرنے والے ناخلف و ناعاقبت اندیش عناصر، اہلِ سُنّت کی سفید اور صاف و شفاف چادر پر انتہائی بدنما داغ ہیں، جو اہلِ سُنّت کی بدنامی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

کیا بزرگوں کے مقدس مزارات کا وجود انہی بے ہودہ مقاصد کے لیے ہے؟ کیا ان میں موجود بزرگوں کی یہی تعلیمات ہیں؟ اور اگر ایسا نہیں، اور یقیناً نہیں! تو پھر ان کے پاس اس قسم کے پروگراموں کا اہتمام کیوں کیا جاتا ہے؟ ان بزرگوں کے چین و سکون کو کیوں برباد کیا جاتا ہے؟ ذرا سوچیں بلکہ خوب سوچیں۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی شان میں نازیبا کلمات کہنا اگرچہ بے ادبی و گستاخی ہے جو گمراہی کا باعث ہے مگر ان کے پاس (خواہ ان کی زندگی میں یا ان کی قبر کے پاس) بے ہودہ و غیر اخلاقی و غیر شرعی حرکات اور افعالِ شنیعہ و قبیحہ کا ارتکاب انتہائی بے ادبی اور گستاخی ہے جس کا لازمی نتیجہ دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی ہے۔

marfat.com

بہرکیف ہم مسلمانوں پر انفرادی اور اجتماعی طور لازمی اور ضروری ہے کہ مومن کی اقدار، اس کے تقدس و احترام اور وقار کو (خواہ وہ زندہ ہو یا قبر میں ہو) اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رکھنے اور مزارات (جو واقعی مزارات ہیں) کو ہمہ نوع کی قباحتوں اور برائیوں کی نجاست و گندگی سے صاف و پاک رکھنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

مزارات کو خرافات سے صاف ستھرا رکھنا اگرچہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، لیکن یہ ذمہ داری ان افراد پر زیادہ عائد ہوتی ہے جو ان کے سیاہ و سفید کے مالک ہوتے ہیں اور ان کے تمام معاملات میں پیش پیش ہوتے ہیں، جنہیں عرف عام میں انتظامیہ یا دربار کمیٹی کہا جاتا ہے۔

## عرس کا اصل مقصد

اولیاء اللہ (بزرگانِ دین) کے مزارات پر (ان کی تاریخ وفات کی مناسبت سے) سالانہ تقریب ہوتی ہے جسے عرف عام میں عرس کہا جاتا ہے اور عرس کا اصل مقصد اور غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ وہاں قرآن خوانی، نعت خوانی، وعظ و نصیحت کی صورت میں ذکر و اذکار اور صدقہ و خیرات کر کے ان کا ثواب صاحب مزار بزرگ کی روح کو بطور تحفہ ایصال کیا جاتا ہے اور اس کے لیے بلندیٔ درجات کی دعائیں مانگی جاتی ہیں، ان اعمالِ حسنہ کی وجہ سے وہ خوش ہو کر زائرین کو اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازتا ہے، جس سے بڑی بڑی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اور خرافات و لغویات کا عرس سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے بلکہ یہ مبتدعین کی گمراہ کن بدعات و اختراعات ہیں جو صاحب مزار کی بے سکونی و بے زاری اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب و سبب ہوتی ہیں۔

marfat.com

# غیر شرعی حرکات سے صاحب قبر کو تکلیف ہوتی ہے

بزرگانِ دین کے مزارات کے پاس (خصوصاً) عرس کے موقع پر جو خرافات، ناجائز و حرام افعال اور غیر اخلاقی و غیر شرعی حرکات ہوتی ہیں ان سے اہل مزارات کو تکلیف و اذیت پہنچتی ہے۔

اور اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

عرض: حضور! بزرگان دین کے اعراس میں جو افعال ناجائز ہوتے ہیں ان سے ان حضرات کو تکلیف پہنچتی ہے؟

ارشاد: بلاشبہ، اور یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرمادی ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں ہیں۔ (الملفوظ حصہ سوم ص ۵۹)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

فلا شک ان ارواح الاموات تالم من المئوذیات و تفرح من الملذات فی البرزخ کما کانت فی الدنیا وقد ورد ان الموتی یعلمون احوال الاحیاء وما نزل بهم من شدة ورخاء۔ (مرقات ج ۴ ص ۲۴)

اس میں کوئی شک نہیں کہ مردوں کی روحوں کو عالم برزخ میں ایذا دینے والی (غیر شرعی) چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے، اور لذت و لطف دینے والی (قرآن خوانی و دعا وغیرہ والی) چیزوں سے خوشی ہوتی ہے جیسا کہ دنیا میں موذیات سے تکلیف اور راحت بخش سے خوشی ہوتی ہے، اور روایت میں ہے کہ مُردے زندوں کے حالات اور ان پر نازل ہونے والی تکلیفوں و سختیوں اور آرام و آسانیوں کو جانتے ہیں۔

مذکورہ عبارات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ قبر کے پاس غیر اخلاقی و غیر شرعی اور بے ہودہ حرکات سے صاحب قبر کو تکلیف و اذیت پہنچتی ہے۔

marfat.com

# تسکینِ قلب اور رُوح کی غذا کیا ہے؟

جو لوگ میوزک و موسیقی کے خوب شوقین و دلدادہ ہیں، جن کا اوڑھنا بچھونا، میوزک و موسیقی ہی ہوتا ہے وہ اسے باعث سکون قلب اور روح کی غذا قرار دیتے ہیں، سوال یہ ہے کہ دل کے سکون و اطمینان کا باعث اور روح کی غذا کیا ہے؟ آیا میوزک و موسیقی ہی راحت و سکونِ قلب و رُوح ہے یا کوئی اور چیز؟ یہ بات واضح رہے کہ مومن کے دل کو عرشِ رحمٰن کہا گیا۔ قلب المومن عرش الرحمن۔ اور عرش عظیم کو بہت بڑا کہا گیا ہے۔ وھو رب العرش العظیم۔ نتیجتاً مومن کے دل کو عظیم کہا گیا ہے اور دنیاوی متاع (سامان کو اس کی بے پناہ وسعتوں اور عظمتوں کے باوجود) قلیل کہا گیا ہے، قل متاع الدنیا قلیل۔ چونکہ دل کو عظیم اور متاعِ دنیا کو قلیل کہا گیا ہے، اسی لیے دل کے مقابلہ میں دنیا کی بے شمار اور ان گنت نعمتیں بہت تھوڑی ہیں، لہٰذا دنیا کی کوئی نعمت اور کوئی چیز راحت قلب اور رُوح کی غذا نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ دل کو اسی چیز سے سکون و راحت ہونی چاہیے جو دل کی مانند وسیع اور بڑی ہو۔ اور وہ ہے اللہ کا ذکر، ولذکر اللہ اکبر۔ چونکہ اللہ کے ذکر کو اکبر (بہت بڑا) کہا گیا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے تسکین قلب و روح کا سبب اپنا ذکر قرار دیا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

جب دنیا کی تمام نعمتیں قلب و روح کو سکون و راحت نہیں دے سکتیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ میوزک و موسیقی، جو متاع دنیا میں سے ایک حقیر ترین اور معمولی چیز ہے، وہ قلب و رُوح کے لیے باعث تسکین ہو۔ لہٰذا یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ دل کی تسکین کا باعث اور رُوح کی غذا میوزک و موسیقی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ چنانچہ گانے بجانے اور میوزک و موسیقی کو باعث تسکین قلب اور رُوح کی غذا قرار دینا بہت بڑی غلطی اور گمراہی و زندیقیت ہے۔ اور ایسی بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی لذت سے نا آشنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کو (دنیاوی نعمتوں اور ہر قسم کی متاع کو سمیٹنے اور جمع کرنے کے باوجود) قلبی تسکین و راحت کبھی نصیب نہیں ہوتی، ان کی رُوح ہمیشہ بیمار اور

marfat.com

دل مُردہ ہوتا ہے' اور قوتِ شہوانیہ' غضبیہ اور بہیمیہ کا ان پر غلبہ اور تسلط رہتا ہے' جس سے انسانیت اور احترامِ انسانیت سے وہ یکسر عاری ہوتے ہیں۔

## بُرائی اور حکمران طبقہ کی ذمہ داری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۱، کنزالعمال ج ۳ ص ۶۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص کسی بُرائی کو دیکھے تو وہ اس (بُرائی) کو ہاتھ سے روکے' اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے' اور اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہ ہو تو دل سے اُس (بُرائی) سے نفرت کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

نیکی کے پھیلانے اور بُرائی سے روکنے کی ذمہ داری حسب قدرت اگرچہ امت مسلمہ کے ہر فرد پر لازم ہے' تاہم یہ ذمہ داری اربابِ اثر و اقتدار پر زیادہ عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار و طاقت سے احکامِ شریعت پر عمل کرانے اور ہمہ نوع بُرائیوں کو روکنے کی پوری قدرت رکھتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔ (الحج: ۴۱)

وہ لوگ جن کو ہم زمین میں اقتدار عطا کرتے ہیں تو وہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' (لوگوں کو) نیکی کا حکم دیتے ہیں اور (انہیں) برائی سے روکتے ہیں اور تمام امور کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

marfat.com

معلوم ہوا کہ اسلامی مملکت میں اربابِ بست و کشاد پر لازم و فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اسی کے احکام پر عمل کرانے میں اپنے تمام تر وسائل استعمال کریں، نیکی کے پھیلانے اور بُرائی کو مٹانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور بُرائی کی اشاعت و ترویج کے جتنے عوامل و اسباب ہیں ان پر مکمل پابندی لگائیں اور بُرائیوں و بے حیائیوں کے مرتکب افراد کو شریعت محمدیہ کے مطابق بلا امتیاز سزا دیں۔

علامہ ابو عبداللہ محمد بن سعد البصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گورنروں کے نام فرمان جاری کیا کہ یہ عجمی لوگ ایسی چیزوں سے کھیلتے ہیں جو شیطان نے ان کے لیے خوبصورت بنا دی ہیں، ان مسلمانوں کو جو تمہارے پاس ہیں سختی سے منع کرو، میری جان کی قسم! ان کے لیے وہ وقت آگیا ہے کہ اس کو ترک کر دیں، باوجودیکہ وہ کتاب اللہ کو پڑھتے ہیں (کھیل تماشے سے باز نہیں آتے) لہٰذا اس باطل ولہو ولعب سے جو گانا (بجانا) ہو یا اس کے مشابہ کوئی اور چیز سختی سے منع کرو، اگر باز نہ آئیں تو ان میں سے جو اس کا ارتکاب کرے اسے اس طرح سزا دو کہ حد سے متجاوز نہ ہو۔ (طبقات ابن سعد (اردو) ج ۵ ص ۱۷۳)

ہمارا یہ پاک خطہ جو "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے نام سے موسوم ہے، ہمارے بزرگوں کی مخلصانہ کاوشوں، جانی و مالی قربانیوں اور خالص اسلامی جذبہ کے نتیجہ میں معرض وجود میں آیا، جس کا اصل مقصد اور غرض و غایت اس آزاد ریاست کو نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے ذریعہ مکمل اسلامی مملکت بنانا تھا۔

مگر شومئ قسمت کہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والا یہ خطہ صحیح اسلامی و مخلص قیادت سے محروم رہا، زمام اقتدار رنگیں مزاج اور فرنگیوں کے زیر اثر افراد کے ہاتھوں میں رہی، بانیٔ پاکستان، مفکرِ پاکستان اور دیگر اکابرین کے اسلامی تصورات و جذبات اوراق کتب تک ہی محدود رہے۔

آج ہماری اسلامی مملکت کے مسلم معاشرہ میں عریانیوں، فحاشیوں، بے حیائیوں اور گوناگوں برائیوں و سیہ کاریوں کے قیامت خیز طوفان کے غلیظ ترین گرد و غبار نے ہماری چشم بصیرت کی حقیقی بینائی کو سلب کر دیا ہے۔ ہماری مخصوص اخلاقی، عمرانی، مذہبی

marfat.com

اور انسانی اقدار انتہائی سرعت سے رخصت ہو رہی ہیں۔ ہماری قیمتی زندگی کے قیمتی لمحات کھیل کود، جنسی خواہشات، سیر بطنی اور آرام طلبی کی نذر ہو رہے ہیں۔ سنجیدگی اور متانت کا عنصر ناپید و نایاب ہوتا جا رہا ہے۔ کسی بھی قیمتی جان کو چند ٹکوں کی خاطر تلف کر دینا ہمارے لیے کوئی مشکل نہیں رہا۔ چوری، ڈکیتی، راہزنی، آبروریزی اور فتنہ و فساد ہماری بہادری و شجاعت کی علامت بن گیا ہے۔ دخترانِ اسلام کا تھیٹروں، کلبوں، سینما ہالوں، اور دیگر رقص و سرود کی محفلوں کی زینت بننا ان کا حق بن چکا ہے۔ گلوکاری، اداکاری، میوزک و موسیقی اور عریانی و فحاشی ہماری تہذیب و کلچر کا حصہ بن چکی ہیں۔ ٹی وی، وی سی آر اور سینما ہالز وغیرہ کو نسل نو کے لیے علمی، اخلاقی، مذہبی اور روحانی تربیت گاہ کا نام دیا جا رہا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں معاشرہ کے فکری، نظری، اور عملی بگاڑ و خرابیوں کے اسباب و عوامل اور ہمہ نوع بد اطواریوں کے ٹریننگ سنٹر اور تربیت گاہیں ہیں۔ کیبل نیٹ ورک میڈیا اور دیگر ذرائع سے ہر قسم کی برائیوں اور بے حیائیوں کی خوب اشاعت و تشہیر کی جا رہی ہے۔ برائیوں اور فحاشیوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو بنیاد پرست کا نام دے کر ہمیشہ کی نیند سلا دیا جاتا ہے، اور یہ سب کچھ کھلے بندوں، بے روک ٹوک ہماری اسلامی ریاست میں مسلمان حکام کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے، کوئی باز پرس ہی نہیں بلکہ ان تباہ کن عوامل کو حکومت کی سرپرستی اور حکام کی حمایت حاصل ہے۔

## بُرائی کے پرچار کرنے والوں کا انجام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (النور: ۱۹)

بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں (بُرائی اور) بے حیائی پھیلے تو ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

marfat.com

جو لوگ برائیوں اور بے حیائیوں کا خوب پرچار کر رہے ہیں اور ان کی اشاعت و تشہیر کے سامان و اسباب مہیا کر کے ملت اسلامیہ کے افراد کو گمراہی کے عمیق و تاریک ترین اور تباہ کن گڑھوں میں دھکیلنے میں مصروف ہیں، وہ اس آیت میں غور کریں اور اپنے انجام کی فکر کریں۔

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب کسی قوم میں برائیوں کو عروج ہوا اور وہ قوم اپنے حقیقی منعم و مربی کو بھول گئی، ہواء و نفس پرستی اور لذت کوشی میں مست و غرق ہو گئی تو اس جبار و قہار اور قادر مطلق نے اس قوم کو عبرت ناک سزا سے دوچار کر کے صفحۂ ہستی سے مٹادیا اور دوسری قوم کو اس کا جانشین بنادیا۔

بہرکیف امت مسلمہ کے افراد کو بالعموم اور حکمران طبقہ کو بالخصوص "نیکیوں کے پھیلانے اور برائیوں و فحاشیوں کے مٹانے" کا مقدس فریضہ سرانجام دینے میں ہرگز تامل و کوتاہی اور غفلت نہیں کرنی چاہیے۔

## مرضِ غناء کا قرآن سے علاج

خوبصورت آواز اور خوش الحانی قدرت خداوندی کی جانب سے ایک خاص عطیہ اور انعام ہے جو بعض لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اگر اس نعمت و انعام کو گانے بجانے اور لغویات و خرافات میں استعمال کیا جائے تو یہ اس نعمت کی بے قدری اور ناشکری ہو گئی جو غضبِ الٰہی اور عذابِ خداوندی کا باعث ہوگی۔ اور اگر یہی نعمت کلام اللہ کے پڑھنے، اذان کے پڑھنے اور حمد و نعت کے پڑھنے میں استعمال کی جائے تو یہ نہ صرف اس نعمت کا اکرام و شکر ہوگا بلکہ رضائے الٰہی کا بھی موجب ہوگا اور اس کے اچھے ثمرات و نتائج مرتب ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے مسلمانوں کو اپنی آواز گانے بجانے اور غلط و فضول کاموں میں استعمال کرنے سے منع فرمایا اور قرآن کریم پڑھنے کی تاکید فرمائی:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین و آراستہ کرو۔

(بخاری ج ۲ ص ۱۱۲۶، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۴، ابن ماجہ ص ۹۵)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمتہ مذکور حدیث طیبہ کے تحت مختلف کتب احادیث کے حوالہ سے روایات نقل کرتے ہیں:

فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔ حُسْنُ الصَّوْتِ زِيْنَةُ الْقُرْآنِ۔ لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ۔ (مرقات ج ۴ ص ۶۹۹)

اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔ اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔ ہر چیز کا زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

اس بات میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ قرآن کریم ایک بے مثل و بے نظیر کتاب ہے اور اس کے الفاظ میں ایسا لذیذ اور شیریں آہنگ ہے جو نغمات و اشعار سے کہیں زیادہ حلاوت و لطافت کا حامل ہے، اس میں وہ حسن و خوبی ہے کہ اہلِ عرب ہی نہیں، دنیا کے ہر زبان کے لوگ اسے پڑھ کر اور سن کر غیر معمولی لذت و تاثیر محسوس کرتے ہیں، یہ ایسا معجزاتی کلام ہے کہ اسے بار بار پڑھنے سے انسان نہیں اکتاتا، بلکہ ہر مرتبہ ایک نئی لذت و حلاوت محسوس کرتا ہے۔

اہلِ عرب کا اوڑھنا بچھونا گانا بجانا ہی تھا، سفر ہو یا حضر وہ گانے بجانے ہی سے دل بہلاتے تھے اور گانا ہی ان کا رفیق و مونس ہوتا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کا نزول ہوا جس میں ہر دکھ تکلیف کا علاج اور مرض کی دوا و شفا تھی تو آپ نے چاہا کہ لوگ گانے بجانے اور شعراء کے اشعار گنگنانے اور الاپنے کی بجائے قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کریں اور خوبصورت آواز جیسی نعمت کو قرآن کریم کے پڑھنے میں استعمال کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہی ان کا رفیق و مونس بن کر رہ جائے اور ہر دکھ درد کو قرآن ہی سے دور کیا کریں۔

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۱۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مولانا محمد انور شاہ کشمیری مذکور حدیث طیبہ کے تحت لکھتے ہیں:

ان المرء اذا اعتاد بالغناء یغلب علیه ولا یستطیع ان یترکه ولذا تری المغنی لا یزال یدندن فی کل وقت فعلمه النبی صلی الله علیه وسلم ان الذی علیه ان یکف عنه ویجعل القرآن دندنته و غناءه حتی یاخذ القرآن ماخذه ویغلب علیه کغلبته ویجلو به احزانه وهمومه کجلائه منه۔

جو شخص گانے بجانے کا عادی ہو جائے، گانا اس پر غلبہ پا جائے اور اسے گانا چھوڑنا مشکل ہو جائے جیسا کہ گانے والے کو تم نے دیکھا ہو گا کہ وہ ہر وقت گنگناتا رہتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ رکنا چاہے تو وہ قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کرے، اس کی خوب تلاوت کیا کرے اور اسے اس قدر اپنے اوپر غالب کرلے کہ قرآن ہی سے سکون حاصل کرے اور اسی سے اپنے غموں اور تکلیفوں کو دھوئے۔

(فیض الباری علی صحیح البخاری ج ۴ ص ۲۶۹)

اور یہ حقیقت واقعی ناقابلِ انکار ہے کہ قرآن کریم میں ایسی تاثیر و لذت اور حلاوت و برکت ہے کہ جو شخص قرآن کو پڑھنے اور سننے کو اپنی عادت بنالیتا ہے اور قرآن کو اپنے اوپر غالب کرلیتا ہے تو اس کی نگاہ میں دنیا کے خوبصورت ترین غناء و آلاتِ غناء و طرب حقیر ترین معلوم ہوتے ہیں اور ان کی دلکشی و جاذبیت اسے ذرہ بھی متاثر نہیں کرتی۔

بہرکیف احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ جو شخص میوزک و موسیقی و آلاتِ غناء کا دلدادہ و شوقین ہو اور اس کے ذوق فاسد کا مریض ہو تو اس کا

marfat.com

بہترین علاج یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کو خوب پڑھا اور سنا کرے۔

## ایک گلوکار کا واقعہ

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمتہ الغنیہ کے حوالہ سے روایت نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کے نواح میں جا رہے تھے کہ آپ نے ایک مکان میں فساق کا مجمع لگا ہوا دیکھا، وہ شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس زاذان نامی گلوکار آلات غناء و طرب بجا رہا تھا اور خوبصورت آواز میں گانا گا رہا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس کی آواز سنی تو فرمایا: یہ آواز کس قدر اچھی ہے، اگر یہ آواز اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) پڑھنے میں صرف ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا، یہ کہہ کر چادر سر پر ڈالے وہاں سے چلے گئے۔ زاذان نے آپ کی آواز سن لی اور ساتھیوں سے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ بزرگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ اس نے پوچھا کہ وہ کیا کہہ گئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ وہ یہ کہہ گئے ہیں کہ یہ آواز کتنی اچھی ہے، اگر یہ آواز اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) پڑھنے میں صرف ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا، تو اس بات کے اثر سے اس کے دل میں ہیبت طاری ہو گئی، وہ کھڑا ہو گیا، اس نے آلاتِ موسیقی کو زمین پر مار کر توڑ دیا، پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور خوب رویا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو گلے لگایا اور آپ بھی خوب روئے، پھر فرمایا میں اس شخص سے محبت کیوں نہ کروں جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہو، پھر اس نے گانے بجانے سے توبہ کر لی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت اختیار کر کے ان سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی اور علم دین میں مہارت حاصل کی، یہاں تک کہ وہ علم دین میں وقت کا امام ہو گیا۔

(مرقات ج ۴ ص ۷۰۰)

marfat.com

کاش! ہمارے گلوکار بھی حضرت زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح آلاتِ طرب و غناء کو خیرباد کہہ کر اپنی خوبصورت آواز کو بجائے گانوں کے قرآن پڑھنے میں صرف کریں اور اسی سے لطف و لذت اور سکون حاصل کریں (جو رُوح کی حقیقی غذا ہے) پھر دیکھیں انوار و برکات کی کس قدر بارش ہوتی ہے اور قرآن انہیں کن کن انعامات و اعزازات سے نوازتا ہے۔

marfat.com

## حصّہ دوم

# تصویر کا شرعی حکم

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○ (الحشر: ۲۴)

وہی اللہ تعالیٰ ہے جو سب کا خالق و سب کو پیدا کرنے والا (اور سب کی مناسب) صورتیں بنانے والا ہے (اور) تمام خوبصورت نام اُسی (اللہ تعالیٰ) کے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہو گا۔

marfat.com

# تصویر کی تعریف اور اُس کا حکم

کسی چیز کی شکل و صورت بنانے کو "تصویر" کہا جاتا ہے--- تصویر بنانے والے کو "مصوّر" کہا جاتا ہے--- جس چیز (مثلاً کپڑا، دیوار، کرنسی اور کاغذ وغیرہ) پر تصویر بنائی جائے اس کو مصوّر کہا جاتا ہے--- نفس تصویر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) غیر ذی رُوح چیز (مثلاً درخت، پہاڑ، مکانات اور دریا وغیرہ) کی تصویر۔

(۲) ذی رُوح چیز (مثلاً انسان، چرند، پرند، درندے اور دیگر حشرات الارض وغیرہ) کی تصویر---

غیر ذی رُوح چیزوں کی تصویر بنانا جائز ہے اور جن چیزوں پر وہ تصویر بنی ہوئی ہو اس کا استعمال بھی مطلقاً جائز ہے--- ذی رُوح چیزوں کی تصویر کا حکم یہ ہے کہ اس کا بنانا مطلقاً حرام ہے اور اس کی حرمت پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے اور مصورین کے لیے (بکثرت احادیث صحیحہ میں) سخت ترین وعیدیں مذکور ہیں--- جس گھر، مکان، دکان اور دفتر میں ذی رُوح (جاندار) کی تصویر ہوتی ہے اس میں رحمت و استغفار کرنے والے فرشتے داخل نہیں ہوتے--- جن چیزوں پر ذی رُوح کی تصویریں بنی ہوئی ہوں، ان کے استعمال کا حکم یہ ہے کہ اگر تصویریں ایسی چیز پر بنی ہوئی ہوں جن کو عادتاً پامال و روندا نہیں جاتا (مثلاً دیوار، چھت، پردے اور پہنے ہوئے کپڑے وغیرہ) تو ان مصوّر اشیاء کا استعمال مکروہ تحریمی ہے--- اور اگر تصویریں ایسی چیز پر بنی ہوئی ہوں جن کو عادتاً پامال و روندا جاتا ہو اور اسے حقیر و ذلیل سمجھا جاتا ہو (مثلاً تکیہ، بستر، قالین اور فرش وغیرہ) تو ان مصوّر اشیاء کا استعمال جائز ہے--- تصویر خواہ آلاتِ قدیمہ سے بنائی جائے یا آلاتِ جدیدہ کے ذریعہ سے حاصل کی جائے، بحیثیت تصویر حرام ہے--- ویڈیو فلمیں بنانا اور بنوانا حرام ہے۔ کسی بھی صاحب علم کا حرام فعل میں مبتلا ہو جانا، یا کسی برائی کا عام ہو جانا اس کے جواز کی دلیل ہرگز نہیں ہوتا--- مٹی، پلاسٹک، پتھر یا کسی بھی چیز سے جاندار چیزوں کے مجسمے بنانا حرام ہے اور ان مجسموں کو گھروں وغیرہ میں رکھنا جائز نہیں ہے---

marfat.com

تصویر کے بارے میں مکمل و مدلل تفصیل آگے آ رہی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

# ذی رُوح کی تصویر سازی کی حرمت پر امت کا اجماع

اسلام میں جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا مطلقاً حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ اور اس کی حرمت پر تمام امت کا اجماع ہے، عام ازیں کہ وہ تصویر ہاتھ یا آلات قدیمہ سے بنائی جائے یا کیمرہ وغیرہ آلات جدیدہ کے ذریعہ سے حاصل کی جائے، بحیثیت تصویر حرام ہے۔ اور احادیث میں اس پر سخت ترین وعیدیں مذکور ہیں۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

الاجماع علی تحریم تصویر الحیوان--- وسواء صنعه لما یمتهن او لغیره فصنعته حرام بکل حال لان فیه مضاهاة لخلق الله تعالی وسواء کان فی ثوب او بساط او درهم واناء و حائط وغیرها۔ (ردالمحتار ج جلد ا ص ۴۷۹)

جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت پر تمام امت کا اجماع ہے، خواہ وہ تصویر ایسی چیز پر بنائی جائے جو عادتاً ذلیل و پامال رکھی جائے یا کسی اور چیز پر بنائی جائے، اس کا بنانا بہرحال حرام ہے، کیونکہ اس (کے بنانے) میں اللہ تعالیٰ کی صفت خلق کی مشابہت ہوتی ہے، اور خواہ وہ تصویر کپڑے پر بنائی جائے بچھونے پر بنائی جائے، درہم پر بنائی جائے، برتن پر بنائی جائے، دیوار پر بنائی جائے یا کسی اور چیز پر بنائی جائے (حرام ہے)۔

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

قال اصحابنا وغیرهم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه

ہمارے اصحاب اور دیگر علماء نے فرمایا کہ جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ اس پر ایسی سخت وعید وارد ہے جو احادیث میں

marfat.com

متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث سواء صنعه فی ثوب او بساط اودرهم اودینار اوغیر ذلک واما تصویر صورة الشجر--- والجبل وغیر ذالک فلیس بحرام هذا حکم نفس التصویر۔

(مرقات ج۸ ص۲۶۶)

مذکور ہے۔ خواہ وہ تصویر کپڑے پر بنائی جائے، بچھونے پر بنائی جائے، درہم و دینار (کرنسی) پر بنائی جائے یا کسی اور چیز پر بنائی جائے (حرام ہے) اور درخت و پہاڑ اور ان جیسی غیر جاندار کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے۔

شیخ الاسلام امام نووی علیہ الرحمتہ شرح مسلم میں لکھتے ہیں:

قال اصحابنا وغیرهم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث وسواء صنعه بما یمتهن او بغیره فصنعته حرام بکل حال لان فیه مضا هات بخلق الله تعالی وسواء ماکان فی ثوب او بساط اودرهم اودینار اوفلس او اناء او حائط او غیرها (الی قوله) ولا فرق فی هذا کله بین ماله ظل وما لا ظل له هذا

ہمارے اصحاب اور دیگر علماء نے فرمایا کہ جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ اس (کے بنانے) پر متعدد احادیث میں سخت وعید وارد ہے، خواہ ایسی چیز پر بنائی جائے جو عام طور پر ذلیل و پامال کی جاتی ہو یا کسی اور چیز پر بنائی جائے، اس کا بنانا بہرحال حرام ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقل اتارنا ہے، اور خواہ وہ تصویر کپڑے پر بنائی جائے، بچھونے پر بنائی جائے، درہم و دینار اور پیسوں پر بنائی جائے، برتن پر بنائی جائے، دیوار پر بنائی جائے یا کسی اور چیز پر بنائی جائے (اس کا بنانا حرام ہے)۔ اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ

marfat.com

تلخیص مذهبنا فی المسئلة وبمعناه قال جماهير العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وهو مذهب الثوری ومالك وابی حنيفة وغيرهم۔
(نووی مع مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

یہ تصویر مجسم ہو جس کا سایہ پڑتا ہو یا غیر مجسم ہو جس کا سایہ نہ پڑتا ہو، (حرام ہونے میں سب مساوی ہیں) تصویر کے مسئلہ میں ہمارے مذہب کا یہ خلاصہ ہے اور جمہور علماء صحابہ و تابعین اور ان کے بعد کے علماء کا بھی یہی مذہب ہے اور امام ثوری، امام مالک، امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اور دیگر محدثین و فقہاء کا بھی یہی مذہب ہے (کہ تصویر بنانا سخت حرام ہے)۔

محدثین و فقہاء کرام کی واضح عبارات کی روشنی میں یہ امر واضح ہو گیا کہ جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کی حرمت پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے۔

## شبہ کا ازالہ

بعض رنگین طبع حضرات یہ کہتے ہیں کہ پہلے چونکہ تصویر ہاتھ سے بنائی جاتی تھی اور اب آلات جدیدہ کے ذریعہ سے صرف عکس لیا جاتا ہے، لہٰذا براہ راست ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر حرام ہے اور کیمرہ وغیرہ کے واسطہ سے حاصل کی ہوئی تصویر حرام نہیں ہے اور یہ اس حکم سے خارج ہے۔ سو ان کا یہ قول غلط اور مردود ہے اور گمراہ کن ہے۔

کیونکہ اگر ان کا یہ قول صحیح تسلیم کر لیا جائے تو حرام کاری اور حرام خوری کے بے شمار دروازے کھل جائیں گے اور اس نوع کے بے بنیاد دلائل پیش کیے جا سکیں گے مثلاً شراب پہلے ہاتھ کے ذریعہ سے بنائی جاتی تھی اس لیے حرام تھی اور اب مشینی عمل سے کشید کی جاتی ہے، تو شراب کا عادی دلیل کے طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ پہلے چونکہ شراب ہاتھ سے بنائی جاتی تھی اس لیے حرام تھی اور اب مشینوں کے ذریعہ

marfat.com

حاصل کی جاتی ہے جس میں ہاتھ کا کوئی دخل نہیں ہے لہٰذا جائز و حلال ہے (العیاذ باللہ)۔ سو جس طرح شراب مختلف اور جدید ترین ذرائع سے حاصل ہونے کے باوجود حرام ہے اسی طرح تصویر بھی مختلف اور جدید ترین آلات کے ذریعہ سے بنانے کے باوجود حرام ہے کیونکہ ذرائع کے بدل جانے سے حلت و حرمت کے احکام نہیں بدل جاتے، نیز احکام کا تعلق اصل مقصد سے ہوتا ہے، ذرائع سے نہیں ہوتا۔

بہرکیف تصویر خواہ کسی بھی ذریعہ سے حاصل کی جائے بحیثیت تصویر اس کی حرمت باقی رہے گی۔

اور اس بارے میں جس قدر بھی احادیث و آثار وارد ہیں اس کا اطلاق ہر قسم کے آلات کے ذریعہ سے حاصل کی ہوئی تصویر پر ہوگا، اور مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہے گا۔

## تصویر کشی اور مجسمہ سازی کی وجۂ حرمت

تصویر کشی اور مجسمہ سازی کی حرمت و ممانعت کی ایک وجہ تشبیہ بالخلق ہے کہ اس فعل سے اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق و تصویر میں ہمسری و شرکت کا عملی دعویٰ ہے کیونکہ حقیقی خالق و مصور اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے اور اس کی صفت تخلیق و تصویر میں کسی کو شرکت کا حق نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ
(آل عمران: ۶)

وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو (ماؤں کے) پیٹوں میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
(الحشر: ۲۴)

وہی اللہ ہے جو سب کا خالق و سب کو پیدا کرنے والا (اور سب کی مناسب) صورتیں بنانے والا ہے (اور) تمام خوبصورت نام اسی (اللہ تعالیٰ) کے ہیں۔

marfat.com

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
(التغابن: ۳)

اور اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہاری صورتیں بنائیں اور تمہاری صورتوں کو بہت ہی خوبصورت بنایا۔

مذکورہ آیات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ذی روح کی صورت بنانا اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ خاص ہے اور یہ اس کی مخصوص صفت ہے جس میں کسی غیر کو شرکت کی اجازت نہیں ہے، تو تصویر بنانے والا اللہ تعالیٰ کی صفت تصویر میں مداخلت کرتا ہے اور اس کی تخلیق کی مشابہت کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے، اسی بناء پر قیامت کے دن تصویریں بنانے والوں کو سخت ترین عذاب ہو گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَشَدَّ النَّاسُ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔
(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۰، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۱)

قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی مشابہت کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ فَرَاٰى اَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِیْ فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً۔
(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۰)

حضرت ابو زرعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مدینہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو آپ نے اس کی چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویریں بنا رہا تھا، تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) وہ شخص سب سے زیادہ ظالم ہے جو میری (جاندار) مخلوق کی طرح تخلیق کرتا ہے سو (میری تخلیق میں مشابہت کرنے والے) ایک دانہ اور ذرہ بنا کر دکھائیں۔

marfat.com

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| واما فعل التصویر فھو غیر جائز مطلقا لانہ مضاھاۃ لخلق اللہ تعالی۔ | اور تصویر کا بنانا مطلقاً ناجائز (حرام) ہے کیونکہ وہ (تصویر کی حرمت کی علت) اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کے ساتھ مشابہت ہے۔ |
| (ردالمحتار ج ۱ ص ۴۸۰) | |

# تصویر کشی اور مجسمہ سازی کی حرمت و ممانعت کی دوسری وجہ

تصویر کشی اور مجسمہ سازی کی حرمت و ممانعت کی وجوہات میں سے ایک اور وجہ غیراللہ کی تعظیم اور عبادت و بت پرستی ہے، کیونکہ تصویریں اور مجسمے غیراللہ کی تعظیم اور عبادت و بت پرستی کا بہت بڑا سبب و ذریعہ رہے ہیں اور ہیں۔

چنانچہ قرآن پاک میں قوم نوح کی بت پرستی کے حوالہ سے پانچ بتوں (ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر) کے نام ذکر کیے گئے ہیں۔

اور ان ناموں کے پس منظر کو مفسرین نے یوں بیان فرمایا ہے یہ (مذکور) نام دراصل حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیانی زمانہ کے نیک و صالحین آدمیوں کے نام تھے، ان پانچ بزرگوں کی طہارت و پاکیزگی اور تقویٰ کے باعث لوگ ان کے بہت معتقد تھے۔ اور وہ انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ جب وہ بزرگ اس دنیا سے رخصت ہوگئے تو ایک عرصہ تک لوگ انہیں کی پیروی میں عبادت کرتے رہے۔ پھر ان کے پاس ابلیس آیا اور کہنے لگا کہ اگر تم ان بزرگوں کی تصویریں بنا کر اپنے سامنے رکھ کر عبادت کرو گے تو اس میں کچھ اور ہی مزہ و لطف پاؤ گے، تو ان لوگوں نے ایسا ہی کیا، اور نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہا۔ عرصۂ دراز کے بعد پھر لوگوں کے پاس ابلیس آیا اور کہنے لگا کہ تم سے پہلے لوگ ان بزرگوں اور ان

marfat.com

کی تصویروں کی عبادت کرتے تھے، تم بھی انہیں کی عبادت کرو تو لوگوں نے ان بزرگوں کی تصویروں اور ان کے مجسموں کی عبادت شروع کر دی اور اس طرح بتوں کی عبادت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ پہلے لوگوں کا جب کوئی بزرگ فوت ہو جاتا تو وہ لوگ اس بزرگ کی تصویریں بنا لیتے تھے (اور ان کی تعظیم و عبادت کرتے تھے) اور یہی (تصویریں بنانے والے) وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

مذکورہ عبارات کی روشنی میں یہ بات نیم روز کی طرح عیاں ہو گئی کہ تصویر سازی کی حرمت و ممانعت کی اصل وجوہات میں سے ایک وجہ تشبہ بالخلق ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں مشابہت ہے اور دوسری وجہ اور علت غیر اللہ کی تعظیم و تکریم اور عبادت و بت پرستی ہے۔

چونکہ مذہب اسلام دین فطرت ہونے کے سبب طہارت و پاکیزگی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا اس لیے وہ چاہتا ہے کہ اس کے ماننے والے صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں اور اس کی عبادت میں کسی غیر کی ذرا بھی شرکت نہ ہو حتیٰ کہ مشابہت بھی نہ ہو۔ چنانچہ کفر و شرک و بت پرستی اور اس کی مشابہت کے جتنے بھی عوامل و اسباب تھے اسلام نے ان تمام کو حرام کر دیا، چونکہ تصویریں بھی غیر اللہ کی عبادت و بت پرستی کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ رہی ہیں (اور اب بھی کئی ایسے مذاہب ہیں جو تصویروں کی پوجا کرتے ہیں) اسی بنا پر اسلام نے تصویریں بنانے، بنوانے اور انہیں گھروں وغیرہ میں رکھنے پر سخت پابندی لگا دی، تاکہ غیر اللہ کی تعظیم و تکریم اور بُت پرستی اور اس کی مشابہت کا مکمل سدباب ہو جائے۔

## لمحۂ فکریہ

مسلمانوں کی حالت اس معاملہ میں انتہائی مخدوش اور افسوس ناک ہے۔ جس

marfat.com

طرح دیگر برائیوں و قباحتوں اور میوزک و موسیقی وغیرہ کے گندے اور گمراہ کن جراثیم ان کے جسم و روح میں پھیل گئے ہیں اسی طرح تصاویر کا موذی مرض بھی کینسر بن کر ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا ہے جس میں ہر خاص و عام مبتلا نظر آتا ہے۔

چنانچہ کوئی جگہ، کوئی مقام اور کوئی تقریب (خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی) ایسی نہیں جہاں تصویریں یا ویڈیو فلمیں نہ بنائی جاتی ہوں، یہاں تک کہ مساجد میں (جو شعائر اللہ ہیں ان کا احترام کیے بغیر) قرآن خوانی، نعت خوانی اور وعظ و تقریر وغیرہ کی تصویریں اور یادگاری ویڈیو فلمیں بڑے اہتمام اور رغبت کے ساتھ بنائی اور بنوائی جاتی ہیں۔ گھروں اور اداروں، خانقاہوں اور دیگر مقامات پر بزرگوں، پیروں اور لیڈروں وغیرہم کی تصویروں کو بڑے اہتمام سے آویزاں کیا جاتا ہے اور ان کی تعظیم و تکریم میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جاتی، یہاں تک کہ ان کی بے ادبی کرنے والا قومی اور ملی مجرم قرار دیا جاتا ہے اور اسے سزا دینے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ تو کیا تصویر کو اس قدر اہمیت دینا شریعت سے کھلی بغاوت نہیں ہے؟ کیا یہ غیر اللہ کی تعظیم اور شرک و بت پرستی کے مشابہ ہونے کی وجہ سے حرام نہیں ہے؟ یقیناً ہے، تو ذرا سوچیں، بلکہ خوب سوچیں اور فکر کریں--- ستم بالائے ستم یہ کہ بڑے بڑے مشائخ و رُوحانی پیشوا اور اربابِ عمائم و جبہ حضرات کی تصویروں سے اخبارات و جرائد و میگزین اور کتب کے اوراق مزین ہوتے ہیں۔

اور مساجد جیسے مقدس مقامات کو تصویروں اور ویڈیو فلموں کی نجاست سے ملوث کرنے میں زیادہ تر انہیں حضرات کا دخل ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ عوام الناس زیادہ تر انہیں حضرات کے دیدہ زیب اور جاذب نظر حلوں و جبوں اور شعلہ بیانیوں و شیریں مقالی کے دام فریب و تزویر میں مقید ہوتے ہیں، انہیں سے متاثر اور انہیں کے معتقد ہوتے ہیں تو جب وہ ان حضرات کی تصویروں اور ویڈیو فلموں کی اشاعت میں ذوق و شوق دیکھتے ہیں تو ان کے ذہنوں میں تصویروں کی اہمیت اور عظمت مزید پختہ ہو جاتی ہے، نتیجتاً جب عوام الناس کو تصویر کی حرمت کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے تو وہ انہی حضرات کے عمل کا حوالہ دے کر اس کے جواز کی صورت پیش کرتے ہیں۔

marfat.com

بہرکیف اگر یہ کہا جائے کہ تصویری معاملہ میں عوام الناس کی گمراہی کا باعث یہی اربابِ عمائم و جبہ حضرات ہیں تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ یہ حضرات امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حقیقی علمبردار ہیں اور ہر قسم کی برائیوں سے روکنا اور ان کے نقصانات سے آگاہ کرنا ان حضرات کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

## جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اُس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں اُس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۱۰ ص ۳۹۸، صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۰، صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۰۰، جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۰۸)

عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ سَاعَۃٍ یَاْتِیْہِ فِیْھَا فَجَاءَتْ تِلْکَ السَّاعَۃُ وَلَمْ یَاْتِہٖ وَفِیْ یَدِہٖ عَصًا فَاَلْقَاھَا مِنْ یَدِہٖ وَقَالَ مَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلَا رُسُلُہٗ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا جَرْوُ کَلْبٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ فَقَالَ یَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معین وقت میں ملاقات کا وعدہ کیا، وہ وقت آن پہنچا لیکن جبریل علیہ السلام نہیں آئے۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک عصا تھا، آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے پھینک کر فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول اپنے وعدہ کی مخالفت نہیں کرتے، پھر آپ نے دیکھا تو

marfat.com

عَائِشَةُ مَتٰی دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَجَآءَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتَنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَاْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

تخت کے نیچے ایک کتے کا بچہ تھا۔ آپ نے پوچھا اے عائشہ یہ کتا یہاں کب آیا؟ حضرت عائشہ نے کہا بخدا! مجھے کوئی پتا نہیں۔ آپ نے اس کتے کو نکالنے کا حکم دیا سو اس کو نکال دیا گیا۔ پھر حضرت جبریل آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا میں تمہارے انتظار میں بیٹھا رہا اور تم نہیں آئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے گھر میں جو کتا تھا اس نے مجھ کو داخل ہونے سے روک دیا، ہم (فرشتے) اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ اَوْ تَصَاوِيْرُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں مورتیاں اور تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۲، کنز العمال ج ۱۵ ص ۴۰۲)

## کون سے فرشتے داخل نہیں ہوتے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے ساتھ مختلف امور کی انجام دہی کے لیے کئی فرشتے مامور ہیں۔

وہ فرشتے جو انسان کی اچھائی اور بُرائی لکھنے پر مامور ہیں --- وہ فرشتے جو جنات و حادثات سے بچانے پر مامور ہیں --- وہ فرشتے جو جان نکالنے پر مامور ہیں --- وہ فرشتے

marfat.com

جو باعث رحمت و برکت ہوتے ہیں--- وہ فرشتے جو بخشش و مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔

احادیث صحیحہ کے عموم سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس گھر میں کتا، مورتیاں اور تصاویر ہوں اس میں ہر طبقہ کے فرشتے داخل نہیں ہوتے--- لیکن محدثین و فقہاء کرام کی تصریحات کے مطابق اس عموم سے وہ فرشتے مستثنیٰ ہیں جو نیکی اور برائی لکھنے اور جنات و حادثات سے بچانے پر مامور ہیں، کیونکہ وہ ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہیں، سوائے تین حالتوں کے۔

(۱) جماع کے وقت۔

(۲) غسل کرتے وقت۔

(۳) اور پیشاب و پاخانہ کے وقت۔

نیز موت کے فرشتے بھی مستثنیٰ ہیں۔

چنانچہ کتا، مورتی اور تصویر کی وجہ سے جو فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے وہ رحمت کے فرشتے ہیں اور وہ فرشتے ہیں جو بخشش و مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور گھر سے مراد ہر وہ جگہ ہے جہاں انسان آباد ہوں خواہ وہ جھونپڑی ہو، خیمہ ہو، مکان ہو، کوٹھی ہو، دکان ہو، ہوٹل ہو، دفتر ہو، ہوسٹل ہو، اور خواہ ویگن، بس اور جہاز وغیرہ ہو۔

اور جہاں رحمت اور بخشش و مغفرت والے فرشتے نہیں ہوتے وہاں کوئی بھلائی اور خیر نہیں ہوتی۔

## اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيْسَةً رَّاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَاَتْ فِيْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک گرجا گھر کا ذکر کیا جو انہوں (ام سلمہ) نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا، جسے ماریہ

marfat.com

مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲)

کہا جاتا تھا اور انہوں نے جو اس (گرجا گھر) میں تصویریں دیکھی تھیں اس کا بھی ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ قوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں تصویریں بناتے، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

## قیامت کے دن مصور کو تصویروں میں روح پھونکنے کا مکلّف کیا جائے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸۶، صحیح بخاری

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تھا تو (قیامت کے دن) اس شخص کو اس بات کا مکلف کیا جائے گا کہ دو جو میں گرہ لگائے حالانکہ وہ ایسا نہ کر سکے گا۔ اور جس شخص نے کسی قوم کی ایسی (خفیہ) بات سنی جسے وہ (لوگوں کو بطور راز سنانا) پسند نہ کرتے ہوں تو اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے

marfat.com

ج ۲ ص ۸۸۱، مصنف عبد الرزاق ج ۱۰ ص ۳۹۹، ترمذی ج ۱ ص ۳۰۵)

گا اور جس شخص نے کوئی تصویر بنائی تو (قیامت کے دن) اسے عذاب دیا جائے گا کہ اس (تصویر) میں رُوح پھونکے حالانکہ وہ اس میں رُوح نہ پھونک سکے گا۔

## قیامت کے دن سخت ترین عذاب کے مستحق لوگ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِيْ عَلٰى سَهْوَةٍ لِيْ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ، وَقَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے طاق پر پردہ لٹکا دیا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں، جب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو اسے پھاڑ دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی مشابہت کریں گے، آپ (حضرت عائشہ) فرماتی ہیں کہ ہم نے اس پردہ کو کاٹ دیا پھر ہم نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا دیئے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۰، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۱، مصنف عبد الرزاق ج ۱۰ ص ۳۹۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۰، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب لوگوں سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا یا جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کیا اور تصویر بنانے والوں کو اور اس عالم کو جس نے اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کیا۔

## قیامت کے دن تصویروں کو زندہ کرنے کا مکلّف بنایا جائے گا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ فَعُرِفَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَمَا ذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتْ اِشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے تصویروں والا ایک تکیہ خریدا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تکیہ کو دیکھا تو آپ دروازہ پر کھڑے ہوگئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ میں نے آپ کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس کئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ تو حضرت عائشہ نے کہا کہ

marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلَائِکَۃُ۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۱، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۱)

میں نے اس کو آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جن چیزوں کو تم نے بنایا تھا اب ان کو زندہ کرو، پھر فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ تصویریں بناتے ہیں، ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ جن چیزوں کو تم نے بنایا تھا ان کو اب زندہ کرو۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۰، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۱، مصنف عبدالرزاق ج ۱۰ ص ۳۹۹)

## جن لوگوں پر جہنم کو مسلط کیا جائے گا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَھَا عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلَاثَۃٍ بِکُلِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن (دوزخ کی) آگ کی گردن نکلے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھ رہی ہو گی، اس کے دو کان ہوں گے جن سے وہ سن رہی ہو گی

marfat.com

جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ بِالْمُصَوِّرِيْنَ۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۸۵، کنز العمال ج ۴ ص ۳۶)

اور اس کی زبان ہوگی جس سے وہ بول رہی ہوگی اور کہہ رہی ہوگی کہ مجھے تین (قسم کے) لوگوں پر مسلط کر دیا گیا ہے: (۱) سرکش وجابر و ظالم پر۔ (۲) ہر اس شخص پر جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنایا۔ (۳) اور تصویریں بنانے والوں پر۔

## ہر تصویر کے بدلے ایک ذات بنائی جائے گی جو مصور کو عذاب دے گی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهٗ فِي جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر تصویر بنانے والا دوزخ میں ہوگا اور ہر تصویر کے بدلے جو وہ (دنیا میں) بناتا ہے، اس کی ایک ذات بنائی جائے گی جو اسے دوزخ میں عذاب دے گی۔ (یعنی دنیا میں وہ جتنی تصویریں بنائے گا وہ ساری ذاتیں بن کر اسے عذاب دیں گی)۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تم نے تصویریں بنانی ہی ہیں تو درختوں کی تصویریں بناؤ اور اس چیز کی تصویر بناؤ جس میں رُوح نہ ہو۔

marfat.com

# بغیر سر اور پامال تصاویر کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ قَالَ اَتَیْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَی الْبَابِ تَمَاثِیْلُ وَكَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَكَانَ فِی الْبَیْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ عَلٰی بَابِ الْبَیْتِ فَیُقْطَعُ فَیَصِیْرُ كَهَیْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَیُقْطَعُ فَلْیُجْعَلْ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَانِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْیُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کہ آج رات میں آپ کے پاس آیا تھا اور میں گھر میں اسی لیے داخل نہیں ہوا تھا کہ دروازہ پر تصویریں تھیں اور گھر میں باریک کپڑے کا پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر میں کتا تھا تو آپ حکم دیں کہ ان تصویروں کے سر کاٹ دیئے جائیں جو گھر کے دروازہ پر ہیں تاکہ وہ درخت کی مانند ہو جائیں۔ اور پردہ کے متعلق حکم دیں کہ وہ کاٹ دیا جائے اور اس کے دو تکیے بنا دیئے جائیں جو روندے جائیں گے۔ اور حکم دیں کہ کتا نکال دیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸۶، ترمذی ج ۲ ص ۱۰۸)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ اِتَّخَذَتْ عَلٰی سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَیْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک طاق پر پردہ ڈالا جس میں تصویریں تھیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ دیا، پھر انہوں نے (حضرت عائشہ نے) اس سے گھر

marfat.com

فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهَا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۱)

میں دو تکیے بنا لیے جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے۔

مذکورہ احادیث کی روشنی میں یہ ضابطہ معلوم ہوا کہ اگر تصویریں ایسی چیز یا جگہ پر بنی ہوئی ہوں جو عادتاً پامال و روندی جاتی ہوں اور اسے ذلیل و حقیر سمجھا جاتا ہو تو ایسی تصویروں والی چیز یا جگہ کا استعمال کرنا جائز ہے۔

## غیر ذی رُوح کی تصویر بنانا جائز ہے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَاَنَا اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ اَبَدًا قَالَ فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِالشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی ج ۲ ص ۴۰۲)

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابن عباس! میرا روزگار میرے ہاتھ کی کمائی ہے اور میں تصویریں بناتا ہوں، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا! جس شخص نے تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عذاب دے گا اور اسے اس میں روح پھونکنے کا مکلف کیا جائے گا، حالانکہ وہ اس میں کبھی بھی روح نہ پھونک سکے گا تو وہ آدمی (یہ حدیث سن کر) بہت کانپا اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا تو آپ نے

marfat.com

فرمایا! تیرا بھلا ہو اگر تم یہ کام کرنا ہی چاہتے
ہو تو درختوں کی اور ہر اس چیز کی تصویر بنایا
کرو جس میں روح نہ ہو۔

اس حدیث طیبہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ غیر ذی روح (مثلاً درخت، پہاڑ، دریا، مکانات، مساجد، خانہ کعبہ، روضہ اقدس اور دیگر قدرتی مناظر وغیرہ) کی تصویر بنانا جائز ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ غیر ذی روح تصاویر کی ذریعہ معاش کے طور پر خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔

## تصویروں والی چیزوں کے استعمال کا حکم

جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے، خواہ وہ تصویر کپڑے پر بنائی جائے، برتن پر بنائی جائے، دیوار پر بنائی جائے، پیسوں (سکوں اور نوٹوں) پر بنائی جائے، تکیہ و بستر اور گدے پر بنائی جائے، قالین و فرش پر بنائی جائے یا کسی اور چیز پر بنائی جائے اور تصویر خواہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو، اس کا بنانا مطلقاً حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ و آثار صحابہ و تابعین اور محدثین و فقہاء کرام کی عبارات کی روشنی میں معلوم ہوا۔

لیکن جن چیزوں پر تصویریں بنی ہوئی ہوں، ان چیزوں کے استعمال کے جواز و عدم جواز میں ضابطہ اور تفصیل یہ ہے کہ اگر تصویر ایسی چیز پر بنی ہوئی ہو جس کو عادتاً پامال و روندا نہ جاتا ہو اور نہ ہی اسے ذلیل و حقیر سمجھا جاتا ہو (مثلاً تصویروں والے برتن، دیوار، چھت، پردے، ٹوپی، دستار اور پہنے ہوئے کپڑے وغیرہ) تو ان تصویروں والی چیزوں کا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

اور اگر ایسی چیز پر بنی ہوئی ہو جس کو عادتاً پامال و روندا جاتا ہو اور اسے ذلیل و حقیر سمجھا جاتا ہو (مثلاً تصویروں والا تکیہ، بستر، قالین، دری اور فرش وغیرہ) تو ان تصویروں والی چیزوں کا استعمال کرنا جائز ہے۔

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں.

marfat.com

واما اتخاذ المصور بحیوان فان کان معلقا علی حائط سواء کان له ظل ام لا او ثوبا ملبوسا او عمامة او نحو ذالک فهو حرام واما الوسادة ونحوها مما یمتهن فلیس بحرام۔ (مرقات ج ۸ ص ۲۶۶)

اور جن چیزوں پر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو ان کے استعمال کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ تصویر دیوار پر معلق ہو، خواہ وہ تصویر مجسم ہو جس کا سایہ پڑ رہا ہو یا غیر مجسم ہو کہ جس کا سایہ نہ پڑ رہا ہو، یا وہ پہنے ہوئے کپڑے پر ہو یا دستار وغیرہ پر ہو تو ان تصویروں والی چیزوں کا استعمال کرنا حرام ہے۔ اور اگر تصویر تکیہ پر بنی ہوئی ہو یا کسی ایسی چیز پر بنی ہوئی ہو جس کو پامال و روندا جاتا ہو تو ان چیزوں کا استعمال کرنا جائز ہے۔

حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ شرح مسلم میں لکھتے ہیں:

واما اتخاذ المصور فیه صورة حیوان فان کان معلقا علی حائط او ثوبا ملبوسا او عمامة و نحو ذالک مما لا یعد ممتهنا فهو حرام وان کان فی بساط یداس ومخدة ووسادة ونحو ها مما یمتهن فلیس بحرام۔

(نووی مع مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

اور جن چیزوں پر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو، ان چیزوں کے استعمال کرنے میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر وہ دیوار پر معلق ہو، یا پہنے ہوئے کپڑے پر ہو، یا دستار پر ہو، یا کسی ایسی چیز پر تصویر بنی ہوئی ہو جس کو عادتاً پامال و حقیر نہیں سمجھا جاتا تو ایسی تصویر والی چیز کا استعمال کرنا حرام ہے۔ اور اگر وہ تصویر پامال بستر و فرش پر ہو، یا گدے اور تکیہ پر ہو یا کسی ایسی چیز پر ہو جس کو عادتاً روندا اور حقیر سمجھا جاتا ہو تو ایسی تصویر والی چیز کا استعمال کرنا جائز ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ جو مصوّر اشیاء محل اہانت میں نہ ہوں ان اشیاء کا استعمال تصویروں کی تعظیم و تکریم اور بت پرستی کی مشابہت کی وجہ سے حرام (مکروہ تحریمی) ہے۔

marfat.com

اور جو مصوَّر اشیاء محل اہانت میں ہوں ان کا استعمال تصویروں کی ذلت و اہانت کی وجہ سے جائز ہے، کیونکہ حقیر و ذلیل چیز کی تعظیم و عبادت نہیں کی جاتی نیز جن چیزوں پر بہت چھوٹی (مثلاً مکھی مچھر وغیرہ کی) تصویریں بنی ہوئی ہوں ان مصور اشیاء کا استعمال بھی جائز ہے کیونکہ بہت چھوٹی تصویروں کی عبادت نہیں کی جاتی اور نہ ہی ان کی تعظیم کی جاتی ہے۔

## تصویروں والے گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے

علامہ کاسانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

يكره الدخول الى بيت فيه صور على سقفه او حيطانه او على الستور والازر والوسائد العظام لان جبريل عليه السلام قال انا لا ندخل بيتا فيه كلب او صورة ولا خير في بيت لا تدخله الملائكة وكذا نفس التعليق لتلك الستور والازر على الجدار ووضع الوسائد العظام عليه مكروه لما في هذا الصنيع من التشبه بعبادة الصور لما فيه من تعظيمها۔

(بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۱۶)

جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں داخل ہونا مکروہ ہے، خواہ وہ تصویریں چھت میں ہوں، دیواروں پر ہوں، پردوں پر ہوں، چادروں پر ہوں یا بڑے بڑے تکیوں پر ہوں، کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو اور جس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ اور تصویروں والے پردوں اور چادروں کا دیواروں پر لٹکانا اور تصویروں والے بڑے بڑے تکیوں کا رکھنا بھی مکروہ (تحریمی) ہے، کیونکہ یہ فعل تصویروں کی عبادت کے مشابہ ہے اور اس لیے کہ اس سے ان کی تعظیم ہوتی ہے۔

مذکورہ عبارت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جس گھر، مکان، دکان یا دفتر وغیرہ میں

marfat.com

تصویریں ہوں اور وہاں نہ جانے کی کوئی مجبوری بھی نہ ہو تو وہاں جانا مکروہ ہے اور اگر کوئی شرعی، معاشی اور معاشرتی مجبوری ہو اور اس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہ ہو تو ضرورت شدیدہ کی بنا پر وہاں جانا جائز ہے۔

اور اگر تصویریں بستر پر ہوں یا چھوٹے تکیوں پر ہوں یا فرش پر ہوں یا قالین پر ہوں یا بہت زیادہ چھوٹی ہوں کہ دور سے دیکھنے والے کو ان کے اعضاء کی تفصیل صحیح طور پر معلوم نہ ہو سکے تو اس گھر میں داخل ہونا مکروہ نہیں ہے۔

## تصویروں والے گھر میں نماز پڑھنے کا حکم

ویکره ان یکون فوق راسه فی السقف او بین یدیه او بحذائه تصاویر او صورة معلقة۔ (ہدایہ اولین ص۱۲۲) وان لم تکن مقطوعة الراس فتکره الصلاة فیه سواء کانت فی جهة القبلة او فی السقف او عن یمین القبلة او عن یساره فاشد ذالک کراهه ان تکون فی جهة القبلة لانه تشبه بعبدة الاوثان۔

(بدائع الصنائع ج ا ص۱۱۶)

اور اگر کسی نے ایسے گھر، مکان یا دکان وغیرہ میں نماز پڑھی جہاں تصویریں تھیں تو نماز مکروہ ہے، خواہ وہ تصویریں نمازی کے سامنے ہوں، یا سر کے اوپر چھت میں ہوں یا دائیں بائیں ہوں یا لٹکی ہوئی ہوں (اور وہ اس کیفیت میں ہوں کہ دیکھنے والا بے تکلف دیکھ سکے) اور نماز میں سب سے زیادہ کراہت اس تصویر کی وجہ سے ہوگی جو نمازی کے بالکل سامنے ہوگی، کیونکہ یہ چیز بتوں کی عبادت کے مشابہ ہے۔

مولانا امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

مصلی (نمازی) کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محل سجود میں ہو کہ اس پر

marfat.com

سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی یونہی مصلی (نمازی) کے آگے یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پس پشت ہونا بھی مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۲۲)

## سر بریدہ و تحت القدم تصویروں کا حکم

فان كانت مقطوعة الراس فلا باس بالصلاة فيه لانها بالقطع خرجت من ان تكون تماثيل والتحقت بالنقوش (الی قوله) او تحت القدم لا يكره لعدم التشبه في الصلاة بعبدة الاوثان۔
(بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۱۶)

اور اگر تصویروں کے سر کاٹ دیئے گئے ہوں تو اس (گھر) میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے کیونکہ تصویروں کے سر نہ ہونے کی وجہ سے وہ تصویریں نہیں رہیں گی بلکہ وہ نقوش کی مانند ہو جائیں گی، یونہی اگر وہ تصویریں نمازی کے پاؤں کے نیچے ہوں تو بتوں کی عبادت کے مشابہ نہ ہونے کی وجہ سے نماز مکروہ نہ ہوگی۔۔۔

## بہت چھوٹی تصویریں باعث کراہت نہیں

فاما اذا كانت صغيرة لا تبدو للناظرين من بعيد فلا باس لان من يعبد الصنم لا يعبد الصغير منها جدا۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۱۶) ولو كانت الصورة صغيرة بحيث لا تبدو للناظر لا يكره لان الصغار جدا لا تعبد۔ (ہدایہ اولین ص ۱۲۲) او كانت صغيرة لا تتبين تفاصيل اعضائها للناظر قائما وهي على الارض۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۷۹)

یعنی اگر تصویریں اس قدر چھوٹی ہوں کہ دور سے دیکھنے والے کو یا کھڑے ہوئے شخص کو زمین پر پڑی ہوئی تصویروں کے اعضاء صحیح طور پر معلوم نہ ہو سکیں تو نماز مکروہ نہیں، کیونکہ جو لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہیں، تو وہ اس قدر چھوٹی تصویروں کی عبادت

marfat.com

نہیں کرتے۔ معلوم ہوا کہ نمازی کے سر کے اوپر چھت میں یا آگے یا دائیں یا بائیں یا پیچھے دیواروں وغیرہ پر لٹکی ہوئی تصویریں اس قدر چھوٹی ہوں کہ ان کے اعضاء دور سے صحیح طور پر معلوم نہ ہو سکیں اور ان کی شناخت نہ ہو سکے تو نماز مکروہ نہ ہو گی۔

## پوشیدہ تصویروں کا حکم

لا المستتر بكيس او صرة او ثوب آخر۔ (درمختار ج ۱ ص ۴۷۹)

بان صلى ومعه صرة او كيس فيه دنانير اودراهم فيها صور صغار فلا تكره۔ بان كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لا ستتارها بالثوب۔

(ردالمحتار ج ۱ ص ۴۷۹)

یعنی نمازی کی جیب میں یا بٹوہ میں تصویریں تھیں یا جیب و بٹوہ میں درہم و دینار (نوٹ وغیرہ) تھے جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، یا نمازی نے تصویروں والا کپڑا پہن رکھا تھا مگر اس کپڑے کے اوپر بغیر تصویروں والا (سادہ) کپڑا پہنا ہوا تھا جس کی وجہ سے تصویریں پوشیدہ تھیں تو نماز مکروہ نہ ہو گی۔

مذکورہ عبارت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ نمازی کے بٹوہ میں یا جیب میں کوئی ایسی چیز ہو جس پر تصویریں ہوں (مثلاً شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ڈومیسائل، امتحانی فارم اور ڈرائیونگ لائسنس وغیرہ) تو مسجد میں جانا اور نماز پڑھنا جائز ہے اور نماز مکروہ نہ ہو گی۔

نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر تصویریں کسی ڈبہ میں، صندوق میں، پرس میں، کتاب و رسالہ وغیرہ کے ورقوں میں چھپی ہوئی ہوں تو ان چیزوں کا گھر میں رکھنا جائز ہے۔ اور اس گھر میں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

marfat.com

# تصویروں والے لباس کا حکم

ولو لبس ثوبا فیه تصاویر یکره لانه یشبه حامل الصنم۔ (ہدایہ اولین ص ۱۲۲)

اور اگر نمازی نے ایسا کپڑا پہنا ہوا ہو جس پر ذی روح کی تصویریں ہوں تو نماز مکروہ ہوگی، کیونکہ (تصویروں والا کپڑا پہننے والا) بتوں کے اٹھانے والے کے مشابہ ہے۔

اور اگر ایسا کپڑا پہنا ہوا ہو جس پر غیر ذی رُوح (درخت، پتھر، پہاڑ، دریا وغیرہ) کی تصویریں بنی ہوئی ہوں تو نماز مکروہ نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر نمازی کے سر کے اوپر، سامنے، دائیں بائیں اور پیچھے غیر جاندار کی تصویریں لٹکی ہوئی ہوں تو نماز مکروہ نہ ہوگی۔

مولانا امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے۔ جیسے دریا پہاڑ وغیرہا کی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۲)

# تصویروں والے بستر کا حکم

عن ابی هریره قال استاذن جبریل علیه السلام علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ادخل فقال کیف ادخل وفی بیتک ستر فیه تماثیل خیل ورجال فاما ان تقطع رء وسها واما ان تجعلها بساطا فانا معشر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: آ جائیے: انہوں نے کہا کہ میں کیسے آ جاؤں جبکہ آپ کے گھر میں گھوڑوں اور آدمیوں کی تصویروں والا پردہ ہے، یا تو ان تصویروں کے سر کاٹ دیں، یا ان تصویروں

marfat.com

الملائکہ لا تدخل بیتا فیہ تماثیل۔
(شرح معانی الآثار للطحاوی ج ۲ ص ۴۰۲)

والے پردہ کا بستر بنالیں، اور ہم گروہ ملائکہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ بستر کی چادر پر اگر تصویریں بنی ہوئی ہوں تو اس کا استعمال کرنا جائز ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نیچے فرش پر بچھے ہوئے کپڑے دری یا قالین وغیرہ پر اگر تصویریں بنی ہوئی ہوں تو ان مصوّر اشیاء کا استعمال کرنا بھی جائز ہے۔

## تصویروں والے تکیہ کا حکم

عن لیث قال دخلت علی سالم بن عبداللہ وھو متکئ علی وسادۃ حمراء فیھا تصاویر قال فقلت الیس ھذا یکرہ فقال لا انما یکرہ ما یعلق منہ وما نصب من التماثیل واما ما وطی فلا باس بہ۔
(شرح معانی الآثار للطحاوی ج ۲ ص ۴۰۳)

حضرت لیث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ تصویروں والے سرخ تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے (بیٹھے) تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا یہ (تصویر والے تکیہ کا استعمال) مکروہ نہیں ہے؟ تو آپ نے فرمایا! نہیں: (پھر فرمایا) البتہ وُہ تصویریں مکروہ ہیں جو لٹکی ہوئی ہوں یا کھڑی ہوئی ہوں (خواہ دیوار کے ساتھ چسپاں ہوں، یا دیوار پر ہی بنی ہوئی ہوں، یا نیچے فرش وغیرہ پر کھڑی کی گئی ہوں)۔ اور جو تصویریں روندی جاتی ہوں ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

علامہ ابوالحسن علی ابن ابی بکر مرغینانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

ولو کانت الصورۃ علی

اور اگر تصویر تکیہ پر ہو یا بچھونے پر ہو

marfat.com

وسادة او علی بساط مفروش لا یکرہ لانها تداس وتؤطا بخلاف ما اذا کانت الوسادة منصوبة او کانت علی الستر لانه تعظیم لها۔

تو مکروہ نہیں ہے، کیونکہ تکیہ اور بچھونے کو روندا جاتا ہے اور پامال کیا جاتا ہے، اور اگر تکیہ کھڑا کیا ہوا ہو یا تصویریں پردہ پر ہوں تو مکروہ ہے، کیونکہ یہ تصویر کی تعظیم ہے۔

(ہدایہ اولین ص ۱۲۲)

معلوم ہوا کہ تصویروں والے تکیہ کے ساتھ ٹیک لگانا اور اس کے اوپر بیٹھنا جائز ہے۔

## صرف چہرہ کی تصویر کا حکم

ذی روح (جاندار) کی تصویر کی تین صورتیں ہیں:

(۱) سر سے پاؤں تک مکمل تصویر۔

(۲) نصف اسفل (بغیر سر کے نیچے والا دھڑ) کی تصویر۔

(۳) نصف اعلیٰ (سر سمیت اوپر والے دھڑ یا صرف چہرہ) کی تصویر (جو عام مروج ہے) مکمل تصویر بنانا اور بنوانا مطلقاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اور اس کی حرمت پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے۔

نصف اسفل کی تصویر کے بارے میں تمام امت کا اجماع ہے کہ وہ تصویر کے حکم سے خارج ہے اس پر تصویر کا اطلاق نہیں ہوتا، بلکہ وہ نقش و نگار اور درخت کی مانند ہے، اور ایسی تصویر بنانا اور اس کا استعمال کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

اور نصف اعلیٰ یا صرف چہرہ کی تصویر کے بارے میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات اس کے جواز کے قائل ہیں، جبکہ جمہور علماء کے نزدیک (ماسوائے ضرورت شدیدہ کے) اس کا بنانا اور بنوانا بھی حرام ہے اور اس کا استعمال مکروہ ہے۔

چنانچہ آثار صحابہ و فقہاء کرام کے اقوال و عبارات کی روشنی میں عدم جواز کے دلائل قرین قیاس اور حق کے زیادہ قریب ہیں، اور ان میں سے بعض دلائل حسبِ

marfat.com

ذیل ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ طحاوی علیہ الرحمتہ روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَلصُّوْرَةُ الرَّاْسُ فَكُلُّ شَیْءٍ لَيْسَ لَهٗ رَاْسٌ فَلَيْسَ بِصُوْرَةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تصویر سر (چہرہ) ہی کا نام ہے، جس چیز کا سر موجود نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے۔

(شرح معانی الآثار ج۲ ص۴۰۳)

علامہ علی المتقی علیہ الرحمتہ روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلصُّوْرَةُ الرَّاْسُ فَاِذَا قُطِعَ الرَّاْسُ فَلَا صُوْرَةَ۔ (کنز العمال ج۱۵ ص۴۰۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تصویر سر (چہرہ) ہی کا نام ہے، جب سر کاٹ دیا جائے تو تصویر نہیں رہتی۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

الاجماع علی تحریم تصویر الحیوان۔ وسواء کان فی ثوب اوبساط واناء وحائط وغیرھا۔ (رد المحتار ج۱ ص۴۷۹)

ذی روح کی تصویر کی حرمت پر تمام امت کا اجماع ہے۔ خواہ وہ تصویر کپڑے پر بنائی جائے، بچھونے پر بنائی جائے، درہم (پیسوں) پر بنائی جائے، یا برتن اور دیوار وغیرہ پر بنائی جائے، (حرام ہے)

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

قال اصحابنا وغیرھم من العلماء: تصویر صورۃ الحیوان حرام شدید التحریم وھو من الکبائر۔ سواء صنعه فی ثوب او بساط اودرھم او دینار او غیر ذالک۔

ہمارے اصحاب اور دیگر علماء کرام نے فرمایا! کہ جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اور وہ تصویر خواہ کپڑے پر بنائی جائے، بچھونے پر بنائی جائے، یا درہم و دینار وغیرہ پر بنائی جائے۔ (حرام ہے)

(مرقات ج۸ ص۲۶۶)

marfat.com

علامہ عینی حنفی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں:

قال اصحابنا وغيرهم تصوير صورة الحيوان حرام اشد التحريم وهو من الكبائر- وسواء كان فى ثوب او بساط او دينار او درهم او فلس او اناء او حائط۔

(عمدۃ القاری ج۲۲ ص۷۰)

ہمارے اصحاب اور دیگر علماء و فقہاء کرام نے فرمایا: جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، خواہ وہ تصویر کپڑے پر بنائی جائے، بچھونے پر بنائی جائے، دینار پر بنائی جائے، درہم پر بنائی جائے، پیسوں (نوٹ) پر بنائی جائے، برتن پر بنائی جائے یا دیوار پر بنائی جائے۔ (حرام ہے)

اور علامہ نووی نے بھی صحیح مسلم کے حاشیہ پر یہی کچھ لکھا ہے۔

(نووی مع مسلم ج۲ ص۱۹۹)

محدثین اور فقہاء کرام کی مرقوم عبارات میں جو بات خاص طور پر قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے درہم و دینار اور پیسوں پر تصویر بنانے کو حرام قرار دیا ہے اور یہ امر واضح ہے کہ زمانہ قدیم میں درہم و دینار اور پیسوں پر (عام طور پر) آدھی یا صرف چہرہ کی تصویریں بنائی جاتی تھیں- اور دور جدید میں بھی سکوں اور نوٹوں پر (عموماً) آدھی یا صرف چہرہ کی ہی تصویریں بنائی جاتی ہیں۔

یاد رہے کہ محدثین اور فقہاء کرام کی نظر محدود نہ تھی، بلکہ وہ حضرات صاحب بصیرت تھے، قرآن و حدیث کے مزاج سے خوب آشنا تھے، ہر آیت و ہر حدیث پر ان کی گہری نظر تھی، اور قرآن و حدیث سے انتہائی احتیاط و دیانتداری سے مسائل کا استنباط فرماتے تھے اور مسئلہ کے ہر پہلو کو دقیق نظر سے دیکھتے تھے، ان کی فقاہت مسلمہ تھی اور ان کی عدالت و ثقاہت سے شاید ہی کسی کور باطن کو اختلاف ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کے مستنبط مسائل ہمارے لیے سند کا درجہ رکھتے ہیں۔

بہرکیف، اگر آدھی یا صرف چہرہ کی تصویر بنانا جائز ہوتی تو فقہاء کرام درہم و دینار اور پیسوں پر تصویر بنانے کی حرمت کا فتویٰ قطعاً نہ دیتے، بلکہ وضاحت فرمادیتے کہ مذکورہ

marfat.com

چیزوں پر پوری تصویر بنانا حرام ہے اور آدھی یا صرف چہرہ کی جائز ہے، سو ان حضرات کا مطلقاً حرمت کا فتویٰ دینا اس بات کی بین دلیل ہے کہ آدھی یا صرف چہرہ کی تصویر بنانا بھی ناجائز ہے۔

اور جب قومی اور بین الاقوامی طور پر شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ویزا، ڈومسائل ڈرائیونگ لائسنس اور اس نوع کے دیگر مسائل پیدا ہوئے، اور ان کو معاشی اور معاشرتی طور پر زندگی کا لازمی جزو قرار دے دیا گیا، تو عصر حاضر کے علماء کرام نے اس معاملہ میں ضرورت شدیدہ کے پیش نظر مسلمانوں کو معذور و مجبور جانا، اور ان کو ان چیزوں کے استعمال کی اجازت و رخصت دے دی۔

(حالانکہ ان مذکور چیزوں پر آدھی تصویر ہی لگانے کی پابندی ہے)

جبکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ حلال و جائز چیز کے استعمال کرنے والے کو معذور و مجبور نہیں سمجھا جاتا، اور اضطراری صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب حرام چیز کے استعمال کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو۔

مفتی محمد شفیع صاحب حاشیہ رملی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

ویحرم علیہ ان یصور وجہ انسان بلا بدن۔

اور بغیر بدن کے انسان کے صرف چہرہ کی تصویر بنانا بھی حرام ہے۔

(تصویر کے شرعی احکام ص۶۹)

نیز مفتی صاحب لکھتے ہیں:

نصف اعلیٰ کی تصویر جو عام طور پر مروج ہے اس کا استعمال حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے، کیونکہ یہ دراصل ناقص کی تصویر میں داخل نہیں ہے بلکہ مستور البعض ہے۔ (تصویر کے شرعی احکام ص ۴۷)

معلوم ہوا کہ آدھی یا صرف چہرہ کی تصویر بنانا اور بنوانا بالاتفاق ناجائز ہے اور آدھی یا صرف چہرہ کی تصویر، تصویر ہی کے حکم میں ہے۔ اور اس قدر واضح دلائل کے ہوتے ہوئے اس کو تصویر کے حکم سے خارج کرنا اور (بلا ضرورت شدیدہ) اس کے بنانے، بنوانے اور اس کے استعمال کرنے کو مطلقاً جائز قرار دینا غلط ہے۔

marfat.com

نیز انسان کی شناخت عموماً چہرہ کی تصویر سے ہوتی ہے۔ کئی برائیوں اور فتنوں کی راہیں چہرہ کی تصویر سے ہی کھلتی ہیں۔ یادگاری تصویروں میں اصل چہرہ کی تصویر ہی مقصود ہوتی ہے۔ اور عرف عام میں بھی چہرہ کی تصویر کو ہی تصویر کہا جاتا ہے اور صرف نچلے دھڑ کو کوئی بھی تصویر نہیں کہتا۔

الغرض اصل تصویر چہرہ ہی کی تصویر ہے، باقی بدن خواہ ساتھ ہو یا نہ ہو۔

## گڑیوں اور مجسم کھلونوں کا حکم

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْہِ وَھِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُھَا مَعَھَا وَمَاتَ عَنْھَا وَھِیَ بِنْتُ ثَمَانِیْ عَشَرَۃَ۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۵۶ سنن کبریٰ ج ۷ ص ۱۱۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں آئیں تو اس وقت ان (حضرت عائشہ) کی عمر سات برس تھی، جب رخصتی ہوئی تو اس وقت ان کی عمر نو برس تھی اور اس (رخصتی کے) وقت ان کے کھیلنے کی گڑیاں ان کے ساتھ تھیں، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو اس وقت ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

**نوٹ:** مشہور یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر بوقت نکاح چھ برس تھی، مگر صحیح یہ ہے کہ چھ برس سے چند ماہ زائد تھی، اور مذکورہ حدیث میں جو سات برس کا ذکر ہے اس میں کسر کا اعتبار کیا گیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ الْجَوَارِیُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی، بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور میرے پاس کھیلنے والی

marfat.com

فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ۔ (سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۳۲۷)

لڑکیاں ہوتیں، آپ جب اندر آتے تو وہ باہر چلی جاتیں اور جب آپ باہر جاتے تو وہ اندر آجاتی تھیں۔

مذکورہ احادیث مبارکہ کے الفاظ کے عموم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجسمہ نما گڑیاں جو عام طور پر گھروں میں بچیاں کھیلتی ہیں، ان کا گھروں میں رکھنا اور ان سے کھیلنا جائز ہے۔ عام ازیں کہ گڑیوں سے کھیلنے والی لڑکی بالغہ ہو یا نابالغہ ہو۔

چنانچہ گڑیوں کے جواز و عدم جواز میں فقہاء و محدثین کرام کے مختلف اقوال ہیں، اور ان میں سے جو راجح قول ہے وہ یہ ہے کہ گڑیاں بھی تصویر کی طرح حرام ہیں۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گڑیوں سے کھیلنے کے واقعہ کے بارے میں محدثین کرام نے تصریح و توضیح فرمائی ہے کہ ان کا یہ واقعہ ہجرت کے ابتدائی زمانہ کا ہے اور اس وقت تصویر کی حرمت کے متعلق کوئی حکم نہیں آیا تھا اور جب تصویروں کے بنانے اور رکھنے کی سخت ممانعت کر دی گئی تو گڑیوں کے بنانے اور کھیلنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی (گڑیوں سے کھیلنے والی) حدیث تصویروں کی حرمت و ممانعت والی احادیث سے منسوخ ہے۔

اور بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں برائے نام تھیں، ان کے نقوش یعنی آنکھ، ناک، کان وغیرہ واضح نہ تھے جس کی وجہ سے ان کا اطلاق مورتیوں پر نہیں ہوتا۔

لہٰذا جن مجسم کھلونوں کے نقوش واضح نہ ہوں ان سے بچوں کا کھیلنا جائز ہے، اور اگر نقوش (آنکھ ناک کان وغیرہ) واضح ہوں (جیسا کہ موجودہ دور کے مجسم کھلونے) تو ان کا خریدنا، گھروں میں رکھنا اور ان سے بچوں کا کھیلنا درست نہیں ہے۔

مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اگر کھلونوں اور گڑیوں کی آنکھ ناک نہ ہوں تب تو اس کے جواز میں کوئی شبہ ہی نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۷)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی مجسم کھلونوں کے متعلق سوال کے جواب میں لکھتے

marfat.com

ہیں:

گھروں میں بچیاں جو گڑیاں بناتی ہیں اور جن کے نقوش (آنکھ ناک کان وغیرہ) نمایاں نہیں ہوتے، محض ایک ہیولا سا ہوتا ہے ان کے ساتھ بچیوں کا کھیلنا جائز ہے اور ان کو گھر میں رکھنا بھی درست ہے، لیکن پلاسٹک کے جو کھلونے بازار میں ملتے ہیں وہ تو پوری مورتیاں ہوتی ہیں، ان مجسموں کی خرید و فروخت اور ان کا گھر میں رکھنا ناجائز ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل ج ۷ ص ۷۰)

دور جدید میں جس طرح دیگر صنعتی اشیاء میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے اسی طرح بچوں کے مجسم کھلونوں کی صنعت میں بھی حیران کن اور تعجب خیز ترقی ہوئی ہے۔

چنانچہ ان مجسم کھلونوں کے چہروں کے مکمل و نمایاں نقوش اور دیگر اعضاء کی بناوٹ و ساخت میں کمال صفائی و نفاست نے ان کو جاذبِ نظر اور پُرکشش بنا دیا ہے، اور ان میں نصب شدہ محرک و صوتی آلات نے مزید روح کا کردار ادا کر کے اصل و نقل کے امتیاز کو مشکل بنا دیا ہے۔ اور وہ حرکات و سکنات میں واقعتاً ذی روح اشیاء معلوم ہوتی ہیں۔

گویا کہ زمانہ قدیم میں جو مورتیاں ساکن و خاموش تھیں عصر جدید میں وہ متحرک اور بولنے والی مخلوق ہیں جو تشبہ بخلق اللہ کا کامل ترین نمونہ ہیں۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ عصر حاضر کی ایجاد شدہ گڑیاں اور مجسم کھلونے زمانہ قدیم کے مجسموں (مورتیوں) سے زیادہ خطرناک ہیں تو غلط نہ ہوگا۔ جب ساکن مجسمے بنانا، خرید و فروخت کرنا اور انہیں گھروں میں سجا کر رکھنا حرام ہے تو متحرک مجسمے بنانا، ان کی خرید فروخت کرنا اور انہیں گھروں میں بطور زینت رکھنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔

بہرکیف گڑیوں اور مجسم کھلونوں کو گھروں میں رکھنے سے مکمل پرہیز و اجتناب میں ہی عافیت ہے، اور معصوم بچوں کی اس نوع کے قبیح کھلونوں سے دور رکھا جائے۔

یاد رہے کہ مجسم کھلونوں کو گھروں وغیرہ میں رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور ان کا بھی وہی حکم ہے جو تصویروں کا ہے۔

اور ان کی موجودگی رحمت و استغفار کے فرشتوں کے دخول سے مانع ہے۔

marfat.com

# جاندار کی تصویر کے متعلق

## مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ

صورت گری جاندار مطلقاً حرام است سایہ دار باشد یا بے سایہ دستی باشد یا عکس، در زمان برکت نشان سید الانس والجان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر دوگانہ تصویر می ساختند ہم بہ جسم وہم مسطح و در احادیث از مطلق صورت گری نہی اکید و بر صنعت او وعید شدید بے تخصیص و تقیید ورود یافت پس جمیع اقسام او زیر منع در آمد۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۷)

جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے، خواہ تصویر سایہ دار ہو یا بے سایہ، ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا فوٹو بنایا گیا ہو، حضور سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بابرکت زمانہ میں دونوں قسم کی تصویریں بنائی جاتی تھیں یعنی مجسم بھی اور مسطح بھی اور کئی احادیث مبارکہ میں تصویر سازی سے تاکید کے ساتھ مطلقاً منع کیا گیا ہے اور تصویر بنانے پر بغیر تخصیص و تقیید کے سخت ترین وعید کی گئی ہے، لہٰذا اس کی ممانعت میں ہر قسم کی تصویر شامل ہے۔ (ترجمہ از مولف)

# جاندار کی تصویر کے متعلق

## شیخ اشرف علی صاحب تھانوی کا فتویٰ

شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً معصیت ہے خواہ کسی کی تصویر ہو اور خواہ مجسمہ ہو یا غیر مجسمہ ہو۔

فی جمع الفوائد عن الستة عن عائشة رضی الله

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے

marfat.com

عنها قدم النبی صلی الله علیه وسلم من سفر وقد سترت بقرام علی سهوة لی فیه تصاویر فنزعه وقال اشد الناس عذابا یوم القیامة الذین یتضاهون بخلق الله۔

(بوادر النوادر ص ۵۹۸)

واپس تشریف لائے اور میں نے طاق پر پردہ لٹکا دیا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، تو آپ نے اس کو کھینچا (اور پھاڑ دیا) اور فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی مشابہت کریں گے۔ (ترجمہ از مولف)

اور کسی مسلمان کی تصویر بنانا اور زیادہ معصیت ہے کہ اس میں ایسے شخص کو آلۂ معصیت بنانا ہے جو اس کو اعتقاداً قبیح جانتا ہے۔

# تصویر و فوٹو گرافی کے متعلق

## علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کا موقف

فوٹو کے متعلق اسلام کا منشاء یہ ہے کہ کسی بھی جاندار کی صورت اور شبیہ کو مستقل طور پر محفوظ کر لینا جائز نہیں ہے، کیونکہ ہمیشہ جانداروں کی تصویریں شرک اور فتنہ کی موجب بنتی رہی ہیں، اب بھی ہندوستان اور بعض دوسرے ممالک میں تصویروں اور بتوں کی پوجا ہوتی ہے، ہندوستان میں گاندھی کی تصویر کی تعظیم اور تکریم ہوتی ہے، روس میں سٹالن کی تصویر کی تعظیم کی جاتی ہے، پاکستان کے تمام دفاتر، اسمبلیوں اور سفارت خانوں میں بڑے سائز کی قائداعظم کی تصویر تعظیماً اونچی جگہ پر آویزاں کی جاتی ہے۔ اس لیے اصل فتنہ صورت کے محفوظ کرنے میں ہے، خواہ صورت کو سنگ تراشی سے محفوظ کیا جائے، قلم کاری سے یا فوٹو گرافی سے، جس طریقہ سے بھی تصویر کو حاصل اور محفوظ کر لیا جائے گا اس سے حاصل شدہ تصویر ناجائز اور حرام ہوگی، اور بت تراشی، مصوری اور فوٹو گرافی میں جواز اور عدم جواز کا فرق کرنا صحیح نہیں ہے۔

marfat.com

تصویر کی حرمت کا اصل منشاء غیر اللہ کی تعظیم اور عبادت ہے، اگر لوگ فوٹو گراف کی تعظیم اور عبادت شروع کر دیں تو کیا وہ تعظیم اور عبادت ناجائز نہیں ہوگی؟ جب کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ بڑے بڑے قومی لیڈروں اور پیروں کے فوٹوؤں کی ہر ملک میں بالفعل تعظیم کی جاتی ہے اور غیر اللہ کی عبادت کا منشاء صورت اور شبیہ ہے، خواہ وہ سنگ تراشی سے حاصل ہو، قلم کاری سے یا فوٹو گرافی سے، اس لیے جس طرح پتھر کا مجسمہ بنانا اور قلم اور برش سے تصویر بنانا حرام ہے اسی طرح کیمرے سے فوٹو بنانا بھی حرام (یعنی مکروہ تحریمی) ہے

تاہم بعض تمدنی، عمرانی اور معاشی امور کے لیے فوٹو ناگزیر ہے، مثلاً شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ویزا، ڈومیسائل، امتحانی فارم، ڈرائیونگ لائسنس اور اس نوع کے دوسرے امور میں فوٹو کی لازمی ضرورت ہوتی ہے، اور اللہ اور اس کے رسول نے دین میں تنگی نہیں رکھی۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۷۰۴)

## تصویر کے متعلق مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا نظریہ

ایک فتنہ تصویر سے بلا مبالغہ سینکڑوں فتنے منہ کھولے کھڑے ہیں اور قوم کو نگل جانے کی تاک میں ہیں، جہاں تک بین الاقوامی قوانین کی مجبوری کی وجہ سے تصویر بنانا ناگزیر ہو وہاں تک تو ہم معذور قرار دیئے جاسکتے ہیں اور یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ اس پر مواخذہ نہ ہو، لیکن ہمارے یہاں تصویر کے فتنہ نے وہ قیامت برپا کی ہے کہ الامان والحفیظ۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کی حرمت و قباحت ہی دلوں سے نکل گئی ہے اور نعوذ باللہ اس کو تقدس و احترام کا درجہ حاصل ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ تمام سرکاری و قومی اداروں قائد اعظم، علامہ اقبال اور دیگر اکابر کی تصاویر آویزاں کرنا گویا قومی فرض سمجھ لیا گیا ہے۔ حد یہ ہے کہ "شرعی عدالت" کے جج صاحبان اور وکلاء و علماء قرآن و سنت پر نکتہ آفرینی فرما رہے ہیں، جبکہ جج صاحبان کے سر پر تصویر آویزاں ہوتی ہے، اس سے بڑھ کر یہ کہ گزشتہ سالوں میں ہماری شرعی عدالت نے فیصلہ صادر فرمایا کہ تصویر حلال

marfat.com

ہے، نعوذ باللہ من ذالک گھروں میں فوٹو چسپاں کرنا جائز نہیں، ہر جاندار کا فوٹو ممنوع ہے، جن ڈبوں یا چیزوں پر فوٹو ہوتا ہے اسے مٹا دینا چاہیے۔ تصویریں بنانا خصوصاً مسجد کو اس گندگی کے ساتھ ملوث کرنا حرام اور سخت گناہ ہے۔ خانہ کعبہ کی تصویر میں طواف کرنے والوں کی اگر تصاویر نمایاں نہ ہوں تو جائز ہے، ورنہ جائز نہیں۔ گڑیوں کی اگر شکل و صورت آنکھ، کان، ناک وغیرہ بنی ہوئی ہو تو وہ مورتی اور بت کے حکم میں ہیں، ان کا رکھنا اور بچیوں کا ان سے کھیلنا جائز نہیں اور اگر مورتی واضح نہ ہو تو بچیوں کو ان سے کھیلنے کی اجازت ہے۔ غیر ذی روح چیزوں کے ماڈل بنانا جائز ہے۔ لیکن پلاسٹک کے جو کھلونے بازار میں ملتے ہیں وہ تو پوری مورتیاں ہوتی ہیں، ان مجسموں کی خرید و فروخت اور ان کا گھروں میں رکھنا ناجائز ہے۔ شناختی کارڈ جیب میں بند ہو تو مسجد میں جانا صحیح ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل ج ۷ عنوان "تصویر")

## ٹی وی اور ویڈیو فلموں کے متعلق
## مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا نظریہ

ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر حرام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے، ٹیلی وژن اور ویڈیو فلموں میں تصویر ہوتی ہے جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرام اور ملعون فرمار ہے ہوں اس کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان چیزوں کو اچھے مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، یہ خیال بالکل لغو ہے، اگر کوئی ام الخبائث (شراب) کے بارے میں کہے کہ اس کو نیک مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے تو قطعاً لغو بات ہوگی، ہمارے دور میں ٹی وی اور ویڈیو "ام الخبائث" کا درجہ رکھتے ہیں اور سینکڑوں خبائث کا سرچشمہ ہیں۔ ٹیلی وژن کا مدار تصویر ہے اور تصویر کا ملعون ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہے۔ تمام اہلِ علم اس پر متفق ہیں کہ عکسی تصویریں جو کیمرے سے لی جاتی ہیں ان کا حکم تصویر ہی کا ہے خواہ وہ

marfat.com

متحرک ہو یا ساکن۔

(سوال) : میری دکان سے جو لوگ فلمیں (جو بعض اوقات بے ہودہ بھی ہوتی ہیں) لے جا کر دیکھتے ہیں، کیا ان کے ساتھ مجھے بھی گناہ ہو گا؟

(جواب) : جی ہاں! آپ بھی اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں، مزید برآں یہ کہ یہ آمدنی بھی پاک نہیں۔ رہا یہ کہ آپ کا مقصد روٹی کمانا ہے، معاشرے میں گندگی پھیلانا نہیں۔ ایسی روزی کمانا ہی حلال نہیں جس سے معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو اور گندگی پھیلے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل ج ۷ عنوان "فلم دیکھنا")

# غیرتِ مسلم پر ایک ضرب

مرد و عورت کا رشتۂ ازدواج میں بذریعہ نکاح منسلک ہونا ایک اہم اور مقدس عمل ہے جو ان کی عفت و عصمت کی حفاظت، فواحش و بے حیائی کی روک تھام، اور پاکیزہ زندگی گزارنے کا عظیم ترین ذریعہ ہے۔ اور اس پاکیزہ عمل کی تشہیر کی خاطر شریعت مطہرہ کی جانب سے دَف بجا کر ایسی نظم یا گیت گانے کی اجازت اور رخصت دی گئی ہے جس کا مضمون اچھا ہو، محرمات کا قطعاً ذکر نہ ہو مگر آج کل شادی بیاہ کے موقع پر ایسی لغو و بے ہودہ قسم کی رسوم رواج پا چکی ہیں جن کا شریعت اسلامیہ سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

آلاتِ موسیقی کی دھن پر اجنبی مردوں و اجنبیہ عورتوں کی آوازوں میں فحش و حیاسوز گانے، اجنبیہ عورتوں کا غیر محرم لوگوں کے سامنے رقص و ناچ، بینڈ باجے اور دیگر آلاتِ موسیقی کا بے ہنگم استعمال اور غیر محرم مردوں اور عورتوں کی مخلوط تصویریں اور ویڈیو فلمیں بنانا وغیرہ ایسی غلط و قبیح رسمیں جزو لاینفک بن چکی ہیں، جو نہ صرف حرام و گناہ کبیرہ ہیں بلکہ غیرتِ مسلم کو بھی رخصت کر دیا ہے۔

اور اس وقت تو غیرتِ مسلم کا جنازہ ہی نکل جاتا ہے جب بیاہی جانے والی بیٹی کے ماں، باپ، بہن بھائی اور دیگر عزیز و اقارب بڑی رغبت و ذوق سے تصویریں اور ویڈیو

marfat.com

فلمیں بنوانے کی قبیح و حرام رسم کی ادائیگی کی خاطر اس کی عفت و عصمت اور عزت و ناموس کی پروا کیے بغیر اس کا بناؤ سنگھار سے مزین چہرہ غیر محرم اور فساق و فجار کی نگاہوں کی زینت بنا دیتے ہیں۔

یاد رہے کہ ایسے ماں، باپ، بہن بھائی اپنی بیٹی اور بہن کی عزت کے محافظ نہیں ہیں بلکہ اس کی عزت و ناموس کے دشمن ہیں، کیونکہ کوئی بھی غیرت مند باپ اور بھائی یہ نہیں چاہتا کہ اس کی بیٹی یا بہن کی عفت و عصمت کی چادر غلط نگاہوں سے داغدار ہو۔

چنانچہ یہی وہ عوامل و اسباب ہیں جو شادی کی حقیقی برکات سے محرومی کا سبب بنتے ہیں، نتیجتاً کئی برائیاں اور فتنے رونما ہوتے ہیں جو بعد میں ندامت و پشیمانی کا باعث بنتے ہیں۔

## مسائلِ متفرقہ

جن برتنوں پر جاندار چیزوں کی تصویریں بنی ہوئی ہوں ان کا گھروں میں رکھنا مکروہ ہے--- گھروں میں عام طور پر شیر، ریچھ، کتے، بلے، طوطے، شاہین اور دیگر چوپایوں، درندوں اور پرندوں وغیرہ کے مجسموں کو بطور زینت رکھا جاتا ہے یہ مکروہ ہے اور ان کی موجودگی رحمت و استغفار کے فرشتوں کے دخول سے مانع ہے--- بازاروں، گلیوں اور سڑکوں پر پوسٹر و بینر لگائے جاتے ہیں جن پر سیاسی و غیر سیاسی لوگوں کی تصاویر ہوتی ہیں یہ ناجائز ہے--- سینما ہالوں کی دیواروں پر نیم عریاں اور حیا سوز دیو قامت تصاویر آویزاں ہوتی ہیں جو دیکھنے والوں کے جذبات میں ہیجانی کیفیت پیدا کرتی ہیں، یہ حرام ہے--- بعض گھروں اور خانقاہوں میں بزرگوں اور پیروں کی تصویریں عقیدت و احترام کے ساتھ سجائی جاتی ہیں، یہ حرام ہے--- بعض درباروں پر منت کے طور پر لوگ گھوڑوں اور دیگر جان داروں کی مورتیاں بنا کر رکھتے ہیں، یہ حرام اور کھلا شرک ہے--- جان دار چیزوں کی تصویریں بنانا حرام و گناہ کبیرہ ہے مگر مزارات و مساجد میں تصویریں و ویڈیو فلمیں بنانا (ان کے شعائر اللہ ہونے کی وجہ سے) سخت حرام ہے جو سریع العقاب ہونے کا

marfat.com

باعث ہے--- خانہ کعبہ کی تصویر میں اگر طواف کرنے والوں کی تصویریں واضح ہوں تو جائز نہیں--- کتابوں، رسالوں اور جرائد و اخبارات میں جاندار چیزوں کی تصویریں چھاپنا جائز نہیں ہے---

اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ - آمِيْنَ۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَوْلِيَآءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ - بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

marfat.com

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ

بیشک تمہارا معبود صرف ایک ہے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب اور تمام مشرقوں کا رب ہے

(الصّٰفّٰت ۴، ۵)

# توحید کیا ہے؟

اِسلام کا بُنیادی عقیدۂ توحید قرآن و حدیث اور علماءِ اُمّت
کے ارشادات کی روشنی میں

تصنیف


## مولانا علامہ شیخ فرید زید مجدہ

(تحصیل مفتی مظفرآباد، آزاد کشمیر)



ناشر

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ - اُردو بازار لاہور



marfat.com

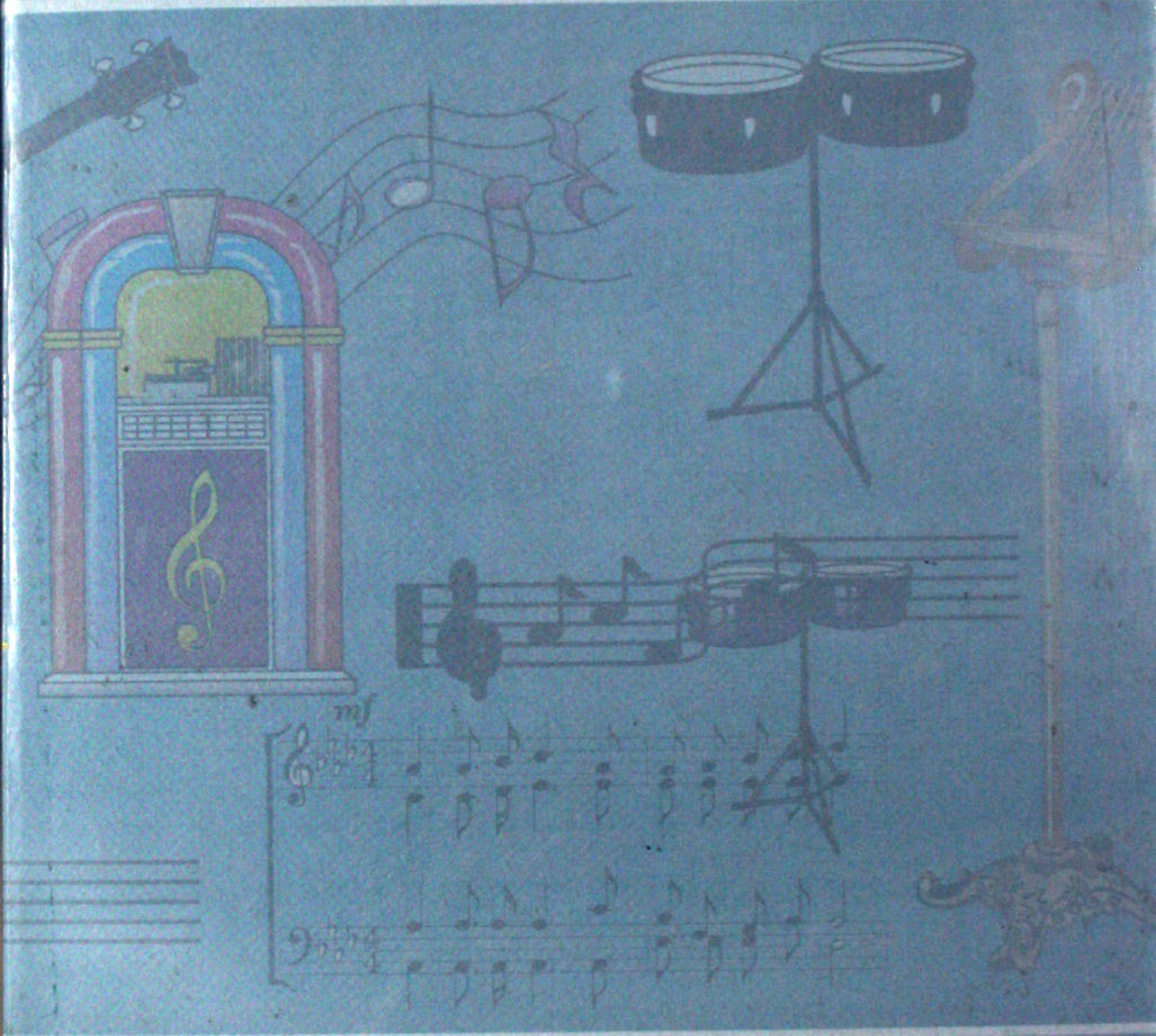

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

Email: info@faridbookstall.com
Web Site: www.faridbookstall.com